رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۸۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ مصباح ربوہ

سالانہ چندہ
۶ روپے

قیمت فی پرچہ
۸ آنے

جسم کی صحت، دماغ کی روشنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت سی بیماریاں بدبوؤں سے پیدا ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بدبودار چیزیں استعمال کر کے یا جسم کو گندہ رکھکر مسجدوں اور مجلسوں میں آنے سے منع کیا ہے۔ خوشبوئیں صحت کے لئے اچھی ہوتی ہیں اور بہت سی بیماریوں کا علاج۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور مجالس میں آنے سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے صفائی نہ رکھنا جسم یا کپڑوں کا بدبودار رکھنا نیکی نہیں۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو اسلام اس کا حکم دیتا۔ صفائی رکھنا اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا۔ تو اسلام اس کا حکم نہ دیتا۔ بیمار ہو کر علاج کرنے سے بہتر ہے کہ انسان بیماری کو آنے سے ہی روکے۔ اور اس کا ایک ہی علاج ہے یعنی صفائی پسندی اور خوشبو کا استعمال۔

خوشبو کے کارخانے عام طور پر ہندوستان میں رہ گئے۔ ایسٹرن پرفیومری کمپنی کے عطر پاکستان میں تیار کئے جاتے ہیں اور ہندوستان سے لائے ہوئے عطروں سے کم قیمت اور خوشبو میں اچھے ہیں۔

مختصر فہرست ذیل میں درج ہے!

نام عطر:۔	چنبیلی	گلاب!	خس	حناء	
فی تولہ:۔	۵ر۔ ۸ر۔ ۱۵ر۔ ۲۰ر	۵ر۔ ۸ر۔ ۱۵ر۔ ۲۰ر	۵ر۔ ۸ر۔ ۱۵ر	۵ر۔ ۸ر۔ ۱۵ر	
نام عطر:۔	گل خوشبو	کرناء	نرگس شہلا	بنجدی	
فی تولہ:۔	۵ر۔ ۸ر۔ ۱۵ر۔ ۲۰ر	۵ر۔ ۸ر۔ ۱۵ر	۵ر۔ ۸ر	۵ر	
نام عطر:۔	شام شیراز	عطر باغ و بہار	حناء عنبری	موتیا	عنبرین
فی تولہ:۔	۵ر۔ ۸ر	۵ر۔ ۸ر۔ ۱۵ر	۵ر۔ ۸ر۔ ۱۵ر۔ ۲۰ر	۵ر۔ ۸ر۔ ۱۵ر	۱۵ر

جو عطر ہم پانچ روپے تولہ دیتے ہیں وہ دوسرے کارخانوں میں (ہندوستان کا آیا ہوا) آٹھ روپے تولہ بکتا ہے۔ اور جو آٹھ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بارہ روپے تولہ اور جو پندرہ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بیس روپے تولہ۔ اور جو بیس روپے تولہ دیتے ہیں وہ تیس روپے تولہ بکتا ہے۔

مستورات کیلئے عطر حناء، شام شیراز اور عنبرین کا عطر خاص تحفہ ہیں!

اسکے علاوہ آئیڈیل کیمیکل کمپنی کے سپرٹ کے عطر بھی چنبیلی، گلاب، خس، جوجو، اپوپون، شاہی، ٹیوب روز اعلیٰ قسم کے عطر فی شیشی مل سکتے ہیں

ملنے کا پتہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ

اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

ماہنامہ

مِصْبَاح

جلد ۲۴/۳ ——— نمبر ۱

احمدی مستورات کا علمی مذہبی ادبی ماہوار رسالہ

زیر انتظام

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

بابت ماہ

شہادت ۱۳۳۱ھش / اپریل ۱۹۵۲ء

مدیرہ

امۃ اللہ خورشید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدۃ النساء حضرت اُمّ المؤمنین اطال اللہ بقاءھا

کے لئے

— دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھی جائیں —

تمام احمدی بہنوں کو الفضل کے ذریعہ علم ہو چکا ہے کہ حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی سخت بیمار ہیں۔ اور چند دنوں سے بیماری تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے تمام احمدی بہنوں کا فرض ہے کہ وہ اس مقدس وجود کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے نہایت کرب و اضطراب کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور دُعائیں کریں۔ صدقات دیں۔ اور کثرت سے استغفار کریں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ ہم پر رجوع برحمت ہو۔ اور اس مقدس وجود کو مزید ہم میں رہنے دے۔ آمین ثم آمین

(شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور میں چھپوا کر دفتر رسالہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

مندرجات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ - ۳
ذکر حبیب } ۴
احادیث }
نظم - اکمل صاحب ص۵
جماعت احمدیہ ہی اتحاد بین المسلمین کی حقیقی علمبردار ہے } مولانا ابوالعطاء صاحب ص۶
اسلامی قانونِ وراثت میں عورت کا حصہ - مولوی محمد احمد صاحب ثاقب ص۷
اسلامی پردہ - صالحہ خاتون - ص۹
غبارِ خاطر (نظم) مولوی مصلح الدین صاحب راجیکی - ص۱۵
مہدی آخرالزمان (نظم) راجہ نذیر احمد خان صاحب ص۱۶
آنحضرت صلعم کا سلوک اپنے دشمنوں سے - صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ - ص۱۷
جہادِ زندگی - سلطان احمد حفیظ صاحب ص۲۱
زمانۂ حمل - مسعودہ بشیر صاحبہ - ص۲۳
بے رخی - ا-خ- ادیب عالم ص۲۵
خوفناک چٹان - عبدالحفیظ واحد صاحب - ص۳۳
عدل فاروقی - نصرت قیوم بٹالوی - ص۳۶
ربوہ میں نظر آتا ہی جلوۂ جانانہ (نظم) اکمل صاحب ص۴۰
سالانہ نمائش - بیگم باجوہ - ص۴۱
المائدہ - صارہ راولپنڈی - ص۴۳
دستکاری - امۃ الکریم نصرت صاحبہ - ص۴۴
شیشہ کا کام - ایم - صادقہ میر ص۴۶
وصایا - ص۴۹

زرِ تبادلہ

پاکستان - چھ روپیہ
ہندوستان - آٹھ روپیہ
بیرون پاکستان اٹھارہ شلنگ

مختصرات

۱- مصباح کا سالنامہ حاضر ہے۔ مصباح کو جاری ہوئے دو سال ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک اس کی خریداری اتنی نہیں کہ باطمینان اس کو چلایا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ مالی مشکلات کے باعث اس کا حسب دلخواہ حجم نہیں بڑھایا جا سکا۔ اگر بہنیں اس کی خریداری کو بڑھانے میں تعاون فرمادیں۔ تو اس مشکل پر بھی قابو پایا جا سکتا ہے۔

۲- حضرت سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ کا خط احمدی بہنوں کے نام ص۴۵ پر ملاحظہ فرمادیں۔

۳- اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ مرنے والے کے ترکہ میں سے مرد و عورت ہر ایک کو حصہ دیا جائے لیکن مسلمان اس تعلیم کو بھلا بیٹھے ہیں۔ حتیٰ کہ اچھی خاصی پڑھی لکھی عورتوں کو بھی علم نہیں کہ انہیں شریعت کس کے ترکہ میں کیا حصہ دلاتی ہے۔ اپنی بہنوں پر ان مسائل کو واضح کرنے کے لئے عورتوں سے متعلق ورثہ کا مضمون ص۷ پر ملاحظہ فرمادیں۔ مضمون کا بقیہ حصہ اگلے شمارہ میں دیا جائے گا۔

۴- "اسلامی پردہ" پر انعامی مقالہ میں صالحہ خاتون صاحبہ آف راولپنڈی اول آئی ہیں۔ ان کا مقالہ ص۹ پر ملاحظہ فرمادیں۔

۵- آئندہ مصباح کے ایک یا دو صفحے بچوں اور بچیوں کے لئے مخصوص ہوں گے۔ بچوں کو چاہیئے۔ کہ وہ لطیفے۔ چھوٹی چھوٹی کہانیاں۔ اور دلچسپ گفتگو ہمیں بھجوائیں۔ ہم انہیں ان کی طرف سے شائع کر دینگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ ۔

ملکی سالمیّت اور قومی وقار

کسی ملک کی سالمیت اور قومی وقار کے لئے ضروری ہے کہ اس کے چھوٹے بڑے ۔ امیر و غریب ۔ عوام و خواص رعایا و ملوک سب کے سب ملکی قوانین کا یکساں احترام کریں ۔ کسی کے لئے اس میں کوئی استثناء نہ ہو ۔ اور نہ ہی کسی کو اس سے سرمو انحراف کی گنجائش ہو ۔ قانون کی گرفت سب پر یکساں ہو ۔ نہ کسی کی دوستی اسے قانون کے شکنجہ سے بچا سکے ۔ اور نہ ہی کسی کی دشمنی اسے قانون کے ناجائز استعمال پر آمادہ کر سکے ۔ یہی عین عدل ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی بار بار تعلیم دی ہے فرماتا ہے ۔ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۔ عدل کرو ۔ یہ تقویٰ کی بہت قریب راہ ہے ۔ پھر فرمایا ۔ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۔ کسی قوم کی دشمنی تمہیں عدل سے نہ ہٹا دے ۔ ملکی سالمیت اور وقار کو برقرار رکھنے کے لئے ارباب حکومت کا اس اصول کو اپنانا نہایت ضروری ہے ۔ تا کہ جہاں اس کی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائیں ۔ وہاں یہ بیرونی حالات و آفات سے بھی محفوظ رہ سکے ۔ لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔ کہ پاکستان میں ایک گروہ جس نے تقسیم ملک سے قبل پاکستان کی راہ میں سخت روڑے اٹکائے ۔ اور یہ دعویٰ کیا ۔ کہ وہ پاکستان کی "پ" بھی نہیں بننے دینگے ۔ اور تقسیم کے بعد بھی اپنی فتنہ پردازیوں سے باز نہیں آیا ۔ اور جس نے ابھی چند دن ہوئے سرگودھا کانفرنس میں پاکستان کو پلیدستان کہا ۔ وہ گروہ بلا خوف و خطر پاکستان کی سالمیت کو پارہ پارہ کرنے میں دن رات کوشاں ہے پبلک کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ کے خلاف اکساتا پھرتا ہے ۔ اور اس کے قتل و غارت کی علی الاعلان تلقین کرتا ہے ۔ اس سے قبل اس کی اس شر انگیزی کی وجہ سے پاکستانی پبلک کے کئی آدمی شہید بھی کئے جا چکے ہیں ۔ لیکن حکومت ہے کہ حرکت میں نہیں آتی ۔ آخر گورنمنٹ پنجاب یا پاکستان کے قانون میں یہ داخل ہے یا نہیں کہ قتل و غارت کی تحریض کرنا یا قتل کروانا جرم ہے ۔ اگر ہے اور یقیناً ہونا چاہیئے ۔ تو پھر گورنمنٹ خاموش کیوں ہے ۔ کیوں وہ ان فتنہ پردازوں کے منہ میں لگام نہیں دیتی ۔ کیا گورنمنٹ کی اس خاموش پالیسی سے یہ نتیجہ نہ نکالا جائے کہ گورنمنٹ کی مشینری کھوکھلی ہو چکی ہے ۔ اور وہ شر پسند پر گرفت کرنے سے ہچکچاتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا اس امر کا امکان نہیں ۔ کہ زود یا بدیر مسلمانوں کا ہر فرقہ ایک دوسرے کے خلاف قتل و غارت کی تلقین کرے ۔ کیونکہ ہر ایک دوسرے کو کافر اور گردن زدنی قرار دیتا ہے اگر یہ بات نہیں بلکہ حکومت کی مشینری میں قوت موجود ہے تو پھر کیا یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ سب کچھ گورنمنٹ کے علم ہے لیکن وہ عمداً شر پسندوں پر گرفت نہیں کرنا چاہتی ۔ اگر ایسا ہی ہے تو کیا اس سے ملک کی سالمیت برقرار رہے گی یا اس میں رخنہ پیدا ہو گا قومی وقار میں اضافہ ہو گا یا اس کو شدید دھکا لگے گا ۔ آخر کوئی ایک بات تو تسلیم کرنی پڑیگی ۔ یا حکومت میں اتنی طاقت ہی نہیں کہ اسکی روک تھام کر سکے ۔ یا طاقت تو ہے جس کا اظہار دوسرے مواقع میں ہوتا بھی رہتا ہے لیکن کوئی مصلحت ضرور ایسی مدنظر ہے جسکی بنا پر حکومت ان درندوں پر قابو پانا نہیں چاہتی ۔ جو صورت بھی ہو ۔ پاکستان کی سالمیت کیلئے سخت نقصان دہ ہے ہم بہی خواہان پاکستان سے اپیل کرینگے کہ وہ ان حالات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں ۔ اور قومی اور ملکی مفاد کو ذاتی مفاد پر بہر حال مقدم رکھیں ۔ مملکت پاکستان جو قائد اعظم مرحوم اور مخلص مسلمانوں کی قربانی سے حاصل ہوئی ہے اس کو پارہ پارہ ہونے سے بچائیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکر حبیب

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

حضرت حکیم حافظ فضل دین صاحب مرحوم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی زمانہ کے دوستوں میں سے ایک صاحب بنام حکیم فضل دین صاحب ساکن بھیرہ ضلع شاہ پور محلہ خواجگان تھے۔ ابھی حضور کا کوئی دعویٰ نہ تھا۔ اور بیعت لینے کا سلسلہ جاری نہ ہوا تھا کہ حکیم صاحب موصوف قادیان جایا کرتے اور حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت سے فیضیاب ہوا کرتے تھے۔ حکیم صاحب حضرت خلیفہ اول مولوی نورالدین صاحب کے ہموطن اور عزیز دوست تھے اور اکثر مولوی صاحب سے ملتے رہتے تھے۔ حکیم صاحب نے تین شادیاں کی تھیں مگر اولاد نہ تھی۔

حکیم صاحب کو آخری عمر میں مرض بواسیر کا ایسا زور ہو گیا تھا کہ انکا وضو قائم نہ رہتا تھا۔ کیونکہ ہر وقت ریح خارج ہوتی رہتی تھی۔ اسکے متعلق انہیں علماء سے یہ فتویٰ ملا تھا کہ وہ ہر نماز کیلئے ایک دفعہ وضو کر لیا کریں۔ پھر خواہ ریح خارج ہوتی رہے نماز پڑھتے رہیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان سے گورداسپور تشریف لے گئے اور اس سفر میں حکیم فضل دین صاحب مرحوم بھی ساتھ تھے۔ اور عاجز راقم بھی ساتھ تھا۔ پچھلی رات کو ہمارا قافلہ قادیان سے گورداسپور روانہ ہوا۔ نماز فجر کے قریب ہم نہر پر پہونچے اور وہاں نماز فجر پڑھنے کی تجویز ہوئی۔ جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکیم فضل الدین صاحب کو فرمایا حکیم صاحب آپ نماز پڑھاویں۔ حکیم صاحب نے عرض کیا کہ حضور میرا تو وضو نہیں ٹھہرتا۔ میں کیسے امامت کراؤں۔ حضور نے فرمایا آپ کی نماز تو ہو جاتی ہے کہ نہیں حکیم صاحب نے عرض کیا کہ علماء کا یہ فتویٰ ہے کہ نماز اس حالت میں پڑھتے رہا کرو۔ حضور نے فرمایا۔ کہ جب آپ کی نماز ہو جاتی ہے تو ہماری بھی ہو جائے گی۔ آپ پڑھا دیں۔ چنانچہ حکیم صاحب نے امام ہو کر نماز فجر پڑھائی۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مازال جبریل یوصینی بالجار حتّٰی ظننت انہ سیورثہ۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلعم نے فرمایا۔ کہ جبرائیل نے مجھے پڑوسی سے حسن سلوک کی اتنی تاکید کی کہ مجھے یہ خیال ہوا۔ شاید پڑوسی بھی دوسرے وارثوں کی طرح وراثت میں حصہ پائے۔

۲۔ عن ابی شریح ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال واللہ لایؤمن واللہ لایؤمن واللہ لایؤمن قیل ومن یارسول اللہ قال الذی لایامن جارہ بوائقہ۔ (بخاری)

حضرت ابو شریح روایت کرتے ہیں کہ حضور صلعم نے فرمایا واللہ وہ شخص مومن نہیں واللہ وہ شخص مومن نہیں واللہ وہ شخص مومن نہیں۔ عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ کون شخص فرمایا وہ جس کے ضرر سے اس کا پڑوسی امن میں نہیں۔

۳۔ عن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول یانساء المسلمات لاتحقرن جارۃ لجارتھا ولو فرسن شاۃ (بخاری)۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اے مسلمان عورتو! یاد رکھو تم میں سے کوئی اپنی پڑوسن کو حقیر نہ جانے۔ چاہیئے کہ وہ اسکے ساتھ لین دین رکھے خواہ بکری کا ایک کھر ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلا یؤذ جارہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاٰخر فلیقل خیرًا اولیصمت (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے… اور اپنے مہمان کی عزت کرے اور جب بولے تو اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدہ امّ المؤمنین مدّظلہا

اے امّ المؤمنین ہوں تجھ پر سلامِ حق
پہلو میں تیرے اترا کیا ہے کلامِ حق

کیا وصف لکھ سکے یہ حقیر و فقیرِ قوم
تو خَلق و خُلق میں ہے نشانِ دوامِ حق

روزِ ازل سے تا بہ اَبَد کائنات میں
مخصوص ہے ترے لئے دار السّلامِ حق

قوموں کی ماں ہے ان کی ترقی کی جاں ہے تُو
جاری رہے گا تجھ سے یہ فیضانِ عامِ حق

آئندہ آنیوالی خواتیں - مبارک ہو!
اور ہونے والے سارے ائمّہ عظامِ حق

تیرے ہی دم قدم سے ہیں وابستہ رب کے سب
بھیجا کریں گے تجھ پہ درُود و سلامِ حق

اُمّید ہے کہ دل سے بھلا یا نہ جائیگا
عاصی گناہ گار یہ اکمل غلامِ حق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ ہی اتحاد بین المسلمین کی حقیقی علمبردار ہے

اسلام سب ادیان کی ابتدائی حقانیت کا قائل ہے۔ وہ سب ادیان، مذاہب اور جملہ انبیاء و مرسلین کو اللہ تعالیٰ کا راستباز اور برحق فرستادہ قرار دیتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ کہ ہر امت میں ہماری طرف سے نذیر آتے ہیں۔ اسلام کا یہ عقیدہ تمام دینوں کے پیروؤں میں اتحاد اور صلح کی بنیاد قائم کرنیوالا ہے دنیا کا اور کوئی مذہب ایسا نہیں جو اس صلح کا علمبردار ہو۔ اسلام کا یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کی شانِ ربوبیت کے مطابق ہے انسانی فطرت کے مطابق ہے اور تمام مذاہب میں اتحاد و یگانگت پیدا کرنیوالا ہے۔ یہ عقیدہ بجائے خود اسلام کی صداقت اور اسکے عالمگیر مذہب ہونیکی واضح دلیل ہے۔

قرآن مجید کے ماننے والے مسلمان مختلف فرقوں میں منقسم ہو گئے اور حدیث نبویؐ کے مطابق انکے تہتر فرقے نکلینگے۔ وہ سب مسلمان کے نام میں شریک ہیں حقیقت کے لحاظ سے کون مسلمان ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں کس کا اسلام مقبول ہے اسکے لئے مختلف دلائل دیئے جا سکتے ہیں اور فرقہ ناجیہ کی تعیین کی جا سکتی ہے لیکن میں اس تذکرہ میں پڑھنے والی بہنوں اور پڑھنے والے بھائیوں کو جماعت احمدیہ کی اس خوبی کی طرف توجہ دلاتا ہوں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہاں احمدیت حقیقی اسلام ہے وہاں جماعت احمدیہ ہی مسلمان کہلانیوالوں کے درمیان سچا اتحاد پیدا کر سکتی ہے وہ خوبی یہ ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کے تمام بزرگوں اور تمام اماموں کو سچا اور راستباز مانتی ہے شیعوں اور سنیوں، حنفیوں اور اہلحدیثوں کے بیسیوں فرقے ہیں اور ہر فرقہ کے لوگ دوسرے فرقہ کے پیشوا پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور انہیں عزت و احترام کے ساتھ یاد نہیں کرتے بلکہ بعض فرقے تو دوسروں کے بزرگوں اور خلفاء کو توہین آمیز لفظوں سے یاد کرتے ہیں اس طریق کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان کہلانیوالوں میں سر پھٹول ہوتا رہتا ہے اور وہ متحد نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ امر انسانی فطرت میں داخل ہے کہ وہ اپنے محترم اور مقدس بزرگوں کے متعلق کوئی نازیبا کلمہ سننا گوارا نہیں کرتا۔ سلسلہ احمدیہ اس بنیاد پر قائم ہے کہ مسلمانوں کے تمام خلفاء اور سب امام اور بزرگ راستباز اور مقدس ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ ہم سب کی عزت کریں۔ اور ان سے محبت رکھیں۔ انہیں اپنا بزرگ سمجھیں اور ہمیشہ محبت اور عظمت سے ان کا ذکر کریں۔ اس عقیدہ کے ماتحت سچا احمدی تمام خلفاء راشدین۔ تمام ائمہ اطہار، تمام محدثین اور تمام فقہاء امت کو عزت و عظمت سے دیکھتا ہے۔ اور سب کو اپنا بزرگ جانتا ہے شیعوں کے بزرگ بھی احمدی کے بزرگ ہیں۔ اہلسنت والجماعت کے بزرگ بھی احمدی کے بزرگ ہیں اہلحدیثوں کے امام بھی احمدی کے امام ہیں۔ غرض ہر اسلامی فرقہ کے مقدسوں کی عزت کرنا اور ان کو اپنا ماننا احمدی کا شعار ہے۔ احمدیت کی بنیاد اسی عقیدہ پر ہے۔

آپ غور فرمائیں تو آپ پر واضح ہو جائیگا کہ جس طرح اسلام نے تمام انبیاء کی صداقت کا اعلان کر کے تمام مذاہب میں اتحاد اور یگانگت کی راہ پیدا کی تھی اسی طرح سلسلہ احمدیہ نے تمام بزرگانِ امت کی بزرگی اور پاکیزگی کا اعلان فرما کر تمام فرقہ ہائے اسلامی میں وحدت اور یگانگت کی بنیاد رکھدی ہے۔ اسلام کو ادیانِ عالم میں تفرقہ کا موجب گرداننا بھی غلط ہے اور احمدیت کو مسلمانوں کے فرقوں میں تفرقہ کا باعث سمجھنا بھی سخت نادانی ہے۔ اسلام اور احمدیت ایک ہی چیز ہے اور دونوں کے ذریعہ حقیقی اتحاد پیدا ہوتا ہے یا لیت قومی یعلمون؀

(ابوالعطاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی قانونِ وراثت میں عورت کا حصّہ!

(مولوی محمد احمد صاحب ثاقب)

محترمہ مدیرہ صاحبہ رسالہ مصباح نے اس امر کی خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ ورثہ میں عورتوں کو جسقدر حصّہ ملتا ہے مختصر طور پر اس پہلو پر روشنی ڈالی جائے۔ تاکہ عورتوں کو علم ہو سکے کہ وہ وارث ہونیکی صورت میں کس قدر حصّہ کی حقدار ہوتی ہیں۔ میں اس سے قبل ایک مختصر مضمون اخبار مصباح میں پہلے بھی دے چکا ہوں۔ لیکن وہ مکمل نہ تھا۔ اسلئے دوبارہ اس مضمون کے ضروری پہلو بیان کر دیتا ہوں ——!

وہ وارث جو کسی مرنیوالے کی جائداد کے حقدار سمجھے جاتے ہیں انکی دو قسمیں ہیں۔ اول وہ ورثاء جنکے حصص قرآن مجید یا احادیث میں معین طور پر بیان ہوئے ہیں۔ دوم وہ ورثاء جنکے حصص قرآن مجید یا احادیث میں معین نہیں کئے گئے۔ وہ عورتیں جو قسم اول میں آتی ہیں تعداد میں آٹھ ہیں۔ (۱) بیوی (۲) ماں (۳) بیٹی (۴) پوتی (۵) حقیقی بہن (۶) باپ کی طرف سے بہن۔ (۷) ماں کی طرف سے بہنیں۔ (۸) دادی۔ نانی۔

اب میں ان میں سے ہر ایک کا حصہ اور اسکی مختلف صورتیں الگ الگ بیان کرتا ہوں:۔

بیوی کا حصّہ

قرآن مجید میں بیوی کے حصّہ کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے۔ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ (نساء ع ۲)

یعنی اگر تم کچھ ترکہ چھوڑو اور تمہاری اولاد کوئی نہ ہو۔ تو تمہارے ترکہ میں سے تمہاری بیویوں کا چوتھا حصّہ ہے۔ لیکن اگر تمہاری کوئی اولاد موجود ہو تو اس صورت میں ان کا آٹھواں حصہ ہے لیکن یہ حصّے بھی تمہاری وصیت اور قرض ادا کرنیکے بعد دیئے جائینگے۔ اس آیت سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں:۔

۱۔ اگر شوہر فوت ہو جائے اور اس کا کوئی بیٹا۔ بیٹی۔ پوتا پوتی موجود نہ ہو۔ تو تجہیز و تکفین اور ادائے قرض اور تکمیل وصیت کے بعد جو کچھ بچے اس کا چوتھا حصّہ اسکی بیوی کا ہوگا

۲۔ اگر شوہر کا کوئی بیٹا بیٹی۔ پوتا۔ پوتی موجود ہو تو اسکی زوجہ کو آٹھواں حصّہ دیا جائیگا۔

۳۔ اگر شوہر کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو وہ سب صورت اول میں چوتھے حصّہ میں شریک ہونگی اور صورت دوم میں آٹھویں حصّہ میں شریک ہونگی۔

۴۔ شوہر کی اولاد کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اس بیوی کے پیٹ سے ہو جو اسکے مرنے کے بعد وارث ہو رہی ہے۔ بلکہ اگر وہ کسی دوسری بیوی کی اولاد ہو جو فوت ہو چکی ہے یا زندہ ہے عقد میں موجود ہے یا مطلقہ یا مختلعہ ہے تو ان سب صورتوں میں وارث ہونیوالی بیوی یا بیویوں کو آٹھواں حصّہ ہی ملیگا۔

والدہ کا حصّہ

قرآن مجید میں والدہ کے حصّے کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے:۔

وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ وَلَدٌ وَّوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ (نساء ع ۲)

یعنی اگر مرنیوالے کی کوئی اولاد ہو اور ماں باپ بھی زندہ ہوں تو ماں باپ میں سے ہر ایک کو اسکے ترکے کا چھٹا حصّہ دیا جائے۔ لیکن اگر اسکی اولاد نہ ہو بلکہ ماں باپ ہی وارث ہوں تو اس صورت میں ماں کا تیسرا حصّہ ہے اسی طرح اگر مرنیوالے کے متعدد بھائی بہن ہیں اور انکے علاوہ ماں باپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی زندہ ہوں تو اس صورت میں بھی ماں کو چھٹا حصہ دیا جائیگا۔ اور یہ تقسیم قرض یا وصیت کی ادائیگی کے بعد کی جائیگی۔ اس آیت کی روشنی میں والدہ کے وارث ہونیکی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:۔

۱۔ اگر مرنیوالے کی اولاد موجود ہو تو والدہ کو چھٹا حصہ ملیگا۔

۲۔ اگر مرنیوالے کے دو یا دو سے زیادہ بھائی بہن موجود ہوں تو اس صورت میں بھی والدہ کو چھٹا حصہ ملیگا۔ یہ بھائی بہن خواہ حقیقی ہوں یا صرف باپ کی طرف سے ہوں سب برابر ہیں۔ اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید میں اخوۃ کا لفظ ہی جو جمع ہے اس لحاظ سے کم از کم تین بھائی بہنوں کی موجودگی میں ماں کو چھٹا حصہ ملنا چاہیئے۔ دو چونکہ تثنیہ ہی اسلئے دو کی موجودگی میں یہ صورت نہیں ہونی چاہیئے۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ چونکہ وراثت کے قواعد میں عدد کی تبدیلی سے حصہ شرعی میں تبدیلی ہو جاتی ہے اسلئے وراثت کے مسائل میں دو بھی جمع کے حکم میں سمجھا جائیگا۔ جیسے کہ بہن اگر اکیلی ہو تو نصف کی حقدار ہے جب دو ہو جائینگی تو دو تہائی لیتی ہیں اسی طرح بیٹی اگر اکیلی ہو تو نصف لیتی ہے لیکن اگر دو ہوں تو دو تہائی کی حقدار ہیں۔ پس وراثت کے مسائل میں دو کو بھی جمع کے قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ اور اس پر چاروں اماموں کا اتفاق ہے۔

۳۔ اگر مرنیوالے کی کوئی اولاد نہ ہو۔ نہ دو یا دو سے زیادہ بھائی بہن ہوں۔ اور نہ یہ صورت ہو کہ مرنیوالا مرد ہو اور اسکے بعد اسکی بیوی اور ماں باپ زندہ ہوں۔ یا مرنیوالی عورت ہو۔ اور اسکے بعد اس کا خاوند اور ماں باپ زندہ ہوں تو اس صورت میں ماں کو کل مال کا تیسرا حصہ ملیگا۔

۴۔ اگر مرنیوالا خاوند ہو اور اسکے وارث اسکی بیوی اور ماں اور باپ ہوں۔ یا مرنیوالی بیوی ہو اور اسکے وارث اس کا خاوند اور ماں اور باپ ہوں تو اس صورت میں بیوی یا خاوند کا حصہ ادا کرنیکے بعد باقی مال کا تیسرا حصہ٭٭ ماں کو دیا جائیگا

گویا مذکورہ بالا پہلی صورت میں بیوی کو چوتھا حصہ دیا جائیگا۔ اسکے بعد باقی مال کا تیسرا حصہ ماں کو دیا جائیگا۔ اور یہ کل مال کے چوتھے حصہ کے برابر ہے۔ اور باقی حصہ باپ کو ملیگا۔ اور یہ کل مال کے نصف کے برابر ہوگا۔

اسی طرح دوسری صورت میں خاوند کو نصف حصہ دینے کے بعد باقی نصف مال کا تیسرا حصہ ماں کو دیا جائیگا اور یہ کل مال کے چھٹے حصے کے برابر ہوگا۔ باقی حصہ باپ کو دیا جائیگا۔ جو کل مال کے تیسرے حصے کے برابر ہوگا۔

ایک سوال

اس جگہ بھی ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید میں تو اولاد کی عدم موجودگی میں ماں کیلئے کل مال کا تیسرا حصہ مقرر کیا گیا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ وَلَدٌ وَّوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ۔ تو اس صورت میں ماں کو خاوند اور بیوی کا حصہ دینے کے بعد باقی مال کا تیسرا حصہ کیوں دیا جاتا ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے ان دونوں صورتوں میں اسی رنگ میں فیصلہ فرمایا۔ اور اس بارہ میں حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے بھی حضرت عمرؓ کی متابعت فرمائی ہے۔

درحقیقت حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ اسلئے فرمایا۔ کہ مذکورہ بالا آیت پر غور کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اولاد نہ ہو اور ماں اور باپ دونوں زندہ ہوں تو باپ کو ماں سے دوگنا حصہ ملنا چاہیئے۔ یعنی اگر ماں کو تیسرا حصہ ملے تو باپ کو دو تہائی دیا جائے۔ حضرت عمرؓ نے مذکورہ بالا دونوں مسئلوں میں آیت کے اس پہلو کو مدنظر رکھا ہے کہ ماں باپ اور خاوند یا بیوی کی موجودگی میں باپ کو بہرحال ماں سے دگنا ملے۔ چنانچہ ماں کو بقیہ مال کا تیسرا حصہ دینے کی صورت میں اس پر عملدرآمد ہو جاتا ہے چنانچہ دیکھ لیں اوپر کی بیان کردہ صورتوں میں سے پہلی صورت میں

٭٭ ماں کو کل مال کا چوتھا حصہ دیا گیا ہے اور باپ کو کل مال کا نصف اور دوسری صورت میں ماں کو کل مال کا چھٹا حصہ دیا گیا ہے اور باپ کو کل مال کا تیسرا حصہ ان دونوں صورتوں میں باپ کو ماں سے دگنا دیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ ان صورتوں میں بھی اگر ماں کیساتھ باپ کی بجائے دادا زندہ ہو تو ماں کو کل مال کا تیسرا حصہ ملیگا کیونکہ دادا کیلئے اس قسم کی کوئی صراحت موجود نہیں ہے۔ کہ اسے میت کی ماں سے دگنا حصہ ملے۔ (باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی پردہ

محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ از راولپنڈی

{ مصباح ماہ جنوری میں انعامی مضمون "اسلامی پردہ" کا اعلان کیا گیا تھا۔ جو مضامین ہمارے پاس آئے ہیں اُن میں سے صالحہ خاتون صاحبہ راولپنڈی کا مضمون اوّل رہا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ بہت سی اہلِ قلم بہنیں ایسی موجود ہیں جو اس موضوع پر بہت عمدہ خامہ فرسائی کر سکتی تھیں لیکن انہوں نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ چونکہ ہماری غرض احمدی مستورات میں لکھنے کی عادت ڈالنا ہے اس لئے اسے حسبِ وعدہ شائع کیا جا رہا ہے تاکہ بہنوں میں تحریص و تحریض کا باعث ہو (ادارہ) }

پردہ کے متعلق سینکڑوں مضامین لکھے جا چکے ہیں جن میں سے بعض تو پردہ کی حمایت میں ہوتے ہیں بعض مخالفت میں۔ عام طور پر یہ تین قسم کے لوگ ہیں۔ اوّل وہ جو پردے کے حامی ہیں۔ دوسرے وہ جو عورتوں کیلئے کسی قسم کے پردہ کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ تیسرے وہ جو نہ پردے کے حامی ہیں نہ مخالف۔ یا زیادہ صحیح یہ کہ اُن کے نزدیک عورتوں کے لئے چہرے کا پردہ ضروری نہیں۔ شاید رہتی دنیا تک یہ تینوں گروہ اپنے خیالات پر قائم رہیں کیونکہ سب کا ایک بات پر اتفاق کرنا بظاہر بہت مشکل نظر آتا ہے۔ مخالف مضامین لکھنے والے یا اسلامی پردہ پر اعتراض کرنیوالے خواہ مسلمانوں میں سے ہوں یا غیر اقوام میں سے محض اسلام کی پاکیزہ تعلیم سے بے بہرہ ہونیکی وجہ سے یا تعصب اور ضد کی بنا پر ایسا کرتے ہیں کیونکہ اسلام ہی ایک ایسا عالمگیر مذہب ہے جسکی سچائی کا ہر مخالف و موافق دل سے قائل ضرور ہے خواہ زبان سے اقرار کرے یا نہ کرے۔

پردہ کی فلاسفی

سب سے پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ اسلامی پردہ کی صحیح تعلیم خدا تعالیٰ نے کیا بیان فرمائی ہے اور اسکی غرض و غایت کیا ہے۔ جب یہ معلوم ہو جائیگا تو پھر اسکی روشنی میں ہم آسانی سے آگے قدم بڑھا سکیں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی بےنظیر کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ترکِ شر کے لئے پہلا خلق احصان کے نام سے موسوم ہے اور اس لفظ سے مراد خاص وہ پاکدامنی ہے جو مرد اور عورت کی قوتِ تناسل سے علاقہ رکھتی ہے اور محصن یا محصنہ اُس مرد یا اُس عورت کو کہا جائیگا کہ جو حرامکاری یا اس کے مقدمات سے مجتنب رہ کر اس ناپاک بدکاری سے اپنے تئیں روکیں۔ جس کا نتیجہ دونوں کے لئے اس عالم میں ذلّت اور لعنت اور دوسرے جہان میں عذابِ آخرت ...... پس یہ خلق جس کا نام احصان یا عفت یعنی پاکدامنی ہے اس حالت میں خلق کہلائے گا جبکہ ایسا شخص جو بدنظری یا بدکاری کی استعداد اپنے اندر رکھتا ہے ...... اس فعل شنیع سے اپنے تئیں بچائے ....."

وہ تعلیم جو خدا کی پاک کتاب میں ہے وہ حضورؑ ہی کے الفاظ میں یوں ہے:۔

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ يَّغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ وَاَطْهَرُ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۝ ...... یعنی ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہدے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں ...... اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچادیں۔ ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچائیں۔ یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں اور اُن کے حسن کے قصے نہ سُنیں۔ یہ پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہدے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں۔ یعنی ان کی پُرشہوات آوازیں نہ سُنیں۔ اپنی ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں۔ اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ سر سے ہو کر گریبان پر آجائے یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں۔ یہ وہ تدبیر ہے جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔ دوسرا طریق بچنے کے لئے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اُس سے دُعا کریں تا ٹھوکر سے بچاوے اور لغزشوں سے نجات دے۔ زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دُور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو۔ اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ زنا کی راہ بہت بُری ہے ......"

آگے حضور تحریر فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے پاکدامن رہنے کے لئے پانچ علاج بتلائے ہیں۔ یعنی آنکھوں کو نامحرموں پر نظر ڈالنے سے بچانا۔ کانوں کو نامحرموں کی آواز سُننے سے بچانا۔ نامحرموں کے قصے نہ سُننا اور دوسری تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو بچانا۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ "ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم کو ہرگز نہ دیکھیں۔ نہ پاک نظر سے نہ ناپاک نظر سے۔ بلکہ اس کے سُننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں .... خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے۔ ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہیئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اُٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدنی زندگی میں غض بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے۔"

اسلامی پردہ کی تعلیم کا لب لباب تو اس پاکیزہ عبارت میں آگیا ہے۔ اس کے علاوہ اب میں آپ کی خدمت میں مزید آیات اور احادیث پیش کروں گی۔ پردہ کے مخالفین جو اس پر فضول اور لغو اعتراضات کرتے ہیں ان کے جوابات بھی اس کے اندر آجائیں گے۔ وباللہ التوفیق۔

سب سے پہلے تو یہ عرض ہے کہ مسلمانوں میں ابھی تک ایک طبقہ ایسا ہے جو عورت کے حق میں نہایت ہی تنگدل واقع ہوا ہے اور اپنے خلاف اسلام عمل سے دشمنان اسلام کو اس پر حملہ کرنے کا موقع دیتا ہے۔ ہم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ پاکستان کے ایک بہت بڑے پیر صاحب کے یہاں ننھی چھ سات برس کی لڑکی کو برقع پہنا دیا جاتا ہے! اوّل تو ان کی مستورات کہیں آتی جاتی ہی نہیں۔ اگر اشد ضرورت کے ماتحت جانا بھی پڑے تو موٹر یا تانگہ کو خوب پردوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈھانپ کر ان کے اندر بٹھا کر لیجایا جاتا ہے اور اگر کوئی عورت مرنے کے قریب ہو جائے تو پھر ڈاکٹر کو بلا کر بیمار عورت کے ہاتھ اور بازو کے اوپر اچھی طرح کپڑے لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور نبض دیکھنے کے لئے کلائی پر سے صرف نصف انچ کے قریب ننگا رکھا جاتا ہے۔ بعض لوگ اس کو اپنی جہالت و ناواقفیت کی وجہ سے اسلامی پردہ سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن کریم اور احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہرگز اسلامی پردہ نہیں ہے۔ ہمارے سامنے صحابیاتؓ کی مثالیں موجود ہیں کہ وہ مناسب پردہ کر کے اپنی ضروریات زندگی کے لئے باہر جاتیں، بازاروں میں خرید و فروخت کرتیں اور بوقتِ ضرورت جنگوں میں بھی شامل ہوتی تھیں۔ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ جنگِ اُحد میں بہت سی صحابیات کے علاوہ خود حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضؓ بھی مجاہدین کو پانی پلاتی تھیں۔ حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خود ان کو دیکھا جبکہ وہ بھاگ بھاگ کر پانی پلاتی تھیں۔ حتیٰ کہ اس بھاگ دوڑ میں ان کی پنڈلیوں کا نچلا حصہ ننگا ہو جاتا تھا۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جنگِ اُحد میں ام سلیط میری حفاظت کے لئے میرے دائیں بائیں لڑتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ نیز صحابیات کی ایک جماعت زخمیوں کو اُٹھا کر مدینہ لیجاتی اور ان کی مرہم پٹی کرتی تھی۔ (دیکھئے بخاری باب غزوۃ النساء و قتالھن مع الرجال)

اس کے علاوہ ان کا کام کیمپوں کی حفاظت کرنا، سپاہیوں کے لئے کھانا پکانا۔ زخمیوں اور بیماروں کی مرہم پٹی اور تیمارداری کرنا وغیرہ ہوتا تھا۔ اور ان کو مالِ غنیمت سے کچھ نہ کچھ حصہ ملتا تھا۔ (مسلم باب النساء الغازیات)

پس حقیقی ضروریات کے پیش نظر اسلام کی تعلیم کے مطابق بعض حالات اور مواقع پر اسلامی پردہ میں کچھ کمی بیشی یا رخصت ہو سکتی ہے جو ناجائز نہیں لیکن ایسے موقعوں کی وضاحت کرنا صرف امامِ وقت کا کام ہے۔

دوسری طرف مغربی اقوام ہیں جو عورت کو اپنی خواہشاتِ نفسانیہ کی تکمیل اور جذباتِ بہیمیہ کی تسکین کیلئے ناجائز آزادی اور حیا سوز عریانی کے عمیق ترین گڑھے میں دھکیل کر بڑی خوش ہو رہی ہیں کہ ہم نے حقوقِ نسواں کے تحفظ کا بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے حالانکہ درحقیقت یہ عورتوں پر ایک ظلمِ عظیم ہے جس نے ان کے گوہرِ عفت و عصمت تک کو برباد کر دیا ہے۔ اور اب بظاہر انکا اس دلدل سے نکلنا مشکل ہی نہیں بلکہ محال نظر آتا ہے۔ اس بڑھتی ہوئی آزادی نے ان کے دماغوں کو ماؤف، آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے وہ اس تباہی و بربادی کے سیلاب کو دیکھ نہیں سکتیں۔ خود بھی ڈوب رہی ہیں اور ساتھ ہی اپنی قوم کو بھی ڈبو رہی ہیں۔ اسلامی پردہ پر اعتراضات کرنے والوں کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیئے کہ اُن کے یہاں کیا ہو رہا ہے۔ عُریانی کی انتہا ہو گئی ہے لباس تو برائے نام رہ گیا ہے۔ مرد و عورت، نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بے حجابانہ برسرِ عام ایکدوسرے کے ساتھ نہایت ہی حیا سوز حرکات کرتے ہیں کہ انسانیت کو کہیں مُنہ چھپانے کیلئے جگہ نہیں ملتی۔ اس بڑھتی ہوئی شرمناک بے پردگی کے نتائج ہیں کہ کہیں خودکشیاں ہو رہی ہیں۔ جائز و ناجائز بچے ضائع کئے جاتے ہیں۔ عورت بچے پالنے کو مصیبتِ عظمیٰ سمجھتی ہے۔ قتلِ اولاد ایک معمولی بات سمجھی جانے لگی ہے۔ قومی نقطۂ نگاہ سے یہ اتنی خطرناک بات ہے جسکی کوئی انتہا نہیں۔ بچوں کو اگر اسی طرح قتل کیا جاتا رہا تو خطرہ ہے کہ آہستہ آہستہ ساری قوم ہی نیست و نابود ہو جائیگی۔ اب جبکہ پانی سر سے گزر چکا ہے تو ان کے مدبرین کی بھی آنکھیں کھلی ہیں لیکن جب تک وہ اس جڑ کو نہ پکڑیں اُس وقت تک وہ اس لاعلاج مرض کا علاج نہیں کر سکتے۔

مسلمانوں کے اس طبقہ کے لئے کتنے افسوس اور عبرت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقام ہے جو اُن کے ساتھ ہی اس نجاست میں گِر رہا ہے۔ انکی بعض خواتین بھی نیم عریاں چست لباسوں میں بازاروں، کلبوں اور دیگر تفریح گاہوں میں ان سے کم کارہائے نمایاں سرانجام نہیں دے رہیں۔ ان کیلئے تو صرف یہی حدیث نبویؐ کافی ہے جس میں فرمایا گیا ہے لعن اللہ الکاسیات العاریات۔ اللہ تعالیٰ کی ان عورتوں پر لعنت ہے جو لباس پہن کر بھی ننگی کی ننگی ہی رہیں۔ پھر مسلم باب النساء میں آتا ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کنساءٍ کاسیاتٍ عاریاتٍ ممیلاتٍ مائلاتٍ رؤسھنّ کالبخت المائلۃ لایدخلنَ الجنۃ ولایجدن ریحھا یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عورتیں نیم عریاں لباسوں میں دوسروں کو اپنی طرف مائل کرتی اور خود دوسروں کی طرف مائل ہوتی ہیں اور بختی اونٹ کی طرح ناز سے گردن کو ٹیڑھا کرکے چلتی ہیں وہ جنت میں ہرگز داخل نہ ہوں گی بلکہ جنت کی خوشبو تک کو نہ پائیں گی۔

اب رہا تیسرا طبقہ جو مستورات کے پردہ کا کچھ کچھ تو قائل ہے لیکن چہرہ کے پردہ کو ضروری نہیں سمجھتا۔ یہ طبقہ بھی دراصل اسلامی تعلیم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا ہے یا عمداً ایسا کر رہا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث سے جب صاف طور پر ثابت ہے کہ عورت کے پردہ میں چہرہ بھی لازمی طور پر شامل ہے تو اس پر ڈھیٹوں کی طرح لے دے کرنا پرلے درجہ کی جہالت ہے۔ انہیں لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ لَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ اور پھر یہ شعر بھی انہیں پر صادق آتا ہے کہ ؎

نہ خدا ہی مِلا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

چہرے کے پردہ کا حکم خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کی اِس آیت میں فرمایا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ (سورہ احزاب) اِدْنَا کے معنی لٹکانے کے ہیں۔ جَلَابِیْب جِلْبَاب کی جمع ہے جس کے معنی بڑی چادر کے ہیں جو لباس کے اُوپر سے اوڑھی جاتی ہے۔ بہت سے ائمہ اور علماء نے اِس آیت کی تفسیر میں چہرے کے چھپانے کو ضروری قرار دیا ہے۔ مثلاً علامہ ابن جریر اِس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ اے نبی تُو کہدے اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہ جب وہ اپنے گھروں سے کسی حاجت کیلئے نکلیں تو لونڈیوں کے لباس نہ پہنیں کہ سر اور چہرے کُھلے ہوئے ہوں۔ بلکہ وہ اپنے اُوپر اپنی چادروں کے گھونگھٹ ڈال لیا کریں تاکہ کوئی فاسق ان سے تعرض نہ کر سکے اور سب جان لیں کہ وہ شریف عورتیں ہیں۔

پھر معتبر احادیث صحیحہ کی روایات سے بھی چہرے کے پردہ کا حکم ثابت ہوتا ہے۔

(۱) احادیث میں واقعہ افک کے بیان میں آتا ہے کہ جب حضرت عائشہ صدیقہؓ اپنا گمشدہ ہار تلاش کرنے گئی ہوئی تھیں تو انکی عدم موجودگی میں بے خبری کی وجہ سے قافلہ روانہ ہو گیا۔ جب وہ واپس آئیں تو اِس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو جب اُنکے پیچھے رہ جانے کا علم ہوگا تو آپؐ کسی کو انہیں لانے کے لئے بھیج دینگے وہ اسی جگہ لیٹ کر سو گئیں۔ حضرت صفوانؓ جنکو بعد میں گری پڑی چیز اُٹھانے کے لئے مقرر کیا ہوُا تھا اُس جگہ پر جہاں حضرت عائشہؓ انتظار کرتی کرتی سو گئی تھیں آ پہنچے۔ حضرت عائشہؓ کا چہرہ کُھلا تھا انہوں نے حضرت عائشہؓ کو پہچان کر "اللہ اکبر" کہا۔ حضرت عائشہؓ اُن کی آواز سے جاگ اُٹھیں اور اپنا چہرہ چھپا لیا۔ یہ واقعہ صحیح بخاری میں آتا ہے۔ اس میں حضرت عائشہؓ کے یہ الفاظ ہیں۔ وکان رآنی قبل الحجاب کہ صفوانؓ نے چونکہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے مجھے دیکھا ہوُا تھا اسلئے انہوں نے مجھے پہچان لیا۔ یہ حدیث چہرہ کے پردہ کے متعلق نص کا حکم رکھتی ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلعم اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ کرامؓ آیت حجاب سے یہی سمجھتے تھے کہ چہرہ پردہ میں داخل ہے

(۲) ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک شام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی حضرت صفیہؓ کے ساتھ ایک گلی سے گزر رہے تھے۔ سامنے سے دو آدمی آتے ہوئے نظر آئے آپؐ کو کسی وجہ سے شک ہوا کہ اُن کے دل میں شاید یہ خیال پیدا ہو کہ میرے ساتھ کوئی اور عورت ہے حضورؐ نے اپنی بیوی کا چہرہ ننگا کر دیا کہ وہ دیکھ لیں کہ یہ صفیہؓ ہیں۔ اگر نزول حجاب کے بعد چہرہ پردہ میں شامل نہیں تھا تو ننگا کرنے کا کیا مطلب ؟۔

(۳) پھر حالتِ احرام میں یوں تو عورت کو نقاب نہ پہننے کی رخصت ہے لیکن منظرِ عام میں چہرہ کے چھپانے کا ہی حکم ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں۔ سوار ہمارے قریب سے گزرتے تھے۔ جب وہ لوگ ہمارے مقابل پر آجاتے تو ہم اپنی چادریں اپنے سروں کی طرف سے چہرے پر ڈال لیتیں جب وہ چلے جاتے تو مُنہ کھول لیتیں (ابوداؤد باب فی المحرمۃ تغطی وجہہا)

(۴) حضرت عائشہؓ سے ایک اور روایت ہے فرماتی ہیں تسدل المرأۃ جلبابہا من فوق راسہا علی راسہا (فتح الباری کتاب الحج) یعنی عورت کو چاہیئے کہ حالتِ احرام میں اپنی چادر کو اپنے سر پر سے چہرے پر لٹکائے یعنی گھونگھٹ نکال لے۔

اسلامی احکام میں تحریف و ترمیم کرنیوالوں کو ذرا سمجھ سے کام لینا چاہیئے کہ اسلام ایک فطرت کا مذہب ہے جو ایک معتدل و متوازن نظامِ عالم پر قائم ہے اور انسانی طبیعت کو نقطۂ اعتدال پر قائم رکھتا اور افراط و تفریط سے روکتا ہے۔ جس کا اگر ایک پلڑا جھک جائے تو تمام نظام کے درہم برہم ہونے کا ڈر پیدا ہو جاتا ہے۔

تمدنی اور معاشرتی لحاظ سے بے پردگی کے نقصانات

اسلام اور قرآن کریم کا یہ ایک عجیب اعجاز ہے کہ وہ نہ صرف گناہوں سے بچنے کی ہدایت فرماتا ہے بلکہ ان سے بچنے کے طریقے اور اُن کے بُرا ہونے کی وجوہ بھی بیان فرماتا ہے۔ جیسے کہ بدی سے بچنے کے بارے میں ارشاد ہے لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا یعنی بدکاری کے قریب بھی نہ جاؤ۔ دیگر مذہبی کتب کی طرح یہ نہیں فرمایا کہ بدکاری نہ کرو بلکہ یہ فرمایا کہ ان تمام مقامات و حالات اور خیالات و افکار سے بھی مجتنب رہو جو تمہیں اس کے قریب کرنے کا موجب ہو سکیں۔ اس گناہ کی طرف رغبت دلانیوالی چیزوں میں سے سب سے زور دار اور عموماً وقوع پذیر مرد و عورت کا بلا تکلف ایک دوسرے کو دیکھنا ہے۔ پھر قرب کی خواہش کرنا۔ اس کے بعد اس سے حظ اٹھانا اور لذت یاب ہونے کی سعی کرنا۔ پھر انتہا یعنی فسق و فجور میں پڑ جانا اور اخلاقی حالت کا پستی کی حد تک پہنچ جانا آوارگی کا عام ہونا۔ جرائم کی کثرت۔ آخر کار گندی بیماریوں میں مبتلا ہو کر صحتوں کا تباہ و برباد ہو کر دونوں جہانوں سے روسیاہ ہونا ہے۔ یہ سب بے پردگی کے نقصانات ہیں۔

خاندانی، تعلیمی اور صحت کے لحاظ سے پردہ کے فوائد اور بے پردگی کے نقصانات

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ عورت کی تعلیم و ترقی کی راہ میں پردہ ایک زبردست روک ہے۔ اور صحت کے لحاظ سے سخت مضر ہی نہیں بلکہ عورت پر ایک بھاری ظلم ہے۔ ایسے اعتراضات خود انہیں لوگوں کے مُنہ پر اُلٹ کر پڑتے ہیں۔ کیونکہ مرد و عورت کی مخلوط تعلیم اور پھر مخلوط ملازمتوں کے جو عبرتناک حالات و واقعات رونما ہو رہے ہیں صرف انہیں لوگوں کی زبانی سُنیئے جبکہ ان کے مدبرین و مفکرین اپنے ملک و قوم کی اس غلط روش کا نہایت بھیانک نقشہ کھینچتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثلاً:۔ "A History of Prostitution By George Rally Scot" میں اپنی قوم کے بد ترین خصائل مفصل بیان کئے ہیں۔ ایک جگہ موصوف رقمطراز ہے کہ:۔

"ایک اور اہم سبب جو سوسائٹی میں وسیع طور پر صنفی آوارگی کے پھیلنے کا موجب ہوا ہے وہ یہ ہے کہ عورتیں روز بروز زیادہ تعداد میں تجارتی کاروبار، دفتری ملازمتوں اور مختلف پیشوں میں داخل ہو رہی ہیں جہاں دن رات ان کو مردوں کے ساتھ خلط ملط ہونیکا موقع ملتا ہے۔ اس چیز نے مرد و زن کے اخلاقی معیار کو بہت گرا دیا ہے۔ اب جوان لڑکیوں کے ذہن میں شادی اور باعصمت زندگی کا خیال آتا ہی نہیں۔ مرد و عورت کے اس اختلاط اور کثرت فواحش کی وجہ سے نتیجہ یہ ہے کہ ان ممالک کی ۹۰ فیصدی آبادی بلکہ اس سے بھی زیادہ امراض خبیثہ میں مبتلا ہوچکی ہے۔"

پھر ایک اور کتاب "Laws of Sex" کے ص ۲۴۳ میں لکھا ہے:۔

"نسوانی امراض کے ماہرین نے اس بات پر متفقہ بیان دیا ہے کہ شادی شدہ عورتوں کے جنسی اعضاء پر جتنے اپریشن کئے جاتے ہیں ان میں ۷۵ فیصدی ایسی نکلتی ہیں جن میں سوزاک کا اثر پایا جاتا ہے۔"

یہی نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ عبرتناک نتائج رونما ہو رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان فواحش کا ایک وبائی مرض کی طرح پھیلنا یہ سب کرامات ہیں ان نام نہاد ادبا کے فحش لٹریچر اور مصورین کے حیا سوز آرٹ کے۔

اللہ اللہ!! اسلام کی کیا ہی پاکیزہ تعلیم ہے۔ کون ہے جو اس کی طرف ٹیڑھی نظر سے دیکھ سکے۔ اس بے نظیر مذہب نے عورت کو ایک عزت کے بلند مقام پر پہنچا دیا ہے۔ اور اتنے اعلیٰ مدارج عطا فرمائے ہیں جو کسی دوسرے مذہب نے عورت کو بالکل نہیں دیئے۔ اسی لئے جہاں اس تعلیم کو مدنظر رکھا جاتا ہے وہ گھرانے جنت کا ایک اعلیٰ نمونہ ہیں اور دوسروں کے لئے رشک کا موجب۔ صحیح اسلامی پردہ کے احکام کی پابند۔ اس کی وسیع تعلیم کے زیر اثر اگر ایک مسلمان عورت حفظانِ صحت کے اصولوں کی پابند ہو تو نہ صرف خود بہترین صحت و تندرستی کی مالک ہوگی بلکہ اپنی نسل اور خاندان کے لئے بھی ایک قیمتی وجود ثابت ہوگی۔

اب یہ بھی یاد رہے کہ مرد و عورت کا دائرۂ عمل جداگانہ ہے۔ مردوں کیلئے ایسی تعلیم کی ضرورت ہے جو انکے اپنے فرائض منصبی کو بطریق احسن بجا لانے کے قابل بنائے اور عورت کیلئے ایسی تعلیم ضروری ہے جو اس کو اپنے دائرۂ عمل میں اپنی ذمہ داریوں سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہونے کی اہلیت و قابلیت عطا کرے۔ مرد کو اپنے خاندان کے لئے ذریعہ معاش کا کفیل بنایا ہے (وہ عورتیں اس سے مستثنا ہیں جن کا کوئی کفیل اور ذریعہ معاش نہ ہو وہ اسلامی احکام کی حدود و قیود کی پابند رہ کر شریفانہ ملازمت اختیار کر سکتی ہیں۔) اور عورت گھر کی ذمہ داریوں کو بخوبی سمجھنے والی، اپنی اولاد کی بہترین پرورش و نگہداشت کرنے والی ہو کیونکہ وہ اپنی قوم کے لئے فخر اور عزت کا موجب ہوگی اور گھر کا امن و سکون راحت و آرام اس کی ہی عقلمندی پر موقوف ہوگا۔

نوٹ:۔ بعض بہنوں کے مضامین اس شمارہ میں نہیں آسکے، وہ آئندہ شائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غبارِ خاطر

محترم مولوی مصلح الدین احمد صاحب

جب سے تمہاری دید کا ساماں نہیں رہا
کچھ اعتبارِ گردشِ دوراں نہیں رہا

مقصود ہے جو اور بھی دوزخ میرے لئے
کیا دل کا داغ آتشِ سوزاں نہیں رہا

جس سے تیرے خیال کو بہلا رہا تھا میں
دستِ جنوں میں اب وہ گریباں نہیں رہا

بالا تھا عقل و فکر سے تیرا مقام ہی
ورنہ میں کس خیال میں حیراں نہیں رہا

کرتا رہا میں جس کیلئے موت سے گریز
پیماں شکن کو یاد وہ پیماں نہیں رہا

برق و شرر سے کون کرے عمر بھر نباہ
رہنے کا اب یہ صحنِ گلستاں نہیں رہا

اس دل کی بے بسی کا ٹھکانا نہ پوچھئے
جس دل کو اعتمادِ بہاراں نہیں رہا

کچھ کم نہیں ہے دہر میں ویرانیٔ حیات
اپنی بلا سے دشت و بیاباں نہیں رہا

اچھا ہوا کہ ٹوٹ گئے دل کے آسرے
کعبہ میں کوئی دیر کا ساماں نہیں رہا

ان کا یہ اجتناب کوئی بے سبب نہیں
مصلح بھی ان کی شان کے شایاں نہیں رہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہدئ آخرِ زماں کی آمد

مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفرؔ احمد نگر

جہاں میں گلشنِ احمدؐ پہ جب وقتِ خزاں آیا
تو ہر بلبل کے لب پر نغمۂ آہ و فغاں آیا

لگا ہر درد مند اسلام کا دل تھام کر رونے
چھلک کر دل کے پیمانے سے یوں دردِ نہاں آیا

سوا مرثیۂ اسلام کے کوئی نہ تھا مضموں
سرِ منبر اگر آیا کوئی تو نوحہ خواں آیا

کہا دشمن نے بس دو چار لمحے اسکے ہیں باقی
کہ ہے پیوستِ خاک ہونے کو اب یہ گلستاں آیا

سُنا جب باغ کے مالک نے کہتے ہیں عدو کیا کچھ
تو اپنی شانِ غیرت میں چمن کا مہرباں آیا

چمن کی حالتِ خستہ کو یوں بدلا تلطف سے
اِدھر وقتِ خزاں نکلا اُدھر سے باغباں آیا

وہ جس کی یاد میں کھوئے سے رہتے تھے چمن والے
بڑی ہی شان و شوکت سے چمن میں نوجواں آیا

کھلے غنچے کلی چٹکی صبا مستانہ وار آئی
غرض ہر شے بھی جوبن پر کہ وہ رُوحِ رواں آیا

زمین و آسماں کے قدسیوں نے راگ ہو چھیڑا
کبھی سرشار و بے خود تھے کہ وہ جانِ جہاں آیا

خورِ تاباں جلال اس کا جمال اس کا مہِ کامل
نہیں وہ اسکے جلووں سے بھی بڑھ کر ہی عیاں آیا

گئے شمس و قمر محبوبِ حق کے سامنے شرما
گئے دونوں ہی گہنے جبکہ وہ جانِ جہاں آیا

یہی مہدی یہی عیسٰی یہی موعودِ برحق ہے
یہی ہے وہ کلام اللہ میں جس کا بیاں آیا

سفینۂ کُفر کی منطق کا ڈوبا جب تموج میں
میرے ہادی مسیحِ پاک کا زورِ بیاں آیا

صفوں میں کفر کی ماتم ہوا برپا اِدھر دیکھو
جری اللہ میداں میں بسیفِ بے میاں آیا

کہیں لیکھو گیا مارا کہیں آتھم کہیں ڈوئی
جلالی شان میں اسلام کا جب پہلواں آیا

کیا ہے حق ادا اسلام کی خدمت کا احمدؐ نے
نہیں اِس راہ میں مانع اسے کچھ خوفِ جاں آیا

بچھایا خوانِ نعمت اُس نے رُوحانی غذاؤں کا
خدا کا مہماں آیا جہاں کا میزباں آیا

خزانے لُٹ رہے ہیں آج لاہوتی حکومت کے
نکاتِ معرفت کہنے کوئی گوہر فشاں آیا

یہ کیوں اِک تہلکہ سا مچ رہا ہے آج محفل میں
محمدؐ کی ثنا پر آج اِک رنگیں بیاں آیا

عجب ہی ساز ہے کوئی جو چھیڑا اُس نے محفل میں
تڑپ کر کلمہ کافر کے بھی لب پہ ہے عیاں آیا

ظفرؔ پیران سے کیا کہنا نہیں احساس تک جن کو
ذرا آنکھیں تو کھولو مہدئ آخر زماں آیا!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ امی و روحی و نفسی) کا سلوک اپنے دشمنوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ)

ہمارے آقا سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ کا ہر پہلو ہی بے نظیر و یکتا ہے مگر آپ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا جو شاندار نمونہ قائم کیا اسکو دیکھ کر آپ کے سخت سے سخت دشمن بھی انگشت بدنداں رہ گئے آپ کا ہر وہ کریمانہ سلوک جو آپ کفارِ مکہ سے باوجود انکے پیہم مظالم و ایذا رسانی کے کرتے چلے جا رہے تھے اُن کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے والا تھا۔

اُس زمانہ میں عرب کی لغت میں عفو و درگزر کے الفاظ ڈھونڈے سے نہ ملتے تھے۔ کہاں یہ کہ دشمن دیکھتے چلے جاتے تھے کہ ہماری ہر خطا و ہر زیادتی کا بدلہ معافی میں ملتا ہے۔ دشمن بھی وہ دشمن جن کی عداوت کی آگ مسلمانوں کو بھسم کرنے کے لئے شعلہ فشاں تھی اور جن کے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود خار کی طرح کھٹکتا تھا۔ ہاں وہ دشمن جو کہ آپ کی جان کے لاگو اور آپ کے خون کے پیاسے تھے۔ جن کی اُسوقت کی سب سے بڑی آرزو اور تمنا آپ کو قتل کرنا تھی۔ جن کے دن اور رات اسی سوچ میں گزرتے تھے کہ کسی طرح آپ کی زندگی کو ختم کر کے اسلام کا نام مٹا دیا جائے۔

صلح و امن کی اجارہ دار قومیں جو اپنے آپ کو امن کا پاسبان سمجھتی ہیں اپنی تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہ دکھا سکیں گی کہ جنہوں نے اپنے دشمن کے معمولی ظلم و زیادتی کو بھی برداشت کیا ہو اور اس کا بدلہ نہ لیا ہو۔ کہاں یہ کہ ایسا دشمن جو بحیثیت قوم ان کو مٹانے پر تلا ہوا ہو۔ اگر کبھی آپ کے دل میں کفار کے لئے رنج و غصہ پیدا ہوتا وہ اسلئے نہ ہوتا کہ انہوں نے آپ کے مبارک وجود پر مظالم ڈھائے بلکہ صرف اسلئے کہ کفار اپنے ظلموں اور کینوں سے خدا تعالیٰ کے فضل کو اپنے سے دور کر رہے ہیں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اسی طرح صداقت کے قبول کرنے سے محروم رہ جائیں

میں چند مثالیں کفار کے اُن مظالم کی جو انہوں نے آپ پر کئے اور پھر اس کے مقابلہ میں جو اعلیٰ نمونہ اخلاقِ فاضلہ کا آپ نے دکھایا پیش کرتی ہوں:۔

(۱) اہلِ مکہ کی توحید سے بے پرواہی اور اسلام سے نفرت کو دیکھ کر آپ نے مکہ کے دوسرے شہروں کی طرف توجہ کی اور طائف کے لوگوں کو خدائے واحد کی پرستش کی دعوت دینے کے لئے تشریف لے گئے اور ان کو خدا تعالیٰ کا پیغام سنایا۔ یہ لوگ مکہ والوں سے بھی زیادہ ظالم ثابت ہوئے۔ پہلے انہوں نے آپ کو گالیاں دیں پھر شہر سے نکل جانے کو کہا اور جب آپ واپس تشریف لا رہے تھے آپ کے پیچھے بدمعاشوں اور لڑکوں کو لگا دیا اور آپ پر پتھر برسانے شروع کئے یہاں تک کہ آپ کا جسم مبارک خون سے لت پت ہو گیا۔ مگر اس وقت ان ظالموں کی نسبت جو خیالات آپ کے دل میں موجزن تھے وہ ان الفاظ سے ظاہر ہیں۔ آپ اپنے جسم سے خون صاف کرتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ اے خدا! یہ جو کچھ کر رہے ہیں جاہلیت اور لاعلمی کی وجہ سے کر رہے ہیں اسلئے تو ان سے ناراض نہ ہونا اور ان پر عذاب نازل نہ کرنا بلکہ سچائی کے قبول کرنے کی توفیق دینا۔ اللہ اللہ ایسی تکلیف کے وقت کیسے ہمدردی سے بھرپور الفاظ کہے ہیں۔

بادی النظر میں آپ بے بس تھے اور آپ کے پاس ان کے مظالم کا بدلہ لینے کے لئے کوئی دنیاوی سامان نہ تھے مگر آپ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاس سب سے بڑا ہتھیار تو موجود تھا جس کے سامنے سب زمینی ہتھیار ہیچ ہیں۔ آپ ان کے ظلموں کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر کے ان کے خلاف مدد طلب کر سکتے تھے جبکہ آپ کو یہ بھی یقین تھا کہ آپ کی دُعا عرش الٰہی کو ہلائے بغیر نہ رہیگی اور خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکا دیگی جو یقیناً دشمنوں کو بھسم کر کے رکھ دیتا۔ مگر نہیں۔ آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ اِس خیال سے ہی آپ بے چین تھے کہ کہیں اِس ظلم کی وجہ سے کفار پر قہر خداوندی نہ گرے جیسا کہ وہ اپنے مرسلوں کو تکلیف دینے والوں اور ستانے والوں پر بھیجتا ہے۔

(۲) جنگ اُحد کے موقع پر جبکہ آپ کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ آپ اس خون کو دیکھ کر حسرت سے فرماتے تھے کہ کس طرح نجات پائے گی وہ قوم جس نے اپنے نبی کے مُنہ کو اس کے خون سے رنگ دیا اِس جرم میں کہ وہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف بُلاتا ہے۔ اس کے بعد آپ تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گئے اور پھر فرمایا۔ اے میرے اللہ! میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ اُن سے یہ قصور جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے ہوا ہے۔ آپ کا خون کو حسرت سے دیکھنا اس وجہ سے نہیں تھا کہ آپ کو خون کے بہنے کا غم تھا بلکہ آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کر آپ کو بیتاب کر رہا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میری قوم نے جو مجھے یہ تکلیف پہنچائی ہے اور باطل کے مقابلہ میں حق کو مٹانا چاہا ہے خدا تعالیٰ اس کے بدلہ میں ان کو ایسی سزا دے جس کی وجہ سے وہ نجات سے محروم رہ جائیں اور ان کو حق قبول کرنے کی توفیق نہ ملے۔

یہ خدا تعالیٰ کے حضور ایک بلند مرتبہ اور مطہر اخلاق ہستی کی اپنی قوم کے لئے صداقت سے محروم نہ رہنے کی التجا تھی۔

(۳) جب مکہ کے ظلموں کی خبر باہر پہنچی تو لوگوں نے تحقیقات کے لئے مکہ آنا شروع کیا۔ اس پر اہل مکہ سخت گھبرائے کہ اب ہمارے ظلموں کی قلعی کھلنے لگی ہے اور سعید روحیں ضرور حق کو قبول کر کے رہیں گی انہوں نے شہر کی سڑکوں پر پہرے مقرر کر دیئے کہ کوئی آپ کو نہ مل سکے اور آپ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ اس پر آپ کے چچا اور دوسرے رشتہ دار آپ کو لیکر ایک وادی میں چلے گئے تاکہ وہاں آپ کی حفاظت کر سکیں۔ جب اس طرح بھی کام چلتا نہ دیکھا تو سب اہلِ مکہ نے معاہدہ کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاندان اور تمام مسلمانوں کا مقاطعہ کیا جائے اور کوئی شخص ان کے پاس کھانے پینے اور پہننے کی چیز فروخت نہ کرے اور نہ ان سے صلح کیلئے جب تک وہ آپ کو قتل کے لئے ان کے سپرد نہ کر دیں۔ ایک صحابی کہتے ہیں کہ ان تکلیف کے دنوں میں سب کی صحتیں خراب ہو گئیں اور پیٹ پشت سے لگ گئے مہینہ نہیں، دو مہینے نہیں، تین سال لگاتار وہ بہی خواہ و ہمدرد بنی نوع انسان اپنے ماننے والوں کے ساتھ اس قدر دُکھ دیا گیا یہاں تک کہ ان صعوبتوں اور فاقہ کشیوں کی وجہ سے آپ کے بوڑھے چچا ابو طالب اور آپ کی جاں نثار بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کچھ عرصہ بعد وفات پا گئیں۔

پھر فرداً فرداً بھی آپ کو اور آپ کے صحابہؓ کو بہت تکالیف دی گئیں۔ آپ کے ماننے والے غلاموں کو لوہے کی زرہیں پہنا کر سورج کے سامنے کھڑا کیا گیا تاکہ لوہا گرم ہو کر ان کا جسم جھلسا دے۔ بعض کی لاتوں میں رسیاں ڈال کر زمین پر گھسیٹا گیا۔ بعض مسلمانوں کا جسم لوہے کی سلاخیں گرم کر کے جلایا گیا اور بعضوں کے چمڑے سوئیوں سے چھید دیئے گئے۔ غرضیکہ مظالم کا کوئی بھی پہلو ایسا نہ تھا جو کفار نے مسلمانوں کے خلاف استعمال نہ کیا ہو۔

یہ چند نمونے ہیں ان مظالم کے جو کفار مکہ نے آپ پر ڈھائے۔ پھر دوسری طرف آپ کے اعلیٰ اخلاق و بلند مرتبہ دل کا حوصلہ دیکھئے۔ قریش مکہ ایک دفعہ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے اور غربا کو تو سخت تکلیف کا سامنا ہوا۔ آنحضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو جب قریش کی اس تکلیف کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ازراہِ ہمدردی مکہ کے غرباء کے لئے کچھ چاندی بھجوائی۔ اس طرح آپ نے اس بات کا ثبوت دیا کہ آپ کا دل اپنے سخت ترین دشمنوں کے ساتھ بھی گہری ہمدردی رکھتا ہے۔ اور یہ کہ آپ کی مخالفت صرف عقائد و خیالات کے ساتھ تھی ورنہ آپ بنی نوع انسان کے بلا امتیازِ دوست دشمن محسن اعظم تھے۔ آپ کا یہ حسنِ سلوک ان کفار کے ساتھ تھا جنہوں نے متواتر تین سال آپ کو ہر قسم کی ضروریاتِ زندگی سے محتاج کر رکھا تھا۔

پھر اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے۔ جب ثمامہ مسلمان ہو کر اپنے وطن یمامہ میں گئے تو قریش کے ان مظالم کی وجہ سے جو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کرتے رہتے تھے یمامہ کے قافلوں کی مکہ کی طرف آمد و رفت روک دی۔ اور چونکہ مکہ کی خوراک کا بڑا حصہ یمامہ کی طرف سے آتا تھا اس لئے اس تجارت کے بند ہو جانے کی وجہ سے قریش مکہ بڑی مصیبت میں مبتلا ہو گئے اور ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ انہوں نے گھبرا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خط لکھا کہ آپ ہمیشہ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور ہم آپ کے بھائی بند ہیں ہمیں اس مصیبت سے نجات دلائیے۔ اس وقت قریش مکہ اتنے گھبرائے ہوئے تھے کہ انہوں نے صرف اس خط پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ اپنے رئیس ابوسفیان بن حرب کو بھی آپ کے پاس بھجوایا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر زبانی بھی بہت آہ و پکار کی اور اپنی مصیبت کا اظہار کر کے رحم کا طالب ہوا جس پر آنحضرت صلعم نے ثمامہ بن اثال کو ہدایت بھجوائی کہ قریش کے ان قافلوں کی روک تھام نہ کی جائے۔ جہاں پر اس واقعہ میں آنحضرتؐ کی عدیم المثال شفقت و رحم کا ایک شاندار نظارہ ہے وہاں پر آپ کے جانی دشمن کا عملی زبان میں آپ کی ارفع شان اور اعلیٰ اخلاق کا ایک بیّن اقرار ہے۔

حربی قیدیوں کے ساتھ جو حسن سلوک کیا جاتا تھا اس کے بھی چند نمونے دیکھئے:۔

ایک قیدی ابوعزیز بن عُمیر کی زبانی روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی وجہ سے انصار مجھے تو پکی ہوئی روٹی دیتے تھے لیکن خود کھجور وغیرہ کھا کر گزارہ کرتے تھے اور کئی دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ اگر ان کے پاس چھوٹا سا روٹی کا ٹکڑا بھی ہوتا تھا تو وہ مجھے دے دیتے تھے۔ سر ولیم میور نے مسلمانوں کے قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا ان الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔

"محمد (صلعم) کی ہدایت کے ماتحت انصار و مہاجرین نے کفار کے قیدیوں کے ساتھ بڑی محبت و مہربانی کا سلوک کیا۔ چنانچہ بعض قیدیوں کی اپنی شہادت تاریخ میں ان الفاظ سے مذکور ہے۔ خدا بھلا کرے مدینہ والوں کا وہ ہم کو سوار کرتے، آپ پیدل چلتے۔ ہم کو گندم کی پکی ہوئی روٹی دیتے اور آپ صرف کھجوریں کھا کر پڑ رہتے۔"

پھر میور صاحب لکھتے ہیں:۔

"ہم کو یہ معلوم کر کے تعجب نہ کرنا چاہیئے کہ بعض قیدی اس نیک سلوک کی وجہ سے مسلمان ہو گئے اور جو قیدی اسلام نہیں لائے ان پر بھی اس نیک سلوک کا بہت اچھا اثر ہوا۔ نہ صرف یہ کہ آپ نے خود بلکہ اسوۂ حسنہ کی تقلید کرتے ہوئے اور آپ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے صحابہؓ نے بھی اعلیٰ اخلاق کے وہ نمونے پیش کئے جس کی نظیر ڈھونڈے سے نہ ملیگی۔"

فتح مکہ کے وقت عکرمہ جو ابوجہل جیسے دشمنِ اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خون کے پیاسے کا بیٹا تھا اور خود بھی عکرمہ کا یہ حال تھا کہ وہ ہر لڑائی میں آپؐ کے خلاف لڑا اور اسلام کو مٹانے کے لئے اس نے اپنی تمام طاقت خرچ کر دی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور حضورؐ کی ماتحتی کو اپنے لئے موجبِ ذلت سمجھتے ہوئے مکہ سے بھی بھاگ گیا اس کو اس کی مسلمان بیوی کی سفارش کی وجہ سے آپؐ نے اپنی امان میں لے لیا۔ آخر کار وہ آپؐ کے اخلاقِ کریمہ وشریفیہ کو دیکھ کر حلقہ بگوشِ اسلام ہوا۔ الغرض آپؐ نے ہر ظلم کا بدلہ عفو سے لیا۔

جب آپؐ مکہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے تو اہلِ مکہ میں سے وہ لوگ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت تکالیف دی تھیں اور صدہا ناحق خون کئے تھے، یقین رکھتے تھے کہ ہم ان مظالم اور خونریزیوں کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے اور نہ معلوم ہم سے کیسا سخت سے سخت سلوک کیا جائے، خوف سے ان کے دل لرز رہے تھے اور اُن کے کان اپنی موت کا پیغام سننے کے منتظر تھے۔ مدینہ کے لوگ جنہوں نے تو ان تکالیف کو نہ دیکھا تھا جو ہمارے آقا سیدنا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تھیں بلکہ دوسرے لوگوں سے ہی سُنا تھا فطرتاً اُن کی طبائع میں جوش اُٹھ رہا تھا اور وہ جذبۂ انتقام سے بھرے ہوئے تھے اور اس اُمید میں تھے کہ ہم آج اُن مظالم کا بدلہ لیں گے جو کفار نے ہمارے مطاع و آقا پر ڈھائے ہیں مگر آپؐ جس وقت مکہ میں داخل ہوتے سب لوگوں کو جمع کیا اور کہا۔ اے لوگو! آج میں ان سب قصوروں کو جو تم نے میرے حق میں کئے ہیں معاف کرتا ہوں۔ اس وقت عرب کے دستور کے مطابق تو آپؐ کا یہ طریق ہونا چاہیئے تھا کہ آپؐ ان ظالموں میں سے ہر ایک کو قتل کروا دیتے مگر نہیں آپؐ کے صلح و امن اور محبت کے جذبہ نے آپؐ کے رحم وعفو کو ظاہر کیا۔ کیونکہ سچا رحم کرنے والا وہی ہے جسکو طاقت ملے اور پھر وہ اپنے سے کمزور ظالم پر رحم کھائے۔ ایسے شخص کا جس کو اس کا موقع نہ ملے صبر کرنا اور دشمن سے ہاتھ روکنا کوئی معیاری اخلاق نہیں۔ کیونکہ کیا معلوم اگر اس کو موقع مل جاتا تو وہ کس کس طریق سے انتقام لیتا۔

جب تک انسان پر وہ زمانہ نہ آئے جو طاقت و اقتدار اور حکومت کا زمانہ ہو، اُس وقت تک اُس کے سچے اور اعلیٰ اخلاق ظاہر نہیں ہو سکتے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل و رحم نے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے اخلاقی جوہر ظاہر کرنے کا موقع دیا۔ چنانچہ آپؐ نے صلح و امن اور عفو کے وہ نمونے دکھائے کہ روئے زمین میں ان کی مثال نہیں ملتی۔

آپؐ نے دشمنوں پر قابو پا کر اُن کو معاف کیا۔ دشمنوں کو مصیبت میں دیکھ کر اُن کی تکالیف دُور کیں۔ اُنکو بھُوکے دیکھ کر اُن کے کھانے کا سامان پیدا کیا۔ اُن کی جاہلیت و لاعلمی کو دیکھ کر اُن کے لئے دعائیں کیں۔ اُن کی بے بسی کو دیکھ کر اُن پر رحم کیا۔ غرضیکہ آپؐ نے اُن کے ہر ظلم کے مقابل جس وسعتِ قلبی کا ثبوت دیا اُسے دیکھ بعض دشمن بھی بول اُٹھے کہ ہمارا آقا دراصل امن کا شہزادہ اور صلح کا علمبردار تھا۔ اللّٰھم صلّ علےٰ محمدؐ +

اعلان برائے لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دفتر لجنہ اماء اللہ کے ہال کے لئے کرسیاں اس طریق پر خریدی جائیں کہ ہر چھوٹی لجنہ کے ذمہ ایک کرسی کی قیمت اور ہر بڑی لجنہ کے ذمہ دو کرسیوں کی قیمت ڈالی جائے اور رقم جمع ہو جانے پر اکٹھی کرسیاں خرید لی جائیں ایک کرسی دس روپے میں بن جاتی ہے۔ اسلئے ہر لجنہ کی عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ ایک ایک کرسی کی قیمت جلد از جلد جمع کر کے بھجوا دیں بڑی لجنات جن کی طرف سے ایک سے زیادہ نمائندے شوریٰ کے موقع پر آتے ہیں مثلاً کراچی، لاہور، کوئٹہ، راولپنڈی وغیرہ وہ دو یا تین کرسیوں کی قیمت بھجوائیں۔

مریم صدیقہ
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جہادِ زندگانی"

سلطان احمد حفیظ

وہ زندگی ہی کیا جو آسائش و آرام سے بسر ہو جائے؟ وہ زندگی ہی کیا جو خوشیوں میں گزر جائے۔ جس زندگی میں بڑے سے بڑے طوفانوں اور مشکلات سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ اُسے زندگی نہیں کہا جا سکتا۔

وہ پھول ہی کیا جس کو توڑنے سے پہلے کانٹوں سے ہمکنار نہ ہونا پڑے ؟ وہ شہد ہی کیا جس کو کھانے سے پہلے خوفناک مکھیوں کا مقابلہ نہ کرنا پڑے ؟ اور وہ ناخدا ہی کیا جس کو کبھی تلاطم موجوں سے پالا ہی نہ پڑے ؟

زندگی! وہ زندگی ہے جس میں تم بڑے سے بڑے طوفانوں کے سامنے بزدلی دکھانے کی بجائے اپنے خدا کے بھروسہ اور ہمت و استقلال سے اُن کا رُخ پھیر دو۔ جس طرح مجاہد کی تلوار باطل کی صفوں کا رُخ پھیر دیتی ہے۔

مشکلات اور تکلیفوں کے وقت بھی تمہارے ہونٹوں پر تبسم ہو۔ جس طرح تلواروں کی جھنکار اور سایہ میں مجاہد کے لبوں پر مسکراہٹ کھیلتی ہے۔ اگر دُنیا کی ساری نعمتیں بھی تمہارے ایمان، دین، عزت اور آبرو کے مقابلہ میں دیوار بن کر حائل ہو جائیں تو اُن کو پاؤں کی ٹھوکر سے ٹھکراتے اور روندتے ہوئے بڑھتے چلے جاؤ۔ جیسے ایک مجاہد ماں اپنے مجاہد بیٹے کو خدا کی راہ اور کفر کے مقابلہ میں اپنے ہاتھوں سجا کر اُس کے لئے شہادت کی دُعائیں اور تمنا رکھتی ہوئی میدانِ کارزار کی طرف روانہ کرتی ہے اور وہ مجاہد دُنیا کی آرائش و آسائش کو ٹھکراتے ہوئے سنگلاخ پہاڑوں، گرم صحراؤں اور ندی نالوں کو عبور کرتا ہوا اپنی شہادت کی منزلِ مقصود کی طرف بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

دریا کی خوفناک لہروں سے ڈر کر ساحل کی تمنا نہ کرو بلکہ اپنی ہمت و استقلال سے مردانہ وار مقابلہ کرتے جاؤ۔ اگر ساحل خود چل کر بھی تمہارے پاس آئے تو ایسے ساحل کو ٹھکرا دو۔

ظلم اور باطل کے آگے سینہ سپر ہو جاؤ۔ کاٹ دیئے جانے کے قابل ہیں وہ سر جو ظلم، کفر، باطل اور انسان کے آگے جھک جاتے ہیں۔ تمہاری گردنیں جھکیں تو صرف بارگاہِ ایزدی میں، اُس وحدہٗ لاشریک کے آگے جس نے مومن کو اپنا خلیفہ بنایا ہے۔

تمہارا دل عقل کا غلام نہ ہو۔ تمہاری زبان سوچ اور فہم کی محتاج ہو۔ تمہارے ضمیر تمہارے نفسوں پر حکومت کریں۔

تمہارا فیصلہ اور ارادہ دین، ایمان، سچائی اور صداقت کی ہر کسوٹی پر پورا اُترے اٹل رہے۔ دُنیا کی کوئی طاقت، لالچ یا ترغیب تمہیں تمہارے فیصلہ اور ارادہ سے ہٹا نہ سکے، تمہارے پائے استقلال میں لغزش نہ آئے، تاوقتیکہ تمہارے مخالف تمہارا فیصلہ اور ارادہ صحیح تسلیم نہ کریں۔

تمہاری زندگی کا ایک ایک منٹ نیکی، پرہیزگاری، تقویٰ اور سچائی میں کٹ جائے مگر اپنی نیکیاں لوگوں پر ظاہر نہ ہونے دو۔ تاکہ اُن کی طرف سے تعریف تم کو ریاکاری کی ترغیب نہ دے۔ تمہارا واسطہ تو اُس یارِ حقیقی سے ہے اُس قادرِ مطلق سے ہے جو نیتوں کو دیکھتا ہے اور دُنیا کا کوئی راز اُس سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔

انسانوں سے نرمی اور پیار و محبت سے پیش آؤ۔ یاد رکھو! پیار و محبت ہی وہ ہتھیار ہے جس سے تم اُن کے دلوں پر حکومت کر سکتے ہو۔

کسی پر ظلم نہ کرو ورنہ قدرت کی خاموش لاٹھی ضرور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتقام لے گی۔ جس کے آگے نہ دولت اور نہ اقتدار اور نہ ہی اختیار کی کچھ چل سکتی ہے۔ جس سے بچنے کی تدبیر خود فریبی کے مصداق ہے۔

تمہارے دلوں میں خلوص، سچائی اور محبت ہو۔ تمہارے دل کینہ، کدورت، بغض اور حسد سے پاک ہوں۔ تمہارے دماغ تکبر اور غرور سے پاک ہوں۔ کیونکہ تکبر اور غرور انسان کو تباہی و بربادی کے اُس مہیب و تاریک غار میں پھینک دیتے ہیں جہاں سے نکلنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ دوسروں کی بجائے اپنے خدا اور اپنے قوتِ بازو پر بھروسہ رکھو۔

زندہ قومیں اپنے اسلاف کی روایات پر صرف فخر ہی نہیں کرتیں بلکہ اُن کی تاریخ میں نئے درخشاں بابوں کا اضافہ کرتی ہیں۔

اپنی زندگی میں کوئی نہ کوئی نیکی کا کام کر جاؤ خواہ وہ خدمتِ دین، خدمتِ ملک یا خدمتِ خلق ہو تا کہ جب آپ خدا کے حضور میں پہنچیں تو کہہ سکیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارا دُنیا میں جانا رائیگاں نہ ہوا۔ پر وہ کام جو تمہارے ذمہ سونپا گیا ہے دیانت سچائی اور وفاداری کے ساتھ ادا کرو۔

آئیے! اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ اے ہمارے مولا کریم! ہمارے بازوؤں میں مجاہدوں اور غازیوں کی سی طاقت بھر دے۔ ہمارے سینے نور سے معمور کر دے۔ ہمارے دل ایمان کی دولت سے مالا مال ہوں اور ہمیں کردار کی بے بہا دولت بھی عطا کر تا کہ ہم اپنی زندگی کا صحیح مقصد پا کر تیرے پیارے اور پاک نام کا ڈنکا بجا سکیں۔ آمین!

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

احمدیت زندہ باد!

مصباح کی توسیع اشاعت میں

حصہ لینا

ہر مصباحی بہن کا اوّلین فرض ہے!!

مختصر رپورٹ پہلا جلسہ لجنہ اماء اللہ فری ٹاؤن (مغربی افریقہ)

اللہ تعالیٰ کا بیشمار شکر، فضل اور احسان ہے کہ آج بروز اتوار بتاریخ ۲ مارچ سنہ ۱۹۵۲ء چار بجے بہت بہت کوشش کرنے اور بار بار بُلانے کے بعد پہلا جلسہ لجنہ اماء اللہ مسجد احمدیہ میں کیا گیا سب سے پہلے عاجزہ نے سورۃ الرحمٰن ساری تلاوت کی۔ پھر احمدیہ نائٹ سکول کے بچے بچیوں نے مختلف دعائیں عربی میں اور ارکان اسلام اور ارکان ایمان پڑھ کر انگریزی میں ان کا ترجمہ کیا اور مسنون دعائیں کہلائیں۔ بعد ازاں عاجزہ نے ہمارے یہاں آنے اور لجنہ کے قائم کرنے کی غرض بیان کی جس کا ترجمہ میرے خاوند محترم نے انگریزی زبان میں کیا اور اسلام اور احمدیت کا عالمگیر مذہب ہونا ثابت کیا اور عورتوں کو بُری سوسائٹی سے بچنے اور نماز پنجوقتہ ادا کرنے اور اس کے معنے اور مطلب سمجھنے کی طرف توجہ دلائی۔ پہلا سبق بسم اللہ اور کلمہ طیبہ کا دیا گیا اور معنوں کے ساتھ بار بار دُہرایا گیا۔ اگلے جلسہ کیلئے اِس ماہ کا آخری اتوار ۴½ بجے کا وقت مقرر کیا گیا۔ اسکے بعد یا شہکا نے ٹمنی زبان میں مختصر تقریر کی اور ناچنے شراب پینے اور دیگر بُرے افعال سے باز رہنے کے متعلق تلقین کی اور صحیح اسلامی تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اسکے بعد لمبی دعا کی گئی اور اخیر میں کافی اور بسکٹ سے سب کی تواضع کی گئی۔ حاضری ۳۰ کے قریب عورتیں اور ۲۵ کے قریب بچے اور بچیاں موجود تھے۔ جلسہ کوئی دو گھنٹے ہوا۔ خدا کے فضل سے سب پر بہت اچھا اثر ہوا اور خوش خوش واپس گئے۔ ایک آدھ درجن کے قریب غیر احمدی عورتیں بھی تھیں۔ مسیحیوں کے ہر اتوار جلسے ہوتے ہیں مسلم خواب غفلت میں سوئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بیدار کرے اور ہمت بخشے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

عاجزہ:-

محمودہ بیگم آف نصیرا ضلع گجرات فری ٹاؤن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانۂ حمل

از محترمہ مسعودہ بشیر صاحبہ

زمانۂ حمل "نو مہینے کی بیماری نہیں بلکہ یہ صرف عورت کی معمولی روزمرہ زندگی کا ایک ایسا ہی پہلو ہے جیسے بچپن۔ اس زمانہ میں عورت کئی تغیرات جسمانی میں سے گزرتی ہے اور جسم کی تمام مشینری کو غیر معمولی طور پر زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ اسلئے یہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ کوئی غیر معمولی ایام نہیں ہوتے وہاں اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ یہ زمانہ عورت کیلئے بہت مشقت اور جانفشانی کا ہوتا ہے۔ اسلئے ہر وقت مناسب احتیاط اور توجہ لازم آتی ہے تاکہ حاملہ عورت محض بے پرواہی کے نتیجہ میں ایسی تکالیف میں مبتلا نہ ہو جو اسے زمانۂ حمل سے پہلے بھی ہو جایا کرتی ہیں اور اب وہ بہت آسانی سے انکا شکار ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ہر عورت کو دورانِ حمل کی حفظانِ صحت سے پوری واقفیت ہونا ضروری ہے۔

خوش قسمتی سے تعلیم یافتہ مائیں اس زمانہ میں اپنی اور پیدا ہونے والے بچے کی صحت اور تندرستی کے لیے کافی دلچسپی لیتی ہیں اور غذا اور حفظانِ صحت کا بہت خیال رکھتی ہیں اور عام طور پر سب عورتیں ہی زمانۂ حمل میں ڈاکٹر کی ہدایت یا کسی ایسے مشورہ پر جو ان کی ان دنوں کی حالت سے تعلق رکھتا ہو بہت جلدی عمل کرتی ہیں۔ اور ایسی عورتیں جو عام طور پر حفظانِ صحت کے اصولوں کو ہرگز کوئی اہمیت نہیں دیتیں وہ بھی معمولی توجہ دلانے پر ان اصولوں پر مثلاً رات کو کمرے کی کھڑکیاں کھول کر سونا، دانت صاف رکھنا، مناسب خوراک استعمال کرنا وغیرہ پر باقاعدگی سے عمل کرنا شروع کر دیتی ہیں۔

زمانۂ حمل ایک ایسا زمانہ ہے جہاں سے قوم کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں اسلئے اس زمانے کی حفظانِ صحت سے واقفیت اور اس پر عمل پیرا ہونے میں ہی قوم کی ارتقاء کا راز مضمر ہے۔ جس قوم کی مائیں بچوں کی پیدائش سے پہلے ان کی صحت و تندرستی اور نشوونما صحیح طریق پر کرنا جانتی ہوں۔ وہی قوم دنیا میں سر بلند ہو کر رہ سکتی ہے ورنہ جیسے جسم کا بیمار حصہ ناکارہ ہوتا ہے اور بیمار آدمی کا وجود سوسائٹی میں کالعدم اسی طرح غیر صحت مند قوم ترقی کی دوڑ میں کوئی مقام حاصل نہیں کر سکتی۔

چنانچہ زیادہ سے زیادہ تندرست افراد کی زیادتی کرنے کیلئے اور ایسے طور پر کہ مائیں زیادہ سے زیادہ صحت مند ہوں اور آرام میں رہیں تاکہ وہ اپنے بچوں کو صحیح طور پر پرورش کر کے زندگی کے آغاز کے لئے تیار کر سکیں حفظانِ صحت کا جاننا نہایت ضروری ہے۔

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ زمانۂ حمل کی حفظانِ صحت میں کون کونسی باتیں شامل ہیں۔ سب سے پہلے ہم غذا کو لیتے ہیں۔

علم الابدان کے ماہر اس بات پر متفق ہیں کہ ماں کی غذا کی مقدار بچے کے وزن پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ اگر عمدہ غذا کھانے سے ماں کا وزن بڑھ جائے تو اس کا بچے کے وزن پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ یعنی ماں کے وزن اور پیدا ہونیوالے بچے کے وزن میں کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ اگر غذا کی مقدار زمانہ حمل سے پہلے ہی زیادہ ہے تو حرج نہیں ورنہ خوراک کی مقدار زیادہ کرنا ضروری نہیں اور حاملہ عورت یہ سوچکر کہ وہ حاملہ ہے معمولی خواہش پر زیادہ نہ کھانے لگے بلکہ خوب بھوک محسوس ہونے پر اپنے پہلے معمول کے مطابق وقت پر کھانا کھائے تاکہ معدے کو زیادہ کام نہ کرنا پڑے۔ عام خیال ہے کہ حاملہ عورت کو "دو نفوس" کی خوراک کھانی چاہیئے۔ یہ بالکل جاہلانہ خیال ہے جو محض زیادہ کھانے کی طرف مائل کرنیوالا ہے دورانِ حمل میں زیادہ کھانا نہایت غیر دانشمندانہ فعل ہے کیونکہ معدہ معمول کے مطابق کام نہیں کرتا اور بعض اوقات معدے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا درد یا بدہضمی کی شکایت بہت پریشانی کا باعث ہوتے ہیں اور ان کی بدولت اسقاط کا اندیشہ ہوجاتا ہے۔

حاملہ عورت کی عمدہ غذا محض دودھ، گھی اور ایسی چیزوں پر ہی مشتمل نہیں جو صرف لذیذ ہوں بلکہ ان میں کیلسیم، فاسفورس، لوہا، آئیوڈین اور وٹامنز بھی ہونی چاہئیں۔ یہ چیزیں عام حالت میں صحت کے لئے از بس ضروری ہیں اور حمل کی صورت میں عورت کی غذا کا جزو لاینفک۔ کیونکہ اس صورت میں اسے نہ صرف اپنی جسمانی صحت اور طاقت کو بحال رکھنا ہوتا ہے بلکہ بچے کے نشو و نما کے لئے بھی ان چیزوں کا خوراک میں موجود ہونا لازمی ہے۔ چنانچہ دودھ، انڈے اور گوشت کا استعمال بہت مفید ہے کیلسیم اور فاسفورس کے لئے دودھ کا استعمال مفید ہے۔ ماں میں کیلسیم کی کمی بچوں کی ہڈیوں کی کمزوری کا باعث ہوتی ہے اور بچے لاغر اور نحیف ہوتے ہیں۔ اور بچہ خواہ ماں کے دودھ پر ہی کیوں نہ پرورش پائے وہ کمزور ہی رہتا ہے۔ چنانچہ ماں کی غذا ایسی ہونی چاہیئے جس میں کیلسیم کی مقدار کافی موجود ہو۔

آئیوڈین کی بہم رسانی کے لئے مچھلی کا تھوڑا بہت استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر مچھلی میسر نہ ہو تو مچھلی کا تیل بھی مفید ہوتا ہے۔ اس کا روزانہ استعمال ہونا چاہیئے۔ علاوہ ازیں تازہ سبزیاں اور پھل کافی مقدار میں استعمال کرنے چاہئیں تاکہ غذا کے تمام ضروری اجزا مہیا ہوتے رہیں۔

زمانہ حمل میں قبض۔ منہ میں بار بار پانی کا آنا۔ قے اور متلی وغیرہ کی شکایت اکثر رہتی ہے۔ اور فجر کے وقت کسلمندی، تھکاوٹ اور سستی کا غلبہ ہوتا ہے لیکن اگر غذا کا خاص خیال رکھا جائے اور اس ضمن میں کسی قسم کی بے پروائی نہ ہو تو بہت حد تک ان تکالیف سے نجات مل سکتی ہے۔

دوسری بات جس پر عمل ہونا ضروری ہے ورزش ہے۔ مزدور پیشہ عورت جو باہر کھیتوں میں کام کرتی ہے وہ زمانہ حمل آسانی سے گزارتی ہے اور وضع حمل میں نسبتاً بہت کم تکلیف اٹھاتی ہے لیکن گھر کے اندر رہنے والی عورتیں جو آسائش کی زندگی گزارتی ہیں وہ وضع حمل کی تکلیف زیادہ محسوس کرتی ہیں۔

چنانچہ وضع حمل جو عضلات کی ایک بہت سخت ورزش ہے اس کے لئے تیاری ضروری ہے تاکہ عضلات اس قابل بن جائیں جو اس شدید ورزش کو برداشت کر سکیں اسلئے حاملہ کو چاہیئے کہ وہ باقاعدہ ورزش کرتی رہا کرے۔

کھلی ہوا میں باقاعدہ ورزش بہت ضروری ہے اور وہ اس قسم کی ہونی چاہیئے جس کی عورت پہلے سے عادی ہے۔ اس سے نیند خوب آتی ہے، معدے کو ہضم کرنے میں مدد ملتی ہے، پٹھے اپنا کام اچھی طرح کر سکتے ہیں اور طبیعت خوش رہتی ہے۔ اکثر عورتیں گھریلو کام کاج میں ہی کافی ورزش کر لیتی ہیں لیکن یہ ورزش کا اچھا طریق نہیں۔ بہتر ہے کہ کم از کم ایک یا دو گھنٹے کھلی ہوا میں گزارے جائیں۔ سخت قسم کی ورزش مثلاً سائیکل چلانا، گھوڑے کی سواری کرنا، تیرنا نقصان دہ ہوتی ہے۔ معمولی ورزش جس سے تھکاوٹ نہ ہو باقاعدگی سے کرنی چاہیئے۔ گھر کا کام وضع حمل تک کرتے رہنے میں کوئی حرج نہیں۔ صرف یہ خیال رہنا چاہیئے کہ عورت اتنا کام نہ کرے کہ تھکاوٹ محسوس کرنے لگے۔

نیند اور آرام۔ جہاں عورت کیلئے ایام حمل میں ورزش ضروری ہے ساتھ ہی اس کیلئے ایک خاص وقت آرام کیلئے ہونا چاہیئے اس سے حاملہ عورت سکون اور جسمانی قوت حاصل کرتی ہے اور حمل کی مشقت اٹھانے کے قابل ہو جاتی ہے۔

زمانہ حمل کے آخری نصف میں کم از کم دو یا تین گھنٹے دوپہر کے وقت علیحدہ کمرے میں جہاں خاموشی ہو ایسے پلنگ پر آرام کرنا چاہیئے جہاں پر سر پاؤں اور باقی تمام جسم ایک جیسی سطح پر ہوں۔ (باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۳۱ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے رُخی

از - خ ادیب عالمؔ

موسم خزاں بہار سے بدل رہا تھا۔ درخت عریانی کی بجائے سبز جامہ پہن رہے تھے۔ گلشن میں رنگا رنگ کے پھول پھل گلچیں کو دعوت دے رہے تھے۔ سردی کے ٹھٹھرے انسان موسم کے خوشگوار ہونے پر شاداں نظر آرہے تھے ہواؤں میں عجیب قسم کی بہار نمایاں ہو رہی تھی۔ انسانی دل بھی نئی نئی امنگوں کی آماجگاہ بن رہا تھا۔ ہر شے میں ایک نیا جوبن اور ایک نیا روپ پیدا ہو رہا تھا۔ لیکن زاہدہ نہایت غمگین دل کے ساتھ بہت اُداس بیٹھی اپنے بیتے ہوئے واقعات کے منتشر موتیوں کو ایک مالا میں پرو رہی تھی اور درد بھرے دل سے کہہ رہی تھی کہ اے میرے خدا! تو نے دُنیا کی سب چیزوں کو خوشی کے ہار پہنائے تو کیا میں ہی ایسی بدقسمت ہوں جس کے لئے طوق تیار کیا گیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ میں اپنی زندگی کی پچیس بہاریں گزار چکی لیکن میری امنگیں جوان ہونے کی بجائے لاغر و کمزور ہوتی جارہی ہیں، میرے ارادے اور میری خواہشات بجلی کے کوندنے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے جو آناً فاناً مشرق سے چمکتی ہے اور مغرب میں اوجھل ہوجاتی ہے۔ میرے مولا! مجھ سے کیا قصور سرزد ہؤا کہ میں نہ کٹنے والی زنجیروں میں جکڑ دی گئی۔

وہ انہی خیالات میں محو تھی کہ یکدم ٹیلیفون کی گھنٹی بجتی ہے۔ وہ یکبارگی اُٹھی کہ کہیں دفتر سے میاں کا فون آیا ہے، کیا پیغام ملتا ہے۔

"میں ہوں شاہدہ تمہاری دیرینہ سہیلی آج چار بجے ملنے کے لئے آرہی ہوں!"

زاہدہ حیران ہوکر سوچتی ہے کون شاہدہ؟ میں تو نہیں جانتی بھی نہیں۔ دس سال میری شادی کو ہو گئے میں تو آج تک شاہدہ کے نام سے کوئی واقف نہیں۔ آخر حافظہ پر بہت زور ڈالنے کے بعد اُسے یاد آیا کہ سکول کے زمانہ میں اس کی ایک سہیلی شاہدہ نامی تھی جس نے شادی ہونے کے بعد اُسے بالکل بھلا دیا تھا۔ یہ خیال آتے ہی وہ فوراً اٹھی تاکہ مہمان کے لئے تیاری کرے۔

گھڑی کو دیکھتی ہے تو دو بج چکے ہیں۔ میاں کھانا کھانے کے لئے دفتر سے آنے والے ہیں۔ باورچی خانہ میں کھانا تیار ہے۔ اتنے میں دروازہ کھلتا ہے۔ میاں آموجود ہوتے ہیں۔

"آج آپ وقت سے کچھ لیٹ کیوں آئے؟" زاہدہ نے میاں سے پوچھا۔

"کچھ نہیں طبیعت ذرا خراب تھی۔"

"کیا آپ نے کوئی دوائی استعمال کی؟"

"آپ ان باتوں کو جانے دیں، کھانا منگوائیں مجھے دیر ہو رہی ہے میں ابھی واپس جانا چاہتا ہوں" میاں نے گھبرا کر جواب دیا۔

زاہدہ منتظر تھی کہ میاں بات کریں تو میں شاہدہ کی آمد کی اطلاع دوں لیکن موقع پیدا ہوتا نظر نہ آرہا تھا۔ زاہدہ نے دبی زبان سے کہا۔

"آج چار بجے میری ایک پُرانی سہیلی شاہدہ آرہی ہیں" ابھی یہ بات پُوری بھی نہ ہونے پائی تھی کہ میاں نے فوراً جواب دیا۔

"میں کیا کروں، کوئی آرہا ہے تو آئے۔ تم جانو تمہارا کام۔" بس اتنا کہا اور واپس ہو لئے ——

زاہدہ بے اختیار ہوکر رو پڑی کہ دنیا میں حقیقی زندگی کا کیا یہی طریق ہؤا کرتا ہے؟ اس کے دل سے ایک آہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکلی اور ہوا میں پھیل گئی۔ گھربار دیکھا اور مہمان کے لئے ایک موزوں کمرہ درست کروایا۔

موٹر کے ہارن کی آواز آئی ۔۔۔۔ کار دروازے پر آکر رکی ۔۔۔۔ شاہدہ ننھے ظہیر کو گود میں لئے اندر آئی اور اپنی سہیلی سے لپٹ گئی۔ مدت کی بچھڑی ہوئی دونوں سہیلیاں مل کر خوب روئیں۔

تھوڑی دیر میں چائے وغیرہ سے فارغ ہو کر شاہدہ نے پوچھا "بہن طبیعت میں یہ زمین و آسمان کا فرق کیوں؟ چہرہ سے یوں معلوم ہو رہا ہو کہ نوح کے زمانہ کی یادگار ہو ۔۔۔۔ یہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد ٹھنڈی آہیں کس تکلیف کی غمازی کر رہی ہیں؟ بہن! سچ بتاؤ کیا تم اپنے گھر میں خوش نہیں ہو؟ میں نے تو سُنا تھا کہ تمہاری زندگی قوس قزح سے بھی زیادہ رنگین ہے ۔۔۔۔ تم بہت خوش ہو کہ جس کو پڑھا لکھا اور قبول صورت دولہا ملا ہے ۔۔۔۔ مال و دولت کی تمہیں کمی نہیں۔ کیا ساس نندوں کی طرف سے کوئی تکلیف ہے؟ پیاری بہن مجھے اپنی حقیقی بہن سمجھو اور سب معاملہ بے کم و کاست کہہ ڈالو۔"

"نہیں۔ نہیں مجھے کسی قسم کی تکلیف نہیں۔ میں تو آپ لوگوں کی اُمیدوں سے بھی بڑھ کر خوش قسمت ہوں۔ عزت سے زندگی کے دن گزار رہی ہوں۔ میں اپنی قسمت پر شاکی نہیں ہوں۔ میرے گھر میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ رہی ساس نندیں اگر ان کی طرف سے تکلیف ہو بھی تو یہ حقیقت ہے کہ پھول کے ساتھ کانٹے بھی ہوتے ہیں۔ یہ معمولی بات ہے۔ میری تم سے یہی درخواست ہے کہ آپ ہنسی خوشی کی باتیں کریں۔ بھولی بسری کہانیاں چھوڑ دیں۔ آپ سُنائیے کیسی گزر رہی ہے؟"

"شاہدہ بھئی ہم تو غریب لوگ ہیں۔ زندگی تو امیروں کی مزے سے گزرتی ہے کہ ادھر خواہش کی اُدھر پوری ہوئی۔ ہماری ساری خوشی اور مال و دولت صرف آپس میں کی محبت ہے۔ سو اس کی مجھ کو کمی نہیں۔ تمہارے بھائی خدا اُنہیں سلامت رکھے میری ہر طرح سے دلجوئی کرتے ہیں۔ میرے والدین کی کماحقہٗ عزت کرتے ہیں۔ اپنے گھرانے میں میری کسی سے تحقیر نہیں ہونے دیتے سب چھوٹے بڑے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کھانے کو دال دلیا اور پہننے کو موٹا جھوٹا۔ لیکن محبت حقیقی رنگ میں کرتے ہیں۔ میری تکلیف کو اپنی تکلیف سے بھی زیادہ سمجھتے ہیں۔ سچ پوچھتی ہو تو شادی کے آٹھ سال کا معلوم نہیں ہوا کہ کب آئے اور کہاں گئے۔

باتوں ہی باتوں میں مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا۔ نماز پڑھی، رات کے کھانے کی تیاری شروع ہو گئی۔ دونو نے مل کر کھانا کھایا۔ زاہدہ کو اپنے شوہر زبیر کا انتظار تھا کہ وہ بھی آکر کھانا کھا لیں تاکہ میں اطمینان سے شاہدہ کے پاس بیٹھ سکوں۔

اتنے میں زبیر صاحب بھی آگئے۔ نوکر نے بتلایا کہ مہمان آچکے ہیں اور بیگم صاحبہ آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔ زبیر نے نوکر سے کہا کہ جاؤ مردانہ کمرہ کھولو تاکہ میں اندر آسکوں۔ نوکر نے بیگم صاحبہ کو میاں کے آنے کی خبر دی اور کمرہ کھول دیا۔

زبیر اندر داخل ہوئے تو چہرہ پر خاموشی کا عالم تھا زاہدہ نے سمجھا کہ شاید صبح کی تکلیف کا اثر باقی ہے طبیعت پوچھی اور کھانا لانے کے لئے نوکر کو بھیجا۔ کھانا میز پر چُنا گیا زبیر نے بغیر کسی بات کا جواب دیئے کھانا شروع کر دیا۔ زاہدہ تصویر یاس بنی پاس بیٹھی میاں کا منہ دیکھ رہی تھی کہ کب وہ کچھ کلام کریں۔ اتنے میں میاں یوں گویا ہوئے۔

"مجھے رات کو کسی دوست کے ہاں کام ہے شاید میں رات کو واپس نہ آسکوں میرا انتظار نہ کرنا۔"

"رات ٹھہرنے کا کیا مطلب۔ جس وقت بھی کام ختم ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھر کو لوٹیں تاکہ آرام کر سکیں، بھلا دوستوں کے ہاں بھی آرام میسر آ سکتا ہے؟ نیز مجھے بھی آپ کی صحت کا فکر رہے گا۔ آپ کے چہرہ سے تکلیف کے آثار نمایاں ہیں۔" زاہدہ نے بڑی لجاجت سے کہا۔

"میری بات پر جرح نہ کیا کرو بلکہ خاموشی سے سُن لیا کرو۔" زبیر نے ڈپٹ کر کہا "اپنے آرام کا مجھے فکر ہے یا تمہیں؟"

میاں جانے لگے تو زاہدہ نے نہایت حسرت و یاس بھری نظروں سے دیکھا گویا اُسے کسی بات کی تکلیف تھی۔ ——— وہ اپنی متاعِ حیات کی اس بے اعتنائی پر کفِ افسوس مَل رہی تھی ..... دل خون کے آنسو رو رہا تھا ..... روح و قلب اضمحلال ہو رہی تھی کہ زبیر السلام علیکم کہتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

اِن حالات کو دیکھ کر زاہدہ چاہتی تھی کہ پھوٹ پھوٹ کر اپنی قسمت پر روئے لیکن شاہدہ کی آمد کی وجہ سے ایسا بھی نہ کر سکتی تھی کہ کہیں راز فاش نہ ہو جائے اور اس کی بظاہر پُرکیف اور خوشگوار زندگی کی حقیقت طشت از بام نہ ہو جائے وہ نہایت ہمت سے اُٹھی ..... چہرہ کو پانی سے دھویا ..... اور سنگار کرنے میں مصروف ہو گئی تاکہ اپنی سہیلی کے پاس شگفتہ چہرہ سے جا سکے۔

ادھر شاہدہ پلنگ پر لیٹی ہوئی ان کے گزرے ہوئے واقعات پر غور کر رہی تھی کہ آخر وجہ کیا ہے کہ زاہدہ دن بدن لاغر ہوتی جا رہی ہے۔ ظاہر میں بیماری کا علم نہیں، دیکھنے میں کسی چیز کی کمی نہیں۔ سُنا ہے کہ زبیر صاحب دوستوں میں نہایت خوش مذاق اور زندہ دل مانے جاتے ہیں۔ دوستی کا حلقہ خوب وسیع ہے۔ دن رات گھر پر بھی دوستوں کی آمد کا تانتا لگا رہتا ہے۔ حتی ہمسایوں کی دعوتیں ہوتی رہتی ہیں۔ پوزیشن بھی اچھی ہے۔ نوکر چاکر، موٹر بھی موجود ہے۔ یہ سب کچھ ہے لیکن زاہدہ کو حقیقی سکون کیوں نصیب نہیں۔ وہ ہر وقت کسی خیال میں کھوئی کھوئی سی رہتی ہے۔

یہ انہیں خیالات میں غرق تھی کہ زاہدہ آ موجود ہوئی۔ "بہن! سفر کی تھکان کا کیا حال ہے؟ اگر نیند آ رہی ہو تو آرام کرو۔ میں بھی جا کر آرام کرتی ہوں صبح انشاءاللہ باتیں کریں گے۔" زاہدہ نے کہا۔

"آرام ہر روز ہی کیا جاتا ہے۔ میں تو آج صرف تمہیں ملنے کے لئے آئی ہوں کل کو واپس جانا ہے۔ صرف آج رات ہی ہم اکٹھے بیٹھ کر اپنے ماضی کے واقعات کی یاد کو تازہ کر سکتی ہیں۔ سُناؤ میکے سے خط آتے ہیں؟ والدین کا کیا حال ہے؟ کیا چھوٹی بہن ناصرہ کی شادی ہو گئی ہے؟ تم کتنے وقفہ کے بعد میکے کی سیر کرتی ہو؟ بھائی کی ملازمت کا کیا بنا؟ اُس کی منگنی وغیرہ بھی کہیں ٹھہرائی ہے کہ نہیں؟"

"خدا کا شکر ہے کہ اس کا فضل سب کے شاملِ حال ہے۔ خیریت نامے اکثر ملتے رہتے ہیں۔ ابا نے تو پچھلے سال فریضہ حج بھی ادا کر لیا ہے۔ ناصرہ کی شادی ہوئے چار سال کا عرصہ ہو گیا ہے، اس کو خدا تعالیٰ نے دو لڑکے اور ایک لڑکی عطا کی ہے۔ وہ اپنے شوہر کے ہمراہ لکھنؤ میں آباد ہے۔ بھائی کی شادی تین چار ماہ تک ہو رہی ہے، امید ہے کہ شادی کے موقع پر میکے جاؤں گی۔ بہن میکے جانے کو تو میں جب دل چاہے جا سکتی ہوں لیکن اِدھر میاں کا خیال رہتا ہے۔ ان کو نوکروں کے بھروسے کیسے چھوڑ دوں۔ کھانا تسلی بخش نہیں بنتا جس سے ان کی صحت خراب رہتی ہے۔ خاص تندیں شادی کے بعد میکے اور بھائی کی ذمہ دار نہیں ہوتیں۔ شوہر کے سب فرائض بیوی کو ہی دینے چاہئیں ہیں۔ گھر کی ذمہ داریاں ہی کچھ اس طور سے عائد ہیں کہ ان ہی تفکرات میں دن رات صرف ہو جاتے ہیں میرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحت کے متعلق، سو میں خود بھی نہیں جانتی کہ اتنی کیوں بگڑ رہی ہے۔ خوراک کا خیال رکھتی ہوں۔ ڈاکٹر ہر ہفتہ آکر طبی معائنہ کرتا ہے۔ پہلے تو میں ناظرہ کی پیدائش کی وجہ خیال کرتی تھی، پھر وہ چھ ماہ جی کر اچانک مجھ سے جُدا ہو گئی۔ اس کی جُدائی بھی میرے لئے ایک بھاری صدمہ تھا۔ لیکن خدا کی رضا پر راضی ہوں۔ بے شک اس کی زندگی میں میرا دل اس ننھے کھلونے سے بہلا رہتا تھا، مجھے اِدھر اُدھر کے تفکرات میں اُلجھنے کا موقع ہی نہ ملتا تھا لیکن اس کی موت میرے لئے نہایت تکلیف دہ ثابت ہوئی ہے۔ بس میرے لئے دُعا ہی کیا کرو۔" اتنا کہا اور زاہدہ پھُوٹ پھُوٹ کر رو پڑی۔

شاہدہ نے خیال کیا کہ اس کو بچی کی یاد نے بے چین کر دیا لیکن زاہدہ کا دل زبیر کی بے اعتنائی اور بے رخی سے زخمی ہو چکا تھا جس پر ناظرہ کی یاد نے نمک پاشی کا کام کیا۔ شاہدہ نے بہت مشکل سے زاہدہ کی حالت کو سنبھالا۔ ڈاکٹر کو بُلایا گیا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ مریضہ کے دل کو کوئی صدمہ پہنچا ہے، آرام اور بے فکری کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے چلے جانے کے بعد زاہدہ کو ہوش آیا اور اس نے ایک لمبی آہ بھری اور خاموش ہو گئی۔ شاہدہ نے پوچھا بھائی زبیر کس وقت گھر آئیں گے تاکہ میں جاگتی رہوں۔ نوکر سے دروازہ کھلوا دوں گی۔

زاہدہ نے مہرِ سکوت کو توڑتے ہوئے کہا "وہ آج شاید نہ آئیں کیونکہ ان کو ایک دوست کے ہاں ضروری کام ہے۔"

صبح ہوئی۔ ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر شاہدہ نے اپنا سامان ٹھیک کیا اور جانے کی اجازت چاہی۔ زاہدہ کا دل بھر آیا اور آنکھیں پُرنم ہو گئیں اور کہا بہن! کچھ دن تو اور رہتیں میری طبیعت بھی بہل جاتی۔

"شاہدہ! میں اس وقت مجبور ہوں۔ ظہیر کے ابا میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔ ساس کہیں گی کہ ایک دن کا کہہ کر گئی تھی جا کر بیٹھ ہی رہی۔ پھر چند دنوں تک تمہارے بھائی جان سے زیادہ رخصت لے کر آؤں گی اگر ہو سکے تو آپ بھی بھائی زبیر کے ساتھ آئیں تاکہ طبیعت بہل جائے۔ اچھا بہن اجازت دو۔ میری تمہیں یہی نصیحت ہے کہ زیادہ تفکرات کا ساتھ چھوڑ دو اور خوش خوش رہا کرو۔ مجھے تمہارا فکر رہے گا۔ اپنی خیریت سے مطلع کرتی رہا کرو۔ ممکن ہے کہ جلد ہی میں پھر آجاؤں۔ لیکن دیکھنا خط میں دیر نہ ہونے پائے۔ اچھا خدا حافظ۔ ظہیر! خالہ کو سلام کرو اور رخصت چاہو۔

"کیا یہ خواب تھا جو میں دیکھ رہی تھی! خدا کی قسم آپ جانے میں بہت جلدی کر رہی ہیں۔ اپنے بھائی جان کا تو انتظار کرتیں، وہ آکر کیا کہیں گے کہ آپ چلی بھی گئیں" زاہدہ نے کہا۔

"اچھا بھئی ان کو میرا سلام کہہ دینا۔ سب شکوے گلے انشاء اللہ جلد ہی ختم کر دوں گی۔" شاہدہ نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

دونوں سہیلیوں نے معانقہ کیا اور رخصت ہوئیں۔ شاہدہ کی کار دیکھا وہ جا آن کی آن میں نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ زاہدہ تصویرِ غم بنی ہوئی پلنگ پر لیٹ گئی کیونکہ کل کی تکلیف سے طبیعت نڈھال ہو چکی تھی۔ کمزوری کافی حد تک نمایاں ہو رہی تھی کہ دس بجے میاں گھر آئے۔ بیوی کو لیٹے دیکھ کر خاموشی سے کنارہ کر گئے۔ نوکر سے ناشتہ طلب کیا اور ناشتہ کر کے رخصت ہونے کو تھے کہ زاہدہ نے کہا۔

"میری طبیعت رات بہت خراب ہو گئی تھی جس پر ڈاکٹر صدیق صاحب کو بُلانا پڑا آپ ان کی تکلیف کا شکریہ ادا کر دیں اور کہہ دیں کہ اب طبیعت رات سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہتر ہے لیکن کمزوری بہت محسوس ہو رہی ہے۔"

"خدا بچائے تمہاری ذمہ داریوں سے ... ہر وقت بیماری کا ہی ڈھونگ رچائے رکھتی ہو ... مرد دفتر سے گھر پر آئے ..... تو گھر آ کر تمہاری ترا کتوں کا شمار نہیں .... میں نہیں جانتا کہ کبھی بھی تم نے کوئی خوشی کا پیغام دیا ہو" زبیر نے برافروختہ ہو کر کہا: "نوکر بھیج کر جو کہلانا ہے کہلا بھیجو۔ مجھے دفتر کے کاموں سے فرصت نہیں۔ میں تو تمہاری خوراک اور پوشاک کا بندوبست ہی مشکل کر سکتا ہوں .... ڈاکٹروں کے پیغام کے لئے نوکر کافی ہیں" یہ کہا اور چل دیئے۔

زاہدہ میاں کی یہ نا ملائم اور دل برداشتہ گفتگو سُن کر کلیجہ تھام کر رہ گئی اور دل میں عہد کیا کہ آئندہ کبھی ان سے اپنی کسی تکلیف کا اظہار نہ کروں گی۔ مرنا جینا خدا کے حوالے۔ جب خدا نے ہی مجھے ابدی سکون سے بے نصیب رکھا ہے تو میاں سے یہ خام امیدیں کیوں وابستہ سمجھی جائیں۔

اِن ناخوشگوار واقعات کے رونما ہونے سے زاہدہ صرف چند دن کی مہمان رہ گئی۔ اس کی اُمیدوں کے خرمن کو زبیر کی تند مزاجی اور بے رُخی نے جلا کر خاکستر کر دیا۔ بیماری بڑھتی گئی۔ آخر کار نوکر کے ذریعہ اُس نے اپنے والدین کو تار بھجوایا کہ میں بیمار ہوں امّاں کو بھیج دیں۔ باپ نے تار ملتے ہی زاہدہ کی امّاں کو بھجوا دیا۔ ماں نے آ کر بیٹی کا جو حال دیکھا تو وہ دل مسوس کر رہ گئی۔

"زاہدہ کی زندگی نوکروں کے بھروسے گزر رہی ہے۔ میاں کو پروا بھی نہیں ..... زاہدہ بیمار ہے۔ ہاں وہ زاہدہ جو اُس کی بیماری میں ساری ساری رات بیٹھ کر گزار دیا کرتی تھی اور جس نے ہر ممکن خدمت کی اور کبھی ماتھے پر بل نہ آیا۔ خاوند کی خاطر ساس نندوں کی بھی ہزار ہزار ایسی سنیں اور خاموش رہی۔ جو زبیر کی شکل کی بھوکی اور اُس کی محبت میں دیوانی تھی آج وہ بے یار و مددگار پڑی ہے۔" ماں نے ایک دو دفعہ زبیر سے زاہدہ کی حالت کا ذکر کر کے فکر مندی کا اظہار کیا تو اُس نے صرف یہ جواب دیا کہ "اس کی صحت تو ابتدا سے ہی ایسی ہے۔ میں تو خود حیران ہوں کہ کیا جائے۔ علاج معالجے تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ ہر ماہ ڈاکٹر کا بل بھی ۳۰ یا ۵۰ تک ادا ہوتا ہے۔ کھانے پینے میں بھی کمی نہیں باقی خدا کے حوالے جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔"

یہ باتیں سُن کر وہ خاموش ہو رہی لیکن اتفاق سے یہ ساری گفتگو زاہدہ نے بھی سُن پائی وہ خاموش رہی۔ اس کے کان ایسی باتیں سُننے کے عادی ہو چکے تھے لیکن یہ خاموشی زندگی کی شمع کو ختم کرنے میں زہر ہلاہل کا کام دے گئی۔ آخر وہ منحوس دن بھی آ گیا جب وہ محبت کی دیوی بے وقت میاں کی بے اعتنائیوں کی قربانگاہ کی بھینٹ ہو گئی۔ ماں باپ بھائی بہن بھی آ موجود ہوئے اور اپنے ہاتھوں زاہدہ کو سپردِ خاک کر کے اپنے وطن کو سدھارے۔

زبیر زاہدہ کی موت کے بعد اپنے ناروا سلوک پر اکثر افسوس کرتا۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا جبکہ پرندہ گھونسلے سے پرواز کر چکا تھا۔ اتفاق سے ایک دن وہ اُس کے پرانے کاغذات دیکھ رہا تھا کہ اُسے ایک بند لفافہ ملا جس کے اُوپر یہ الفاظ تحریر تھے:-

"بہن شاہدہ"

زبیر نے لفافہ کھولا تو کیا دیکھتا ہے یہ زاہدہ کا وہ خط ہے جو اُس نے شاہدہ کے خط کے جواب میں تحریر کیا تھا لیکن پوسٹ ہونے سے رہ گیا تھا۔ خط کیا تھا ایک درد بھری داستان تھی لکھا تھا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پیاری بہن شاہدہ - خدا تمہیں سلامت رکھے!
محبت نامہ موصول ہوا - خیریت کا علم ہوا - دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ تمہیں ہمیشہ ہنسی خوشی کی زندگی نصیب کرے - آپ کے چلے جانے کے بعد میری طبیعت زیادہ خراب ہوگئی اس لئے صرف چند سطور میں ہی آپ کی بات کا جواب دے رہی ہوں - میری صحت کے لئے دُعا کرنا -

بہن! آپ نے نہ جانے کیوں مجبور کیا ہے کہ میں اپنی صحت کی خرابی کی اصل وجہ ضرور تحریر کروں - لو سُنو! وہ کونسی وجہ ہے کہ جس کی بنا پر میں یوں لاغر اور کمزور ہو رہی ہوں - وہ صرف میرے تفکّرات ہیں جن کا مجھ سے چولی دامن کا ساتھ ہے - وہ میری زندگی کا سرمایہ ہیں - میرا خیال تھا کہ میری زندگی موسمِ بہار کی فضاء کی طرح نکھری نکھری —— صاف اور سیمیں مطلع کی طرح ہوگی - میری ازدواجی زندگی کی وادی کی چوٹیاں برف کی مانند محبت سے مستور ہوں گی جن پر شوہر کی بے لوث محبت کی شعاعیں طرح طرح کی رنگینیوں سے منعکس ہونگی —— اور میں حسین تخیلات کے حصار میں پناہ لے سکوں گی - —— اُن کی سچی رفاقت میرے دردمند دل کا درماں ٹھہرے گی - لیکن افسوس میری اُمیدیں شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکیں - جب دل پر رنج و غم کے سیاہ بادل شدت کے ساتھ منڈلاتے ہیں تو میں اپنا سر زانوئے فکر پر رکھ کر اپنے تفکّرات میں کھو جاتی ہوں - میاں کی بے رُخی ہر وقت بے چین رکھتی ہے - ہزار کروٹ و پہلو بدلنے پر بھی اس کی جلن کم نہیں ہوتی - دل و دماغ غیر مرئی آتش کی نذر ہو رہے ہیں - مجھے ایک پنجرے میں بند کر دیا گیا ہے - جس میں سرد آہوں، گرم آنسوؤں اور درد بھری نگاہوں سے دُنیا کو دیکھ رہی ہوں - میرا صیاد مجھے کُند چھری سے ذبح کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے - مَیں ایسے زہریلے ماحول میں دھکیل دی گئی ہوں جہاں آہیں بھرنے اور کفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ میسّر نہیں - میری کوئی قربانی اس بُت کو رام نہ کر سکی - . . . . . میرا ماضی ریگستان کی طرح اُداس اور مستقبل شبِ تاریک کی طرح مائل تیرگی ہے . . . . .
. . . مجھے اپنے خاوند پر افسوس نہیں - —— مَیں اپنی قسمت پر شاکی نہیں ہوں مَیں اِن ہی باتوں کے لائق تھی جو مجھ سے روا رکھی جاتی ہیں - تم بھی عورت ہو، عورت کے جذبات سے بخوبی واقف ہو کہ عورت کی حیاتِ سرمدی کا راز صرف اور صرف رفیقِ زندگی کے حُسنِ سلوک میں مضمر ہوتا ہے - کاش مجھے اس مال و متال کی بجائے غریب لیکن ایک محبت کرنے والا رفیق نصیب ہوتا - تا مَیں حسین مشاغل کے ساتھ ہر روز نئے صفحاتِ زیست اُلٹتی اور میٹھے اور بے لوث محبت کے نغموں کی آوازیں میری فضاء کو رنگین کرتیں اور میری ہر صبح کسی شاعر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیال کی طرح حسین ——— اور ہر شام
اس کے خوابوں کی طرح سحر آور ہوتی۔
. . . . لیکن آہ ـــ
فنا کے بعد ایسے بیکسوں کو کون پوچھیگا
مگر اے بیکسی رویا کریگی مجھ کو تو برسوں
بے نصیب ۔ زاہدہ"

زبیر نے جب آخری شعر پڑھا تو بے اختیار اُس کے دل سے ایک آہ نکلی کہ "افسوس، زاہدہ! مَیں نے تجھ پر بہت ظلم ڈھائے اور تمہاری بے لوث اور بے پایاں محبت اور معصومیت کو پاؤں تلے روندا۔ کاش کہ تُو مجھے معاف کردے ———" اور وہ بے ہوش ہو گیا +

تَعَاوَنُوا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی

(۱) محترمہ لیڈی ڈاکٹر شہزادہ صاحبہ نے کسی مستحق بہن کے نام مصباح جاری کرنے کے لئے کھیوڑہ سے ۶ روپے ارسال فرمائے ہیں۔ نیز

(۲) چوہدری شریف احمد صاحب پوسٹ بکس ۱۵۸ کراچی نے ۲ خریدار

(۳) اہلیہ حافظ عبدالغفور صاحب جہلم۔ ۲ خریدار

(۴) محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ ماریشس ۲ خریدار

بنائے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین! (ادارہ)

الوداعی پارٹی

محترمہ مبارکہ شوکت اہلیہ حافظ قدرت اللہ صاحب کو مورخہ ۴۔امان بوقت چار بجے نصرت گرلز ہائی سکول میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور نصرت گرلز سکول کے سٹاف کی طرف سے ان کے انڈونیشیا جانے پر الوداعی پارٹی دی گئی جس میں محلّہ حمص۔ لجنہ مرکزیہ اور سکول کے سٹاف کی طرف سے ایڈریس پیش کئے گئے اور تحفۃً تفسیر کبیر پیش کی گئی۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔ (رپورٹر)

شکریہ

میری بہن امۃ الرشید مرحومہ کی وفات پر عاجزہ کو تعزیت کے کئی خطوط موصول ہوئے جن کا مَیں فرداً فرداً جواب نہیں دے سکی اسلئے سب کی خدمت میں بذریعہ مصباح ہی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمدردی دکھانے والے تمام بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو بلند سے بلند درجات نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔

(امۃ الحکیم کلرک دفتر مصباح ربوہ)

مُدیرہ کی ڈاک

محترمہ بلقیس فاطمہ بیگم صاحبہ چک 139/R.B ضلع لائلپور سے مورخہ ۱۳-۳-۵۲ کو تحریر فرماتی ہیں "معروض آنکہ آپ کا رسالہ مصباح نظروں سے گزرا جو نہایت ہی مفید اور کارآمد ثابت ہوا۔ مَیں اس کی ہمیشہ کے لئے خریدار بنتی ہوں۔ مہربانی فرماکر میرے نام یہ رسالہ یعنی مصباح ذیل کے پتہ پر وی۔پی کر دیں۔ آپ کی مَیں نہایت ہی ممنون و مشکور ہوں گی۔ توقف ہرگز ہرگز نہ کریں۔ مَیں نہایت بے تابی سے رسالہ کی منتظر ہوں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزمِ مصباح

(۱) ایک بہن نے سرسوں کے تیل کو صاف کرنیکا طریقہ دریافت فرمایا تھا۔ لیجئے عرض ہے۔ سرسوں کے تیل میں تھوڑا سا تیزاب ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں۔ تیل بالکل وہائٹ آئل کی مانند ہوجائے گا۔

(امۃ النصیر شاہدہ ربوہ)

(۲) کیا کوئی مصباحی بہن گھریلو مشکلات کے بارہ میں مدد کرسکتی ہے؟ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جب بھی میری نند میرے گھر آتی ہے تو ہم دونوں میں بدمزگی پیدا ہوجاتی ہے جس سے طبیعت پریشان رہتی ہے اور میری ساس صاحبہ باوجود اپنی طرف سے ہر ممکن طریق سے خدمت کرنیکے خوش نہیں رہتیں۔ ہر بات اور ہر موقع سے اعتراض پیدا کرلیتی ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ عورت عورت سے ہی نالاں نظر آتی ہے؟ بذریعہ مصباح مطلع کریں۔

(سعیدہ از ملتان)

(۳) کیا کسی بہن کو معلوم ہے کہ قہوہ کے داغ کپڑے سے کیونکر دُور کئے جاسکتے ہیں؟ نیز لکھتے وقت سیاہی انگلیوں تک لگ جاتی ہے ان سے سیاہی کے نشان کس طرح مٹائے جاسکتے ہیں۔ (سلیمہ از سرگودھا)

(۴) میرے بھائی جان چوہدری ناصر الدین صاحب واقفِ زندگی کے ہاں اللہ تعالےٰ نے ۱۶۔ فروری سنہ ۱۹۵۲ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ مصباحی بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اس کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کیلئے دُعا فرمائیں۔ (مسعودہ بیگم بنت الیاس الدین صاحب اکوٹنٹ بھٹہ A)

(۵) میرا بچہ نسیم الرحمٰن سلمہ جس کی عمر پونے چھ سال ہے ۵۔ فروری کو قرآن شریف حفظ کرنے کی خاطر میں نے اس کو احمد نگر بھیجا ہے۔ اس لئے تمام مصباحی بہنوں سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میرے بچے کو قرآن مجید حفظ کرنے کی توفیق دے اور حقیقی معنوں میں خادمِ احمدیت بنائے اور ہماری مراد بر آئے کہ وہ حافظِ قرآن ہو کر خدا کے نام کو بلند کرے۔ اور ہمیں اور اس کو آپس کی جدائی برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ (نسیمہ بیگم اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب دہلوی از کوئٹہ ۲۰:۳۱۵۰ مکان ۳۴/۲ نیپر لائن کوئٹہ)

(۶) ایک دفعہ مصباح میں مسز عبدالقادر نے بالوں کو گرنے سے بچانے کے لئے ایک دوائی تحریر کی تھی۔ یعنی "تونمبر کے بیج" لیکن یہ دوائی ایسی ہے کہ اوّل تو اسے کوئی کیمسٹ سمجھتا ہی نہیں یا سرے سے انکار ہی کر دیتا ہے۔ اگر اس کا کوئی عام فہم نام انہیں یاد ہو تو بذریعہ مصباح مطلع کریں۔ شکریہ۔ (امۃ النصیر شاہدہ ربوہ)

(۷) میرے ابا جان ماہ اپریل میں عراق سے کراچی تشریف لا رہے ہیں۔ مصباحی بہنیں دُعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ابا جان کو بخیر و خوبی منزلِ مقصود پر پہنچ جائیں۔ آمین!
(سیدہ رفعت جہاں آرا مارلالوکھیت روڈ۔ کراچی)

(۸) مجھے "ستاروں کے قافلے" والی نظم درکار ہے کوئی مصباحی بہن بذریعہ مصباح مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (الف۔خ۔ربوہ)

(۹) چلڈرن ڈے۔ ربوہ میں ۱۴۔ مارچ کو چلڈرن ڈے منایا گیا۔ ایک جلسہ میں بچوں کی حفاظت، صحت، خوراک وغیرہ کے متعلق مضامین سُنائے گئے اور بچوں کو وزن کیا گیا۔ اوّل اور دوم آنے والے بچوں کو انعام دیا گیا۔

خوفناک چٹان

حفیظ الرحمٰن واحد

انگریزی سے آزاد ترجمہ

(۱)

ایبٹ خانقاہ کے پاس بیٹھا نہ جانے کن خیالات میں غرق تھا۔ اس کے چہرے سے انتہائی فکر اور غم کے آثار نمایاں تھے۔ اس نے اپنے دائیں ہاتھ کو جس کے ساتھ وہ اب تک اپنی پیشانی کو سختی سے ملتا رہا تھا ڈھیلا چھوڑ کر اپنے زانو پر دے مارا جس سے خانقاہ کی خاموش اور مقدس فضا میں ارتعاش سا پیدا ہوا اور پھر خاموشی ہوگئی۔ ایک قلیل وقفے کے بعد اس نے اپنا معصوم اور بارعب چہرہ اوپر اٹھایا اور ایک اچٹتی سی نظر وسیع نیلے سمندر پر ڈالی۔ اور پھر وہ اس چٹان کی طرف دیکھنے لگا جو کہ سطح سمندر سے تھوڑی سی ابھری ہوئی تھی۔

اس نے ایک سرد آہ کھینچی اور کہا۔

"خدا جانے کب تک طوفان میں بھولے بھٹکے جہاز اس خوفناک چٹان سے ٹکراتے رہیں گے۔ چٹان کے ارد گرد کودتی لہروں کے درمیان ایک پھیلتا ہوا دھماکا دل کو کتنا ہیبتناک معلوم ہوتا ہے۔ موت کے شور میں بے بس لوگوں کی چیخیں مشکل سے مجھ تک پہنچتی ہیں۔ تاہم ابھی میرے کان ان کو سننے کی طاقت رکھتے ہیں۔ آہ! میں اتنے مردوں، عورتوں اور معصوم بچوں کی چیخیں نہیں سن سکتا۔ میں ان کو اس طرح ڈوبتے ......"

اس کے آنسو اس کا نورانی چہرہ طے کرتے ہوئے داڑھی کو تر کرنے لگے۔ اس نے چٹان پر سے نظریں ہٹالیں اور پھر کچھ سوچنا شروع کر دیا۔ یکایک اس کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا۔

"میں ضرور ان کی جانیں بچانے کی کوشش کروں گا۔"

اس نے خوشی سے چلا کر کہا۔

(۲)

صبح کا خوشگوار موسم تھا۔ سمندر کی سطح بہت دور تک بالکل ساکن دکھائی دیتی تھی۔ معمول کے خلاف آج آسمان بالکل صاف اور روشن تھا۔ سنہری اور چمکدار دھوپ بڑی بھلی معلوم ہو رہی تھی۔ ایبٹ اپنی چھوٹی سی کشتی میں سوار چٹان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ چٹان کے قریب جا پہنچا۔ کشتی کا لنگر پھینکا اور چٹان پر اتر گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بوائے٭ جس کے اوپر ایک گھنٹی بندھی تھی۔ اس نے "بوائے" کو ایک چند فٹ لمبی مضبوط زنجیر کے ساتھ چٹان کے اوپر باندھ دیا۔

اب وہ خوش تھا ..... بہت خوش۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی مخلوق کے لئے اس نے ایک بڑا کام سرانجام دیا تھا۔ صبح کی ٹھنڈی ہوا اس کی خوبصورت داڑھی کو چھیڑتی ہوئی چل رہی تھی۔ گویا اس کے نیک کام پر داد دے رہی ہو۔ ایبٹ تھوڑی دیر خوشی سے وہاں ٹہلتا رہا اور پھر کشتی پر سوار ہو کر خانقاہ کی جانب روانہ ہوگیا۔

جب کبھی طوفان آتا چٹان پانی کے نیچے چھپ کر نظروں سے اوجھل ہو جاتی مگر وہ زنجیر سے بندھا ہوا "بوائے" پانی کی سطح کے اوپر زور زور سے ہچکولے کھانے لگتا اور

٭ پانی کی سطح کے اوپر تیرتا ہوا ایک لنگر نما نشان جس سے سمندر میں جہازوں کو راستہ دکھایا جاتا ہے۔ انگریزی میں اسے "بوائے" کہتے ہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُس کے اُوپر بندھی ہوئی گھنٹی ٹن ٹن بجنے لگتی۔ گھنٹی کی آواز سُن کر بھُولے بھٹکے جہاز خطرے سے آگاہ ہو جاتے اور ادھر کا رُخ نہ کرتے۔ اور جہاز کے تمام مسافر ایبٹ کو دلی دعائیں دیتے ہوئے صحیح راستے کی طرف روانہ ہو جاتے۔

---

(۳)

شام ہونے کو تھی۔ سورج کی چند آخری کرنیں سمندر کی خاموش سطح پر چمک رہی تھیں۔

ریلف اپنے ہلکے اور تیز رفتار جہاز کو چٹان سے کافی فاصلے پر چھوڑ کر ایک کشتی کے ذریعے چٹان کی طرف آرہا تھا۔ اس کے ساتھ اس کے چند مہیب شکل ساتھی بھی تھے۔

ریلف ایبٹ سے بہت جلتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ سمندر میں روز طوفان آئے۔ بھاری بھر کم سُست رفتار جہاز اپنا راستہ بھُول جائیں اور وہ اُن پر حملہ آور ہو کر تمام مال لُوٹ لے اور مسافروں کو قتل کر دے۔

وہ بہت سخت دل تھا...... ہاں! اس چٹان سے بھی زیادہ سخت دل جس پر وہ اس وقت قدم رکھ رہا تھا۔

اس نے چٹان پر اُترتے ہی سکاٹ لینڈ کے ساحل پر ایک طائرانہ نظر ڈالی اور تیز قدموں کے ساتھ "بوائے" کے اُوپر بندھی ہوئی گھنٹی کے قریب جا پہنچا۔ کچھ دیر نہایت مکروہ مسکراہٹ کے ساتھ اس نے گھنٹی کو دیکھا۔ پھر ایک خوفناک قہقہہ لگایا اور گھنٹی کو کاٹ کر سمندر میں پھینکدیا۔ ایک ہلکی "شڑاپ" کی سی آواز پیدا ہوئی اور گھنٹی سمندر کی وسیع گہرائیوں میں اُتر گئی۔

"اب جہاز والے ایبٹ کو دُعائیں نہیں دیں گے۔"

اُس نے گردن اکڑا کر نہایت غرور سے کہا۔ اور ساتھیوں سمیت کشتی میں بیٹھ کر جہاز کی جانب روانہ ہو گیا۔

---

(۴)

سورج کو غروب ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی۔ آسمان پر ہلکے ہلکے بادل نہایت سُرعت کے ساتھ اِدھر اُدھر تیر رہے تھے۔ گویا آج کسی اہم کام میں مشغول ہیں۔

سمندر کے پانی میں کچھ خاص سکون نہ تھا۔ کئی دفعہ چھوٹی اور بڑی بڑی لہریں اُٹھتیں اور چٹان کے اُوپر سے گزر جاتیں جس سے لمحہ بھر کے لئے چٹان کی پتھریلی سطح نظروں سے غائب ہو جاتی۔

رات بڑھ رہی تھی۔ کبھی کبھار بھاگتے ہوئے بادلوں کے پیچھے سے خوبصورت چاند سمندر کی طرف دیکھ لیتا جس سے تمام سطح پر ایک نور سا پھیل جاتا مگر جلد ہی پھر تاریکی ہو جاتی۔

ایک مسافر جہاز جو اس تاریکی میں رفتار کی تیزی کو خطرہ کا نتیجہ نکالتا تھا آہستہ آہستہ جانب منزل بڑھ رہا تھا اسے معلوم نہ تھا کہ بحری ڈاکو ریلف کا ہلکا پھلکا تیز رفتار جہاز سُرعت کے ساتھ اس کا پیچھا کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ دونوں کے درمیان کچھ زیادہ فاصلہ نہ رہا۔ تھوڑی ہی دیر میں ریلف نے اپنے ساتھیوں سمیت مسافر جہاز پر حملہ کر دیا۔ مسافر اس اچانک حملے سے پریشان ہو گئے۔ اور دیر تک ان مسلح ڈاکوؤں کا مقابلہ نہ کر سکے۔ بہت سے مرد عورتوں اور معصوم بچّوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا۔ ریلف مالا مال ہو کر وہاں سے روانہ ہوا۔ چاند اِس نظارہ کی تاب نہ لاتے ہوئے گہرے بادلوں میں چھُپ گیا۔

آسمان بالکل تاریک تھا۔ ہلکے ہلکے بادل گہرے سیاہ ہو چکے تھے۔ آنکھیں کام نہ دیتی تھیں مگر سمندر کی لہروں کا دھیما شور برابر کانوں تک پہنچ رہا تھا۔ یکایک سمندر جوش میں آیا اور اس کی لہریں بادلوں کی جانب اُٹھنے لگیں گویا مدد طلب کر رہی ہوں۔

بادلوں کے فرائض کا وقت آچکا تھا۔ آسمان پر ایک گرج پیدا ہوئی اور بادل پانی کی شکل میں سطح سمندر پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُترنے شروع ہو گئے۔ موسم کی اس اچانک تبدیلی سے ریلیف دانستہ بھول گیا۔ اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کس طرف جائے حالانکہ روزانہ وہ اسی سمندر پر دوڑتا پھرتا تھا۔
"کاش میں گھنٹی کی آواز سُن سکتا" اس نے ایک سرد اور لمبی آہ بھر کر کہا۔
وہ بہت خوفزدہ تھا۔ آج پہلی دفعہ وہ کچھ خطرہ محسوس کر رہا تھا۔ وہ انہیں خیالات میں غرق تھا کہ جہاز نے زور سے ہچکولا کھایا۔ اس بھیانک موسم میں ایک خوفناک دھماکا پیدا ہوا اور اس کا جہاز نمی چٹان کے ساتھ ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا۔
بجلی زور سے کڑکی اور چمک کر بادلوں کو یہ خوفناک مگر عبرت انگیز نظارہ دکھانا چاہا مگر ریلیف اپنے ساتھیوں سمیت سمندر کی تہہ میں جا چکا تھا۔

رپورٹ لجنہ اماء اللہ کماسی (گولڈ کوسٹ) ویسٹ افریقہ

خدا کے فضل و کرم سے جبکہ ظاہری طور پر کوئی صورت نہ تھی ہماری ناچیز و حقیر سعی نے ان حبشیوں میں بیداری کی رُوح پیدا کر دی۔ یعنی ہمارے آقا کی جاری کردہ لجنہ اماء اللہ کا از سر نو افتتاح ۲۲۔ فروری بروز جمعہ اس عاجزہ کے گھر پر ہوا۔ گو نام کے لئے یہاں لجنہ مدت سے تھی مگر کام اور حقیقت سے نا آشنا۔ مرکز سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور ہمارے آقا کی دعاؤں کے نتیجہ میں آج یہ خوشی کا دن نصیب ہوا کہ ہم گولڈ کوسٹ میں لجنہ قائم کرنے میں کامیاب ہوئے مگر اسکے ساتھ ساتھ کام کی استواری اور اسکو احسن بنانے کے لئے بہت سی مشکلات اور ذمہ داریاں بڑھ گئیں جیسکے عمدگی سے سر انجام پانے کیلئے از حد دُعاؤں کی ضرورت ہے۔

کارگزاری جلسہ بعد نماز جمعہ جلسہ شروع ہوا۔ حاضرات کی تعداد ۶۰۔۷۰ کے درمیان تھی جو کہ اُمید سے بہت زیادہ تھی۔ جلسہ کی صدارت ہماری افریقن بہن مامی سلامتو نے کی جلسہ کلام پاک کی تلاوت سے شروع ہوا۔ تلاوت عاجزہ نے کی۔ اس کے بعد محترمہ اہلیہ مسعود صاحب نے اپنا مضمون پڑھ کر سُنایا۔ پھر عاجزہ نے اپنی تقریر میں حاضرات کو مخاطب کرتے ہوئے لجنہ کے قیام کا مقصد اور اسکے فوائد بتاتے۔ نیز دینی تعلیم حاصل کرنا اس لجنہ کا اصل مقصد بتلایا۔ خواتین قرونِ اولیٰ کے کارنامے بتلائے کہ انہوں نے اسلامی تعلیم پر عمل کر کے کیا کیا عظیم الشان کام کئے۔ اور یہ کہ ان کے ذریعہ سے اسلام نے کس قدر ترقی کی وغیرہ وغیرہ۔ پھر بعد میں میں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے وہ ۷ سُنہری اصول جو لجنہ کے قواعد و ضوابط میں درج ہیں ایک ایک کو پڑھ کر تفصیل سے سمجھایا۔ عورتوں نے جلسہ میں نہایت دلچسپی سے حصہ لیا۔ پھر صدر صاحبہ نے اپنی افریقن بہنوں کو اپنی زبان میں کچھ نصیحتیں کہیں کہ اللہ تعالےٰ نے تم کو خدمت دین کرنیکا بہترین موقع دیا ہے۔ اس سے فائدہ اُٹھانا تمہارے لئے لازمی ہے۔ پھر تمام حاضرات نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت آپا جان کی خدمت میں دُعا کی درخواست کی۔ پھر چند منٹ تک حاضرات کے سامنے یہ بات پیش کی کہ کام کس طرح کرنا ہے۔ نیز چندہ کی وصولی کے طریق پر بحث کی گئی۔ اس کے بعد عاجزہ نے حاضرات سمیت عربی دُعائیں بلند آواز سے پڑھ کر لمبی دُعا کی۔ اس کے بعد یہ کامیاب مجلس اچھی فضا میں برخاست ہوئی۔ فقط۔ والسلام

شمہ اہلیہ ڈاکٹر سید سفیر الدین بشیر احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عدلِ فاروق رضؓ

نصرت قیوم بٹالوی

خاورِ مشرق اپنی آرامگاہ میں منہ چھپا رہا تھا —— زندانِ مصر میں کچھ قیدی صحن میں بیٹھے مختلف موضوعات پر رائے زنی کر رہے تھے کہ دو سپاہی ایک نئے قیدی کو زنجیر و سلاسل میں پابند خراماں خراماں لے کر آئے۔ نووارد کی نگاہیں جھکی ہوئی تھیں اور چہرے سے حزن و ملال ٹپک رہا تھا۔ جونہی وہ قریب پہنچا سب اپنی باتیں چھوڑ کر اسکی طرف متوجہ ہو گئے اور اس سے اس کے جرم کے متعلق پوچھنے لگے۔ اجنبی نے اِدھر اُدھر دیکھا اور ایک ٹھنڈی سانس بھر کر بولا۔

"آج تک تو مجھے یہی علم تھا کہ جو کوئی چوری کرتا ہے ڈاکہ ڈالتا ہے، قتل کا مرتکب ہوتا ہے جیل بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن اس امر کا انکشاف اب ہوا کہ بسا اوقات بیگناہ انسان بھی موردِ عتاب سمجھا جاتا ہے۔"

"آخر پھر بھی تمہارا کوئی جرم تو ہو گا ہی جس کے بدلے تمہیں یہ جگہ دیکھنی نصیب ہوئی۔" قیدیوں میں سے ایک نے استفسار کیا۔

"بھائی میرا جرم غربت اور کم مائیگی ہے۔ میں نے صرف اسی قدر جرم کیا ہے کہ عمرو بن العاص کے بیٹے عبداللہ نے میرے ساتھ گھوڑا دوڑایا جس میں میری جیت ہوئی۔ عبداللہ آگ بگولا ہو گیا اور مجھے کوڑے مارنے لگا۔ کوڑے مارتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا میں امیرزادہ —— گورنر کا بیٹا اور تو ایک معمولی آدمی پھر تو میری برابری کرے۔ جب عمرو بن العاص کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو بجائے اس کے کہ وہ اصل واقعہ کی تحقیق کر کے ظلم کی بیخ کنی کرتے انہوں نے میری گرفتاری کا حکم دیا اور اسی جرم کی سزا میں آپ مجھے یہاں دیکھ رہے ہیں۔"

"لیکن کیا تم نے اس واقعہ کی اطلاع امیرالمومنین کو نہیں دی؟"

"عمرو بن العاص نے مجھے جیل تک پہنچایا اب اگر میں اس کی شکایت لیکر عمر ابن الخطابؓ کے پاس جاتا تو خدا جانے میرے ساتھ کیا سلوک ہوتا۔ وہ گورنر اور میں ایک غریب آدمی چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک۔"

"نہیں نہیں۔ یہ تمہاری بھول ہے میرے بھائی! حضرت عمرؓ کے دربار میں شاہ و گدا کا کوئی امتیاز نہیں بلکہ انصاف کا دروازہ ہر ایک کے لئے کھلا ہے۔ اگر تم یہ واقعہ اُن کے کانوں تک پہنچا دیتے تو بخدا نوبت کبھی بھی یہاں تک نہ پہنچتی۔ کیا تم نے جبلہ بن الایہم امیر غسان کا واقعہ نہیں سنا۔ جو ابھی تازہ ہی ہے؟"

"میں امیر غسان کا واقعہ نہیں جانتا" نووارد نے جواب دیا۔

"اچھا تو سنو۔ جب جبلہ بن الایہم غسانی مشرف باسلام ہونے کے لئے حج کے موقع پر آیا تو کعبہ کے طواف میں اسکی چادر کا گوشہ ایک شخص کے پاؤں کے نیچے آ گیا۔ جبلہ نے اسکے منہ پر تھپڑ کھینچ مارا۔ اس نے بھی برابر کا جواب دیا۔ جبلہ غصے سے بیتاب ہو گیا اور حضرت عمرؓ کے پاس آیا۔ حضرت عمرؓ نے اسکی شکایت سن کر کہا کہ تم نے جو کچھ کیا اسکی سزا پائی۔ اُس کو سخت حیرت ہوئی اور کہا "ہم اس رتبہ کے لوگ ہیں کہ اگر کوئی شخص ہمارے ساتھ گستاخی سے پیش آئے تو قتل کا مستحق ہوتا ہے۔" حضرت عمرؓ نے فرمایا "جاہلیت میں ایسا ہی تھا لیکن اسلام نے پست و بالا کو ایک کر دیا اور مسلمان خواہ امیر ہوں یا غریب سب برابر ہیں۔" جبلہ نے کہا اگر اسلام ایسا ہی مذہب ہے جس میں شریف و رذیل کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ تمیز نہیں تو میں اسلام سے باز آتا ہوں۔ غرض وہ چھپکر قسطنطنیہ چلا گیا اور چالیس ہزار غسانیوں کے ساتھ حملہ کی تیاری شروع کر دی لیکن حضرت عمرؓ نے اس کی خاطر قانون انصاف کو نہیں بدلنا چاہا۔"

"لیکن اس سے بھی تازہ واقعہ تو خود عمرو بن العاص کا ہے" قیدیوں میں سے دوسرے نے کہا "جب حضرت عمرؓ کو پتہ لگا کہ عمرو بن العاص عیش و عشرت سے زندگی بسر کرتا ہے اور حکومت کے خزانے سے اپنے مصرف کے لئے روپیہ لیتا ہے تو انہوں نے محمد بن مسلمہ کو ایک خط دیکر گورنر مصر کی جانب روانہ کیا جس میں لکھا تھا کہ "رعایا کا مال رعایا کے لئے ہی ہوتا ہے کوئی وجہ نہیں کہ تم دوسروں کے پیسے کو اپنے استعمال میں لاؤ۔ اپنی ضروریات کے لئے تم کو روپیہ بھی خود پیدا کرنا چاہیئے" جب عمرو بن العاص کو یہ خط ملا تو انہوں نے نہایت حسرت سے کہا "خدا کی قدرت ہے زمانہ جاہلیت میں میرا باپ جب کمخواب کی قبا زیب بدن کرتا تھا اور زر و جواہر لٹا دینا کھیل سمجھتا تھا تو خطاب (حضرت عمرؓ کے والد) سر پر لکڑی کا گٹھا لادے پھرتا تھا آج اسی خطاب کا بیٹا مجھ پر حکومت جتا رہا ہے اور مجھ سے کہہ رہا ہے کہ میں ایندھن کے لئے لکڑیاں بھی خود کاٹ کر لاؤں"

یہ سُنکر نوارد قیدی نے سر اُوپر اُٹھا کر کہا۔

"میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں یہاں سے رہا ہوتے ہی سب سے پہلے اپنی فریاد حضرت عمرؓ کے پاس لے کر جاؤں گا اور امیرالمومنین اس ظلم سے ناواقف نہیں رہیں گے"

"ہاں تم ضرور جانا امیرالمومنین تمہارا انصاف کریں گے۔ بلکہ اگر تم ذرا عجلت سے کام لیتے تو یہاں تک پہنچنے کی نوبت ہی نہ آتی" دو تین اشخاص نے بیک زبان کہا۔

اب رات کی تاریکی ہر سُو پھیل چکی تھی۔ تمام قیدیوں نے اپنے اپنے کمروں کی راہ لی۔ لیکن اُس نئے قیدی کی رفتار سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اُس کے دل سے بہت بڑا بوجھ اُتر چکا ہے اور اُس کے دل میں پہلی سی گھبراہٹ اور بے چینی باقی نہیں۔

قیدی خلیفۂ وقت کے دربار میں!

قید کی مدت پوری ہو جانے کے بعد قیدی نے مدینے کی راہ لی تاکہ امیرالمومنین کی خدمت میں حاضر ہو کر فریاد کر سکے۔ وہ اس جگہ اجنبی تھا اور راستوں سے ناواقف۔ لوگوں سے پوچھتا پوچھتا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا کہ اس نے راہ میں ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا جسم پر اونٹ کے بالوں کا معمولی لباس، سفید داڑھی، نگاہیں نیچی اور باوقار چال۔ اجنبی نے قریب ہو کر سلام کیا اور وعلیکم السلام کے ساتھ ہی اجنبی کے کانوں نے ایک شفقت بھری آواز سُنی۔

"تم اس جگہ نووارد معلوم ہوتے ہو؟"

"جی ہاں!"

"کہاں جانا ہے؟"

"میں حضرت عمرؓ کے دربار میں فریاد لیکر آیا ہوں اور میں نے وہاں ہی جانا ہے"

"میرے ساتھ آؤ میں تمہیں وہاں تک پہنچا دوں"

لیکن ابھی دونوں چند قدم ہی چلے ہوں گے کہ لوگوں نے امیرالمومنین سلام، امیرالمومنین سلام کہہ کر اجنبی کو چونکا دیا اور اُسے معلوم ہو گیا کہ جو شخص معمولی لباس پہنے محبت سے اُس کی راہنمائی کر رہا ہے وہ خود ہی شہنشاہ اسلام ہے۔ وہ حضرت عمرؓ کے قدموں میں گر پڑا اور کہا۔

"امیرالمومنین! میں آپ کی خدمت میں ہی ایک عرض لیکر آیا ہوں"

خلیفۂ وقت نے شفقت سے اپنا ہاتھ اُس کی پُشت پر رکھ دیا اور کہا۔

"میرے عزیز! تم تھکے ہوئے دکھائی دیتے ہو چل کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ دیر آرام کرو پھر باتیں ہوں گی"۔

اور جب تھکان دُور کرنے کے بعد اجنبی نے حضرت عمرؓ کے سامنے کل ماجرا بیان کیا تو غصے سے آپ کا چہرہ تمتما اٹھا لیکن اجنبی سے انہوں نے صرف اسی قدر کہا کہ حج کے ایام نزدیک آرہے ہیں تم بے شک یہاں ٹھہرو اس کے بعد انشاء اللہ تمہارا فیصلہ ہو جائے گا۔ اُدھر انہوں نے عمرو بن العاص کو ایک خط بھجوا دیا کہ تم اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر حج کے موقع پر پہنچو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

. . . .

. . . .

. . . . خط دیکھ کر انہوں نے حج پر آنے کی تیاری شروع کر دی۔ یہ بات تو کبھی اُن کے خیال میں آ ہی نہیں سکتی تھی کہ مصری کبھی مدینے پہنچ کر خلیفۂ وقت کے دربار میں بھی فریادی ہو گا۔

حج کی سعادت نصیب ہو چکی تو حضرت عمرؓ نے دُور و نزدیک سے آئے ہوئے سب افسروں کو دربار میں آنے کا حکم دیا۔ اسی دربار میں عمرو بن العاص اور عبداللہ بھی آئے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ نے مصری کو قریب بلایا اور ایک کوڑا اُس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم اپنا بدلہ لے سکتے ہو۔ جتنے کوڑے تمہیں عبداللہ نے لگائے تھے اتنے ہی تم اسے لگاؤ"۔

عمرو بن العاص تو تلملا رہا تھا لیکن حضرت عمرؓ کے رعب کی وجہ سے کچھ بول نہیں سکتا تھا۔ جب مصری سو کوڑے لگا چکا تو بولا۔

"یا امیرالمومنین میرا بدلہ اُتر چکا"۔

"تم اگر اس وقت چاہو تو عبداللہ کے باپ کو بھی کوڑے لگا سکتے ہو جس نے ظالم کو ظلم کی اجازت دی"۔

"نہیں۔ بس اتنا ہی کافی ہے"۔

عمرو بن العاص کو اب تمام واقعہ کا علم ہو چکا تھا اور وہ دل میں شرمندہ بھی ہو رہا تھا۔ دربار برخاست ہوا تو اس نے حضرت عمرؓ سے معافی مانگی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

"تمہیں سلطنت اس لئے نہیں دی گئی کہ تم خدا کی مخلوق پر ناحق ظلم کرو اور ظلم کو بڑھاؤ۔ جو لوگ ماں کے بطن سے آزاد پیدا ہوئے ہیں تمہیں کوئی حق نہیں کہ انہیں غلام بناؤ۔ کیا تمہیں وہ دن یاد نہیں جس دن تم سے تمہاری رعایا کے متعلق پرسش کی جائے گی"۔

تب عمرو بن العاص نے وعدہ کیا کہ آئندہ وہ انصاف سے کام لیں گے اور ناحق کسی پر ظلم نہیں کریں گے۔

اس واقعہ سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ حضرت عمرؓ کو سیاست و تدبر میں جو کمال حاصل تھا کسی فرمانروا اور مدبر کے حالات میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ ان کی حکومت کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ آئینِ حکومت میں شاہ و گدا، شریف و رذیل، عزیز و بیگانہ سب کا ایک رتبہ تھا اور ان کا ہر فیصلہ انصاف اور حق پر مبنی ہوتا تھا۔ کیا آج کی مادی دُنیا میں بڑے بڑے دعوے کرنیوالے رہنماؤں یا قائدوں میں سے کوئی ایسی ایک بھی مثال پیش کر سکتا ہے؟

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کیلئے

ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت ہے۔ لیاقت کم از کم بی۔ اے ہو۔ بی۔ اے کے لگ بھگ تعلیم والی بہنوں کی درخواست پر بھی غور کیا جائیگا۔ رہائش کیلئے کوارٹر دیا جائیگا۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ خواہش مند بہنیں جلد از جلد درخواستیں بھجوائیں! والسلام

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صد ۲۴ "زمانہ حمل"

رات کے وقت نیند کم از کم آٹھ گھنٹوں کی ہونی لازمی ہے۔ کمرہ ہوادار ہو۔ کھڑکیاں اور روشندان کھلے رکھنے چاہئیں۔ بستر بہت بھاری اور زیادہ کپڑوں والا نہ ہو۔ اور اگر ممکن ہو تو کمرہ علیحدہ ہونا چاہیئے۔

آرام میں ذہنی سکون اور اطمینانِ قلب بھی شامل ہے۔ زمانہ حمل میں عورت کو زیادہ سے زیادہ خوش رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور لواحقین کا فرض ہے کہ وہ اس زمانہ میں عورت کے سامنے کوئی ایسی بات نہ کریں جو اس کے لئے رنج اور پریشانی کا باعث ہو۔

والدین اگر تندرست اور توانا بچوں کے خواہشمند ہوں تو انہیں چاہیئے کہ وہ خود تندرست و توانا رہنے کی کوشش کریں اور خاص طور سے مائیں اس بات کا خاص خیال رکھیں۔ ہمارا طرزِ تمدن ایسا ہے کہ اکثر گھرانوں کو اکٹھے رہنا پڑتا ہے اور اکثر اوقات گھریلو جھگڑے حاملہ عورتوں پر اثر انداز ہوتے ہیں جس کے نتیجہ میں بچے بیمار اور کمزور پیدا ہوتے ہیں۔ ماں کا چڑچڑا مزاج جو ان نئے جھگڑوں کا نتیجہ ہوتا ہے بچوں میں پایا جاتا ہے۔ اسی طرح حمل کے زمانہ میں خوفزدہ رہنے والی اور زود رنج ماں کی طبیعت پیدا ہونے والے بچوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ چنانچہ حاملہ عورت کی زندگی پُرسکون ہونی چاہیئے۔ جہاں اس کا دل پریشانیوں سے خالی ہو وہاں زندگی کے ہم و غم اُسے متفکر یا مغموم نہ کریں۔ تاکہ پیدا ہونیوالے بچے ذہین اور صحت مند ہوں۔

اس زمانے میں تمام پریشانیوں سے خالی الذہن ہونا ناممکن ہے تاہم کوشش ضرور ہونی چاہیئے کہ پریشانیاں کم از کم ہوں۔ بعض عورتیں ہونے والے بچے کے خرچ اخراجات کے متعلق سوچ کر پریشان ہوتی ہیں۔ اس کا نتیجہ صرف یہ ہوتا ہے کہ ان میں وضع حمل کی تکلیف برداشت کرنے کی طاقت کم ہوتی ہے اور پیدا ہونیوالا بچہ بھی دُنیا کے معاملات پر اسی زاویہ سے نظر ڈالتا ہے جس سے اس کی ماں سوچنے کی عادی تھی۔

غسل۔ چوتھی چیز غسل ہے یہ غسل کرنے کی جس طرح پہلے عادت ہو اُسے جاری رکھا جائے۔ بہت گرم یا سرد پانی استعمال کرنے سے احتیاط رکھنی چاہیئے۔ باقاعدہ غسل بجائے خود ایک ٹانک ہے جو جسم کے لئے ضروری ہے۔ اس سے طبیعت میں شگفتگی پیدا ہوتی ہے۔

سفر۔ زمانہ حمل کے پہلے نصف حصے میں سفر کرنا نقصان دہ نہیں ہے لیکن یہ سفر ابتدائی دنوں میں نہیں ہونا چاہیئے۔ آخری دنوں میں اگر سفر میں آرام کا خیال خاطر خواہ رکھا جا سکے تو سفر کرنا مضر نہیں ورنہ اگر نہ کیا جائے تو بہتر ہے۔

ان دنوں میں قبض کی شکایت عام طور پر ہو جاتی ہے اور یہ ورزش اور پانی کے کم استعمال اور ورزش نہ کرنے سے ہوتی ہے۔ روزانہ کم از کم ایک دفعہ ضرور اجابت ہونی چاہیئے۔ اور رفع حاجت کے لئے مناسب وقت ناشتہ کے بعد کا ہے۔ اگر نہ ہو تو بھی کوشش ضرور کرنی چاہیئے۔ اگر روزانہ وقت پر اجابت نہ ہونے پر بھی رفع حاجت کی کوشش جاری رکھیں تو قبض کی شکایت دُور ہو سکتی ہے۔ اور یہ سب دواؤں سے بہتر ہے۔ کبھی کبھی کسٹرائیل کا استعمال فائدہ مند ہوتا ہے لیکن روزانہ بلاناغہ استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بعد پھر قبض کا احتمال ہوتا ہے۔ سخت جلاب ہرگز نہیں لینا چاہیئے۔ سٹرلٹ یا فروٹ، فلوئڈ منگنیشیا، پیرافین آئیل اور ملک آف مگنیشیا کا استعمال مناسب ہے۔ ملک آف مگنیشیا سینے کی جلن وغیرہ کے لئے بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔

پیشاب۔ حاملہ عورت کو اپنے پیشاب کا معائنہ کرواتے رہنا چاہیئے۔ اس طرح سے بار بار قے یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیہوشی کے دورے پڑنے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس کی روک تھام پہلے سے ہی کی جا سکتی ہے۔ اگر پیشاب معمول کے مطابق ہو تو مہینے میں ایک بار معائنہ کافی ہے۔ اور اگر اس میں البیومن شامل ہو تو ہر ہفتے معائنہ کروانا چاہیئے۔

کپڑے ۔ موسم کے لحاظ سے ہونے چاہئیں کہ تمام اعضاء آسانی سے حرکت کر سکیں۔

دانتوں کی حفاظت اور صفائی ۔ بھی باقاعدگی سے ہونی چاہیئے اور خاص طور سے زمانہ حمل میں کم از کم دن میں دو دفعہ یعنی ہر کھانے کے بعد دانتوں کی صفائی کرنی چاہیئے۔ اگر دانت صاف نہ ہوں گے تو غذا کے ہضم ہونے میں دیر ہوگی۔ سینے میں جلن اور پیٹ کے نفخ کا احتمال ہوگا۔

زمانہ حمل میں اپنی صحت کا ماہوار معائنہ کرواتے رہنا نہایت ضروری ہے اس سے عورت اور بچے کی صحت ٹھیک رہ سکتی ہے۔

آخر میں یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ وضع حمل سے ایک ماہ قبل عورت کو اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ ضروری سامان مثلاً :۔

موم جامہ کی چادریں دو عدد۔ صاف چادریں دو عدد۔ جاذب روئی کے بنڈل۔ لائی سول کسٹرائیل، روغن زیتون، تام چینی کے طشت، گرم پانی کی بوتل، چار فٹ لمبی دو فٹ چوڑی پٹیاں جن میں پن لگے ہوں اور گلیسرین وغیرہ منگوا لینی چاہیئے۔ زچہ کے لئے ایسے کمرہ کا انتخاب کرنا چاہیئے جو روشن اور ہوادار ہو۔ اس کی پہلے سے خوب صفائی کروا کر زائد سامان منتقل کر دینا چاہیئے۔

ڈاکٹر، نرس یا سند یافتہ تجربہ کار دایہ کا پہلے سے انتظام رکھنا چاہیئے۔ غیر سند یافتہ دایہ کی خدمات بعض اوقات جان لیوا ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے ہسپتال کی ڈاکٹر جن سے زچہ ایام حمل میں ماہوار معائنہ کرواتی رہی ہو ان کے مشورہ سے کسی قابل عورت کو منتخب کرنا چاہیئے۔

ربوہ میں نظر آتا ہے جلوۂ جانانہ!

(محترم اکمل صاحب)

کہتے ہیں تجھے اکثر اے اکملؔ فرزانہ!
سودائی ہو سودائی۔ دیوانہ ہے دیوانہ

صدیوں سے فروزاں ہو عالم میں درخشاں ہے
اس شمعِ رسالت کا اک میں بھی ہوں پروانہ

قربان دل و جاں سے محبوب کہا جس نے
ربوہ میں نظر آتا ہے جلوۂ جانانہ

تھوڑی سی زمیں مل جائے اس دل کی کلی کھل جائے
رہنے کو بنا لوں میں اک چھوٹا سا کاشانہ

یہ وقت اخیری ہے۔ بیماری ہو پیری ہے
بجتی جو نفیری ہو۔ تو کوچ کا پروانہ

توحید سکھائی ہو۔ وحدت بھی بنائی ہے
قربان دل و جانم بر شانِ مسیحانہ

ہے راہ دراز اکملؔ اور وقت بہت ہی کم
ہاں تیز ترک گامے۔ با عزم دلیرانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ نمائش مصنوعات لجنہ اماء اللہ اور ہمارے فرائض

(از بیگم مشتاق احمد صاحب باجوہ سیکرٹری نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ممبرات لجنہ اماء اللہ کو ربوہ میں منعقد ہونیوالی سالانہ نمائش کے بارہ میں اپنے فرائض سے آگاہ کرنے کے لئے شعبہ نمائش لجنہ مرکزیہ کی سکیم شائع کی جاتی ہے۔ امید ہے۔ کہ تمام بہنیں اسے غور سے مطالعہ فرمائیں گی۔ اور سمجھ سکیں گی۔ اور اس کی روشنی میں اپنا سال ۵۳ء کا لائحہ عمل تجویز فرما دیں گی:۔

۱۔ سالانہ نمائش مصنوعات لجنہ اماء اللہ کا مقصد حسب ذیل ہے:۔

(الف) عورتوں میں دستکاری اور فنون لطیفہ کو ترویج و ترقی دینا تا اس سے بیکاری ہٹے اور جماعت کی دولت میں اضافہ ہو۔ اور ہر عورت کے مصروف کار رہنے سے اخلاقی بلندی حاصل ہو۔

(ب) حاصل شدہ آمد کا ایک حصہ معاونت نمائش کیلئے مخصوص کرکے بقیہ کو غریب عورتوں کے لئے مستقل آمد پیدا کرنے پر خرچ کرنا

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے نمائش کے کام میں وسعت پیدا کرنا اور اسے سوائے آخری ایک آدھ ماہ کے سارے سال پر پھیلانا ضروری ہے۔

۲۔ نمائش کے کام کے مندرجہ ذیل حلقے ہوں گے:۔

(۱) اندرون پاکستان۔

ا۔ بڑی شہری لجنات۔

ب۔ کثیر الافراد خاندان۔

ج۔ دیہاتی لجنات۔

د۔ ربوہ کی لجنات محلہ جات۔

(۲) ممالک بیرون۔

ا۔ اندرون پاکستان:۔

ا۔ بڑی شہری لجنات:۔ صدر صاحبات کچھ رقم صاحب استطاعت بہنوں سے قرضہ حسنہ کے طور پر لیکر ابھی سے مختلف چیزیں بننے کے لئے دیدیں۔ اون کا کام۔ جالی کا کام۔ دستی وغیرہ وغیرہ تاکہ سویٹر۔ اسنے رومال۔ ازار بند اور پراندے کثرت سے بنوائے جائیں۔ تاکہ آسانی سے بک سکیں۔ اور یہ کہ ہر کام دستکاری کا بہترین نمونہ ہو۔ تاکہ لوگوں کو کثرت سے خریدنے کی تحریک ہو۔

ب۔ کثیر الافراد خاندان۔ ہر کثیر الافراد خاندان کو عموماً عام ہے نمائش میں ان کی درخواست پر ان کا علیحدہ سٹال لگایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ ان کی مصنوعات کی تعداد اور معیار پایۂ استحقاق کا ہو۔ اس تجویز کا مدعا یہ ہے کہ ہر بڑے خاندان کی جو اپنا الگ سٹال لگائے خدمت دین کی روح کو دیکھکر باقیوں کو بھی تحریک ہو اور پھر یہ بھی کہ اس خاندان کی عورتوں کا سلیقہ اور حسن صنعت بھی دوسروں کے لئے دلچسپی اور کام کی تحریک کا موجب ہو۔

ج۔ دیہاتی جماعتیں۔ دیہات کی صنعت شہروں کی صنعت سے قدرے مختلف ہوتی ہے۔ تجویز ہے کہ دیہاتی صنعت کو نمائش میں نمایاں جگہ دی جاوے۔ دیہات کی لجنات کو چاہیئے کہ ایسی چیزیں تیار کروائیں۔ جو عام طور پر آسانی سے دیہاتی بہنیں بنا سکتی ہیں۔ مثلاً کھجور و ناڑ کی ٹوکریاں، چنگیریں۔ پھلکاریاں لونڈ اند ازار بند۔ دریاں۔ سوت کھدر کروشیا کا کام وغیرہ۔ لجنات صاحب حیثیت بہنوں کو تحریک کریں۔ کہ وہ کچھ روئی دیدیں۔ جو دالنشیرزی بیلیں اور والنٹیرزی کاتیں۔ اور اگر خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے احمدی بافندے مل سکیں تو ان سے مفت کھدر بنوایا جا سکتا ہے ورنہ اجرت دیکر بنوا لیا جاوے۔ لجنات اپنی ممبرات کے لئے ایسا پروگرام بنائیں کہ انہیں سارا سال مصروف رکھا جا سکے۔ ان کی تعداد شہری بہنوں سے زیادہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے انہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ نمائش میں بھی ان کا حصہ ان کی تعداد کی نسبت سے کم نہ ہو۔ بلکہ زیادہ ہی ہو۔ اگر دیہاتی بہنیں شوق اور ہمت سے نمائش کی تیاری میں حصہ لیں گی۔ تو شہری ان کو نمائش دیکھنے کا بھی شوق ہوگا۔ اور اس طرح بھی نمائش کو تقویت حاصل ہوگی۔

۵۔ ربوہ سلسلہ کا مرکز ہے۔ اور چونکہ یہاں کی لجنات براہ راست لجنہ مرکزیہ کی نگرانی میں کام کرتی ہیں اس لئے اس کو معیاری بنانے کیلئے ابھی سے جدوجہد شروع کر دینی ہے۔ لجنات حلقہ جات ربوہ کو چاہیئے کہ وہ اس بارہ میں پورا تعاون فرمادیں۔

۲۔ ممالک بیرون۔

غیر ممالک کی لجنات نمائش میں پورا حصہ نہیں لیتیں۔ اس سال کوشش ہے کہ وہ بھی پاکستان کی لجنات سے پیچھے نہ رہیں۔ وہ ابھی سے اپنے حالات کے مطابق پروگرام بناکر تیاری شروع کر دیں۔ اور ہمیں اپنی مساعی سے آگاہ رکھیں دوسرے ممالک مثلاً ولایات متحدہ امریکہ۔ مغربی افریقہ و یورپ کی لجنات اور جہاں ابھی لجنات قائم نہیں مبلغین کرام کو چاہیئے کہ کام جلسہ سالانہ سے دو ماہ قبل تیار کروا کر بذریعہ بحری گفٹ پارسل یا کسی آنے جانے والے کے ہاتھ بھجوادیں۔

۳۔ لجنہ مرکزیہ۔ یہ ربوہ کا علیحدہ سٹال ہوگا۔ اس طرح اگر ہر بڑی لجنہ مناسب سامان رکھتی ہوتی اور درخواست کی تو علیحدہ سٹال بنوا دیا جاوے گا۔ مناسب ہوگا کہ ان سٹالوں پر کام کے لئے بھی ہر بڑی لجنہ حسب ضرورت تعداد میں اپنی نمائندہ مقرر کر دیں۔ جو لجنہ بیں اپنا علیحدہ سٹال بنانا چاہے وہ بہتر ہے کہ جلدی شعبہ نمائش لجنہ مرکزیہ کو اطلاع کر دے۔

۴۔ ہر بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی چیز پر بنانیوالی کا نام لکھا جاویگا۔ جو چیز فروخت ہو جائیگی اس پر فروخت کی چٹ لگا دی جائیگی اور نمائش کے آخری روز خریدار کو بھجوادی جائیگی۔

۵۔ نمائش میں امتیاز حاصل کرنے والیوں کو انعامات دیئے جائیں گے تا انکی حوصلہ افزائی ہو اور تمام لجنات میں مسابقت کی روح پیدا ہو۔

۶۔ نمائش میں مردوں کیلئے بھی وقت مخصوص کیا جائیگا۔ تا وہ بھی عورتوں کی صنعت کو دیکھ سکیں۔ اور سویٹر رومال جراب وغیرہ وغیرہ اپنی ضرورت کی چیزیں خرید سکیں۔ ممبرات لجنہ کو سامان برائے نمائش کی تیاری میں اسکو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اور مردوں کے ذوق و ضرورت کی اشیاء بھی تیار کرنی چاہئیں۔

تمام صدر صاحبات لجنہ سے درخواست ہے کہ وہ اس سکیم کے پیش نظر اپنے حالات کے مطابق کام کا پروگرام بنائیں اور ابھی سے کام شروع کر دیں۔ کام کیلئے جسقدر سرمایہ کی ضرورت ہو وہ مقامی طور پر مہیا کریں۔ اشیاء کی فروخت پر وہ سرمایہ جو انہوں نے لگایا ہے وہ واپس مل جائیگا۔ سوائے اسکے کہ وہ لینا نہ چاہیں لجنہ کے مجموعی انتظام کے علاوہ انفرادی طور پر جو بہنیں حصہ لینا چاہیں وہ اپنی لاگت بتا دیں۔ اور تحریر فرما دیں کہ وہ یہ رقم لینا چاہتی ہیں یا لجنہ کو ہبہ کرتی ہیں۔

بالآخر گذارش ہے کہ اپنی ہفتہ واری پندرہ روزہ یا ماہانہ رپورٹ میں اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی تفصیل دیتی رہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں شاندار کامیابی بخشے اور ہمیں اپنی رضا عطا فرمائے۔ کہ حقیقی مقصود ہر دینی اور قومی کام کا یہی ہے ؛

لجنہ اماء اللہ کے وفد کی محترمہ مس فاطمہ جناح صاحبہ سے ملاقات

نو مارچ بروز اتوار لجنہ اماء اللہ کے وفد نے محترمہ مس فاطمہ جناح صاحبہ سے ملاقات کی۔ اور ان کی خدمت میں قرآن مجید انگریزی کی جلد لجنہ اماء اللہ کی طرف سے پیش کی۔ نیز لجنہ اماء اللہ کی تنظیم اور سرگرمیوں کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المائدہ

گوشت اور بیسن کے کباب

گوشت دو سیر - گھی تین پاؤ - لونگ الائچی دارچینی زیرہ زعفران دو ماشہ - پیاز پاؤ بھر - دہی آدھ پاؤ - خشخاش ایک تولہ - چنے کی دال ایک چھٹانک - مرچ سیاہ چھ ماشہ - میدہ آدھ پاؤ - نمک چار تولہ - پہلے مصالحہ میں گوشت کی یخنی تیار کیجیئے - اس یخنی کو اتنا آدھ کچھ پکا رکھیئے کہ جب میں اس میں ڈالکر گلائی جاسکے - اور گوشت چھان کر پانچ مرتبہ گھی میں بگھار دیجئے - پھر چنے کی دال ڈالکر جوش دیجیئے - اس کے بعد دال میں میدہ ڈالکر خوب پیسیئے - پھر وہی پیاز خوب باریک کتریئے اور گھی میں تلی ہوئی آدھی پیاز مع دہی وغیرہ کے اس پسی ہوئی دال میں ملا دیجیئے اور گھی ڈال کر تل لیں۔

آلو کے کباب

آلو ایک سیر - گھی ایک پاؤ - لونگ - الائچی - دارچینی - زعفران ہر ایک دو دو ماشہ - دہی پاؤ بھر - ادرک - لہسن حسب اندازہ - خشخاش چھ ماشہ - سیاہ اور سرخ مرچ چھ چھ ماشے - پہلے آلوؤں کو ابالئے اور چھیل کر اچھی طرح ملیئے تاکہ خوب باریک ہو جائیں - اس کے بعد تمام مصالحہ پیس کر ملا دیجیئے - اور پیاز کو بگھار کر ملا لیجیئے - اگر پتیلی میں پکانا چاہیں تو گول کباب بنا کر پکائیے - اگر شامی کباب پسند ہوں تو ٹکیاں بنا کر گھی میں تل لیجیئے -

کریلوں کا اچار

کریلوں کے اوپر سے کھردرا پن کھرچ کر خوب صاف کر لیجیئے - جب صاف ہو جائے - تو کریلوں کو چیر کر خفیف سا جوش دے لیجیئے - اس کے بعد جوش کئے ہوئے کریلوں کو نچوڑ کر کسی روغنی برتن میں ڈالکر اور نمک مرچ ہلدی حسب ضرورت ڈالکر اور تیل کا دوڑا دے کر برتن کا منہ باندھ دیجیئے - اور آٹھ یوم کے بعد استعمال کیجیئے اس اچار میں ہلدی زیادہ پڑتی ہے۔

——— سارہ - راولپنڈی

بھلا بتائیں تو سہی

۱- عیدین میں اذانیں کتنی ہوتی ہیں ؟

۲- بیعت رضوان سے کیا مراد ہے ؟

۳- اجرائے نبوت کی تائید میں کوئی آیت بتلائیے۔

۴- اجرائے نبوت کی تائید میں کوئی حدیث بتلائیے۔

۵- اجرائے نبوت کی تائید میں ائمہ سلف کا قول بیان کیجیئے۔

۶- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنی عمر میں دعویٰ کیا۔

۷- سب سے پہلی جنگ مسلمانوں نے کونسی کی ؟

۸- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری تصنیف کونسی تھی۔

۹- ربوہ میں سب سے پہلا قافلہ کس تاریخ کو آیا اور کتنے افراد پر مشتمل تھا۔

۱۰- ربوہ سے سب سے پہلا جاری ہونے والا رسالہ کونسا ہے ؟

جو بہن سب سے صحیح صحیح تمام جواب تحریر کرے گی۔ اس کا نام اگلے شمارہ میں درج کیا جائیگا۔

ضروری گذارش۔ (۱) تمام لجنات بیرونی کی عہدیدار صاحبات سے گذارش ہے کہ اپنی زیر تبلیغ بہنوں کے مکمل پتہ خط و کتابت سے اطلاع دیں۔ (۲) اسی طرح تبلیغ کے راستہ میں جو جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ مفصل تحریر کریں۔ نیز اس بات سے بھی مطلع فرماویں کہ آپ کی لجنہ کو کس قسم کے تبلیغی ٹریکٹ کی ضرورت پڑتی ہے۔

سیکرٹری شعبہ تبلیغ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دستکاری

(از امۃ الکریم نصرت صاحبہ اہلیہ مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ۔ قادیان)

دستکاری ایک بہترین ہنر ہے۔ جبتک کسی کام میں صفائی باقاعدگی اور دلکشی کا خیال نہ رکھا جائے۔ کام خواہ کتنا ہی عمدہ اور شاندار ہو خوبصورت اور جاذب نظر معلوم نہیں ہوتا جس طرح ایک ہی قسم کے الفاظ اگر خوشخطی اور صفائی سے لکھے جائیں تو طبیعت کو بھاتے ہیں لیکن اگر وہی الفاظ شکستہ اور جلدی میں لکھے جائیں تو بھونڈے معلوم ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر فن اور ہنر میں اگر سلیقہ اختیار کیا جائے تو دل کو بھاتا اور توجہ کو کھینچتا ہے سلمہ ستارہ کلابتون ریشم۔ کروشیہ۔ اونی۔ جالی تارکشی۔ کام وانی سب انسانی ہاتھوں اور فن کاری کے کرشمے ہیں جس طرح کھانا پکانا۔ لکھنا پڑھنا لوازم زندگی میں سے ہیں اسی طرح دستکاری بھی خانہ داری کا لازمی جزو ہے۔ اور ہر ایک بہن خواہ وہ امیر گھرانے سے تعلق رکھتی ہو یا غریب سے۔ اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتی ہے مشہور مقولہ ہے کہ "دستکاری امارت میں کمال اور عسرت میں مال ہے"

ایک متوسط الحال ہنرمند خاتون کا گھر دستکاری کی وجہ سے اسی طرح بھرپور اور مزین نظر آتا ہے جس طرح ایک مالدار اور کثیر ذرائع رکھنے والی خاتون کا۔ اسی طرح ایک مفلس و غریب ہنرمند خاتون نہ صرف یہ کہ اپنے لئے اور اپنے بچوں کیلئے ذریعہ معاش پیدا کر سکتی ہے بلکہ اپنے گھر کو بھی رشکِ گلزار بنا سکتی ہے سلائی کا کام اور اسی قسم کی گھریلو صنعتوں کے اور کام ایسے ہیں جو ایک پردہ نشین خاتون بھی بآسانی کر سکتی ہے۔ اور ان سے فوائد حاصل کر سکتی ہے۔

کشیدہ کاری بھی فن تحریر و تصویر کی مانند ہے جس طرح ایک آرٹسٹ کے ذوق حسن کے مطابق اسکی پنسل یا اس کا موقلم صفحہ قرطاس پر گردش کر کے اسکے حسن تخیل کی شکل قائم کر لیتا ہے یا جس طرح ایک عمدہ خوشنویس اپنی مہارت و قابلیت کے مطابق دلکش و حسین دائرے اور مرکز بنا لیتا ہے۔ اسی طرح ایک اچھے ذوق تخیل اور مہارت کے ساتھ سوئی بھی اپنے دھاگے سے کپڑے پر دلفریب و خوبصورت نقش و نگار پیدا کر لیتی ہے۔ الغرض دستکاری ہو یا کوئی اور کام ہو جب کرنے کیلئے بیٹھیں تو پہلے عدم مشق اور مہارت کی وجہ سے مشکل اور صعب معلوم ہوتا ہے لیکن جوں جوں مشق ہوتی جاتی ہے کام میں صفائی عمدگی اور سہولت پیدا ہوتی جاتی ہے۔

کشیدہ کاری میں چند باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے پہلی بات توجہ اور ذوق و شوق ہے۔ جبتک کوئی کام پوری توجہ اور شوق سے نہ کیا جائے مکمل نہیں ہوتا۔ دوسری بات مشق ہے۔ جب تک کسی کام کو بار بار عمل میں لا کر مشق نہ کیجائے سہولت اور ترقی نہیں ہوتی۔ تیسری بات پھول پتیوں میں صحیح رنگ کا انتخاب ہے کیونکہ درست اور مناسب رنگ ہی جاذب نظر ہو سکتا ہے چوتھی بات کپڑے کی موزونیت کا لحاظ رکھنا ہے بغیر اسکے بھی کشیدہ کاری بیکار اور ناموزوں ہو جاتی ہے پانچویں بات کشیدہ کاڑھنے کیلئے موزوں ڈیزائن کا تیار کرنا ہے۔ اور ڈیزائن خود ہی تیار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بنانے والا ہی سمجھ سکتا ہے کہ ڈنڈیوں۔ ٹہنیوں اور شاخوں کو کسقدر لمبا یا چھوٹا کرنا مناسب ہے بہتر قسم کا کام وہی ہے جس میں دلکشی و دلفریبی ہو۔ جو دیکھتے ہی آنکھوں میں کھب جائے۔

قدرتی رنگوں کے مطابق مثلاً گلاب کے گلابی پھول۔ چمپا کے پیلے۔ گیندا گہرے ہلکے سبز یا دھانی رنگ کے بنائے جائیں اس سے سوئی اور دھاگہ ایک معمولی کپڑے پر بھی وہ عمدہ نقش و نگار پیدا کر دیگا۔ کہ نگاہیں خواہ مخواہ کھنچی چلی جائیں گی۔

کشیدہ کاری کیلئے عام طور پر لباس ہی زیادہ مناسب چیز ہے

اصلی اکسیر اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے
ملنے کا پتہ طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کثرت سے اس پر کام کیا جاتا ہے۔ لباس کی خوبصورتی اور زیب و زینت سے انسان کی شکل و شباہت اور خد و خال کے متعلق بھی اچھا یا برا اثر پڑتا ہے۔ سچ ہے کہ النّاس باللباس۔

اپنی بہنوں کیلئے ذیل میں چند باتیں لکھ دیتی ہوں جو امید ہے مفید رہیں گی۔ کام شروع کرنے سے پہلے صابون سے ہاتھ دھو کر تولیے سے خشک کر لینے چاہئیں۔ اور کام شروع کرنے سے پہلے ضروری سامان مہیا کر لینا ضروری ہے۔ سامان جتنا عمدہ اور اچھا ہوگا اتنی ہی کام میں صفائی اچھائی اور سہولت ہوگی۔ سامان کو سلیقہ سے پوری حفاظت اور احتیاط سے رکھنا چاہئے۔ تاکہ بوقت استعمال وہ اچھی حالت میں ملے۔ اور کام کو مکمل کرنے میں کوئی دقت نہ ہو جس طرح خراب نب یا قلم سے خوشخط نہیں لکھا جا سکتا۔ اسی طرح خراب دھاگے یا سوئی سے اچھا کام نہیں ہو سکتا۔ دھاگہ ڈی۔ایم۔سی نمبرہ ۲ کی گچھیاں استعمال میں لانی چاہئیں۔ اسی طرح سوئیاں قینچی۔ انگشتانہ، اڈا یا فریم بھی اچھی قسم کے زیر استعمال ہونے چاہئیں۔ ریشمی دھاگے کی گچھیاں کافی مقدار میں کام شروع کرنے سے پہلے موجود ہونی چاہئیں۔ ایسا نہ ہو کہ کام کے دوران میں دھاگہ ختم ہو جائے اور دقت ہو۔

کپڑے پر نمونہ اتارنے کیلئے مندرجہ ذیل سامان پاس ہونا چاہیئے:

پنسل۔ ربڑ۔ اسکیل۔ کالی سیاہی۔ کاربن پیپر۔ ٹریسنگ پیپر ڈرائنگ پن گلابی یا سفید رنگ کی کھریا کی بتی۔ دفتی جس پر پن لگا کر کپڑا رکھ کر ڈرائنگ کیجئے۔ کپڑے کے رنگ اور موزونیت کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔ اگر سلمہ کا کام بنانا مقصود ہے تو سلمہ ستارہ جھجک گھنگنی چمک۔ کلابتون بنا ہوا اور چوڑی کے پیلے رنگ کی ریل۔ چار چھوٹی چھوٹی کانچ کی طشتریاں سامان رکھنے کیلئے۔ ایک بکس تاکہ کام ختم کرنے کے بعد اس میں حفاظت سے رکھا جائے۔ کپڑا تیار کرنے کے بعد اس کی تہہ نہایت صفائی و نفاست سے کرنا چاہئے۔ یہ دیکھ کر طبیعت خوش ہو جائیگی۔

حضرت سیدہ امۃ المتین صاحبہ کا احمدی بہنوں سے خطاب

مکرمہ و محترمہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ جو حضرت احمد مسیح موعود علیہ السلام کے رنگ میں ہوئی اس کا سب سے بڑا مشن تکمیل اشاعت ہے۔ اسلئے احمدی قوم کا جو اس مشن کی اولین حامل ہے فرض ہے کہ اس جہت سے وہ تکمیل کے آخری نقطے پر پہنچ جائے۔ اسی طرح ظاہری نگاہ سے بھی دیکھا جائے تو نظر آئیگا کہ موجودہ زمانہ میں قوم نہ ترقی کر سکتی ہے اور نہ زندہ ہی رہ سکتی ہے جب تک کہ اس کا مضبوط پریس نہ ہو۔ ان حقائق کے پیش نظر صرف مستورات کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق رسالہ مصباح جاری ہے۔

ظاہر ہے کہ لجنہ اماء اللہ اس وقت تک رسالہ کا ظاہری اور معنوی معیار بلند نہیں کر سکتی جب تک مستورات خود اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے رسالہ کی طرف کماحقہ توجہ نہیں کرینگی۔ اسلئے میں اس اعلان کے ذریعہ درخواست کرتی ہوں کہ آپ اپنے شہر اور حلقہ اثر میں (جو ضروری نہیں کہ احمدی مستورات پر ہی مشتمل ہو غیر احمدی اور غیر مسلم خواتین بھی اسمیں شامل ہو سکتی ہیں) بہت جلد تحریک کرکے اور معلوم کرکے مطلع فرمانے کی تکلیف فرمائیں کہ آپکے حلقہ اثر میں کون کون بہن مصباح کی خریداری منظور فرماتی ہیں۔ اور اس کا چندہ جو صرف چھ روپے سالانہ ہے بذریعہ منی آرڈر بھجوائینگی یا نہیں ورنہ اس رقم کا وی پی کر دیا جائے۔ چھ روپیہ سالانہ چندہ بہت معمولی ہے اور خود آپ اور آپکے زیر اثر گھرانوں میں اس پرچہ کا پہنچنا نہایت ضروری ہے۔ علاوہ مذہبی علمی ادبی اور اخلاقی مضامین کے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ضروری اعلانات ماہانہ رپورٹ پر تبصرہ لجنات کی سالانہ کارگزاری کی رپورٹ بھی اس رسالہ کے ذریعہ ہی آپ تک پہنچیگی میں امید کرتی ہوں کہ آپ کم از کم ۲ خریدار اپنے رسالہ مصباح کو دینگی اور اسطرح ثواب دارین حاصل کرنے کا موجب بنیں گی۔ نیز اپنے حلقہ اثر کی اہل قلم بہنوں کے پتے بھی مجھے اطلاع دیں اور انہیں تحریک کریں کہ وہ وقتاً فوقتاً مصباح کی علمی

۴۲ اعانت کی طرف بھی توجہ کیا کریں اور مصباح میں چھپنے کیلئے مذہبی علمی ادبی معاشرتی اور اخلاقی مضامین گھروں میں کام آنیوالے مفید نسخے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیشے کا کام

(از ایم - صادقہ امیر صاحبہ)

اس خاکہ کے پھولوں کے کنارے کاج ٹانکہ ربن ہول اسٹچ سے..... گول نشانوں پر شیشے جڑے جائیں گے۔ ڈنڈیاں چین اسٹچ سے اور بندکیاں فرنچ ناٹ سے بنائی جائینگی۔ بڑے پتے ترچھی کراس سے //////۔ اول نصف حصہ بٹن ہول اسٹچ سے بھر کر اس کے بعد دوسرا حصہ بنایا جائے۔ چھوٹی چھوٹی ایسی پتیاں لیزی ڈیزی اسٹچ سے....

شیشے جڑنے کی ترکیب:- نمبر (۱) کی طرح شیشے کے ٹکڑے پر تاگہ تان کر کپڑے پر چسپاں کیجئے۔ تاگے تان لینے کے بعد نمبر (۲) کی مانند شیشہ کے اطراف پر تنی ہوئی تاروں کے ذریعہ ہول اسٹچ بنایئے۔ بٹن ہول اسٹچ سے مکمل ہو کر تنی ہوئی ہیں گول شکل میں تبدیل ہو جائینگی۔ شیشے کے اطراف پر بٹن ہول اسٹچ کے بعد ننھی ننھی پتیاں لیزی ڈیزی اسٹچ سے بنائیں.....

شیشہ جڑنے کے بعد گول اور خوبصورت نظر آتا ہے۔

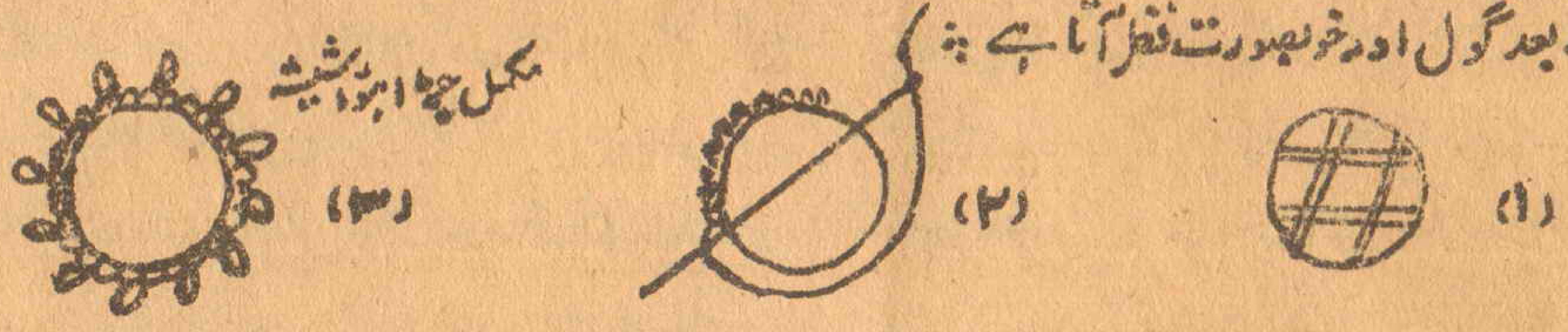

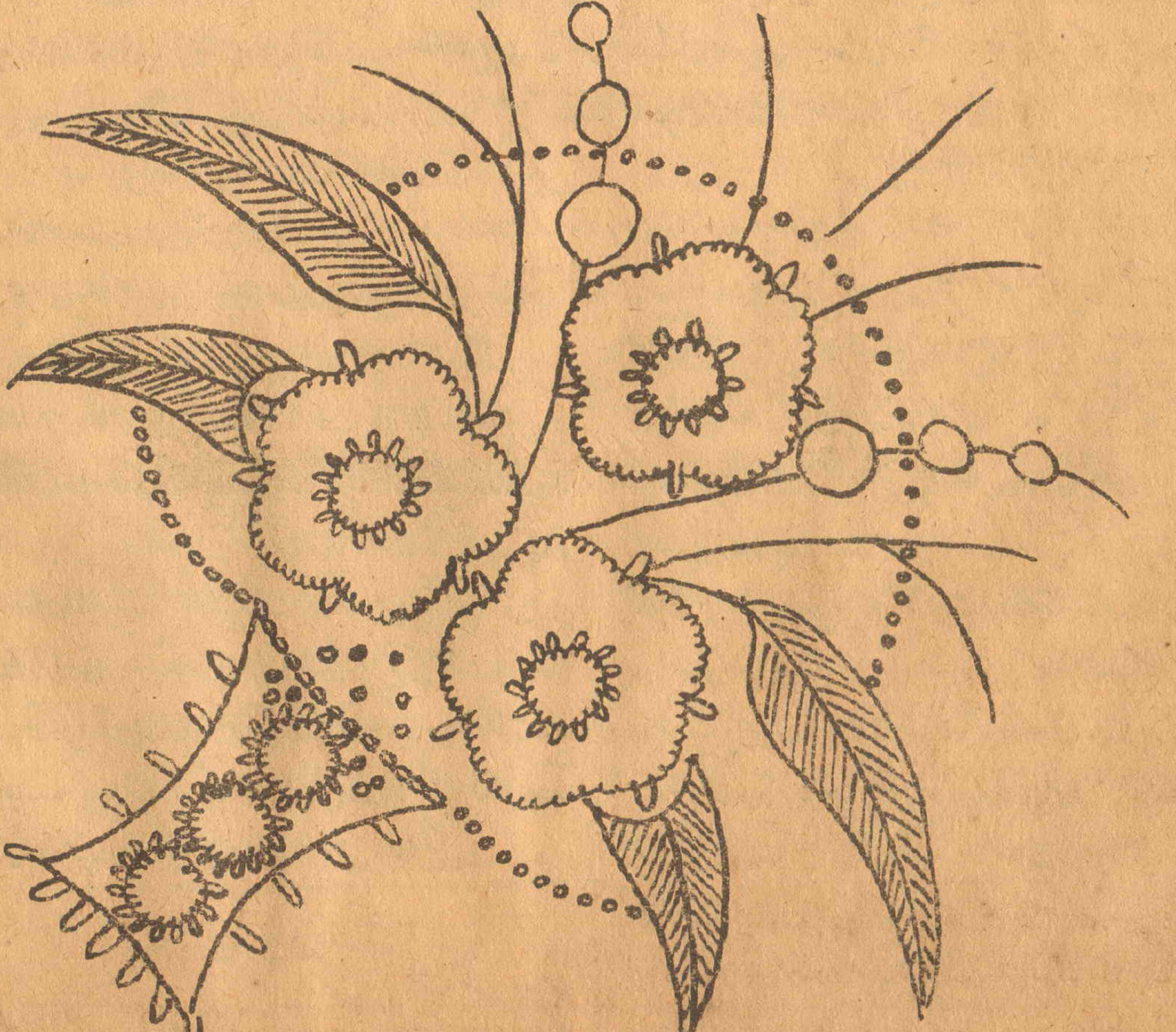

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے فائدے کی باتیں!

یہ روزمرہ کے مشاہدہ کی بات ہے۔ کہ اکثر مستند ڈاکٹر صاحبان جب کسی مریض کے لئے کوئی دوا تجویز فرماتے ہیں تو وہ اپنی طرف سے کسی بہترین فرم کی دوا منتخب کرنے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ چاہے اس فرم کی دوا کی قیمت دیگر فرموں کی تیار کردہ دوا کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ ہی کیوں نہ ہو چنانچہ اکثر ڈاکٹر صاحبان اور ڈ۔ مے اینڈ بیکر بنگال کیمیکل وغیرہ صرف چند چیدہ چیدہ معتبر و مستند فرموں کی ادویہ کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ وہ قیمت کی زیادتی کا مطلقاً خیال نہیں کرتے۔ لیکن یونانی اور دیسی دواؤں کو پسند کرنے والے اصحاب کی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ جہاں سے سستے داموں دوا ملے۔ اسے ہی استعمال کیا جائے

دوا کی کوالٹی کا فکر نہیں۔ فکر ہے تو یہ دام زیادہ نہ لگ جائیں

جب کھانے کے لئے گندم خریدنی ہوتی ہے تو کئی دکانوں پر گندم کا نمونہ ملاحظہ کیا جاتا ہے۔ گھٹیا گندم جو سستے داموں ملتی ہے۔ اسے چھوڑ کر گراں قیمت کی گندم خرید کی جاتی ہے۔ یہی حال دیگر خوردنی اشیا اور کپڑے وغیرہ کا ہے۔ لیکن نہ معلوم جب دوا خریدنے کی باری آتی ہے۔ تو ہم اس اصول کو کیوں فراموش کر بیٹھتے ہیں۔

نبض شناس حکیم بننے کے لئے کئی سال کے تجربہ کی ضرورت ہے،

لیکن کسی دواخانہ کی ادویات کا مفید اور غیر مفید ہونا معلوم کرنے کیلئے ایک دفعہ کا تجربہ ہی کافی ہے اسلئے آپ صرف ایک مرتبہ ہی اپنی کوئی فرمائش بطور تجربہ

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور کو

کو دیں۔ ہمیں یقین واثق ہے کہ آپ ہمیشہ کیلئے اسکے زندہ اشتہار بنتے ہو

سنیئے بڑے لوگ اور رؤسا کیا کہتے ہیں

قائد پنجاب فضیلت مآب نواب ممتاز محمد خان دولتانہ وزیر اعلیٰ حکومت پنجاب کی بیگم صاحبہ محترمہ کی تصدیق: آپ کا ٹھنڈا سرمہ اور سرمہ جواہر والا استعمال کر رہی ہوں بہت اچھا ہے۔ رائٹ آنریبل سر میاں محمد شفیع صاحب مرحوم کی لیڈی صاحبہ محترمہ لکھتی ہیں۔ آپ کے سرمے بے حد مفید اور ہمارے خاندان میں مقبول ہیں۔ محترمہ بیگم ہز ایکسی لینسی بشیر احمد سفیر پاکستان۔ ترکی: آپ کے بے حد مفید سرمے امراض چشم کے لئے اکسیر ہیں:

محترمہ بیگم شاہ نواز ایم۔ ایل۔ اے ممبر پاکستان پارلیمنٹ: آپ کے مجرب سرمے نے میری آنکھیں بالکل درست کر دی ہیں۔ آپ نے ایسی نایاب دوا بنا کر ہم سب کو ممنون احسان کیا ہے۔ یہ سرمہ جواہر والا اور ٹھنڈا سرمہ نہایت اچھے ہیں۔ جو بہن بھائی انہیں استعمال کرینگے وہ آپ کے ممنون ہونگے:

نواب احسان علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ صدر آل انڈیا شیعہ کانفرنس: مجھے طبیہ عجائب گھر کو دیکھکر نہایت مسرت ہوئی۔ مالک طبیہ عجائب گھر ہر قسم کی مرکب ادویہ تیار کرتے ہیں۔ اور ان کی تیاری میں اس بات کا خاص اہتمام رکھتے ہیں۔ کہ ہمیشہ تازہ اور اعلیٰ درجہ کی ادویہ استعمال کریں۔ قیمت نہایت مناسب ہے حاجتمند توجہ کریں۔۔ شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور: آجکل مصنوعی اور ادنیٰ درجے کی دواؤں کی گرم بازاری ہے۔ اس لئے جو دواخانے عمدہ اور سچی دواؤں کی بہم رسانی کی سعی کرتے ہیں۔ جمہور کو انکی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ عوام کے علاوہ اطبائے کرام بھی ہمیشہ طبیہ عجائب گھر سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے:

حضرت مولانا عبدالمجید صاحب سالک: خالص عمدہ اور صاف ستھری دوائیں حاصل کرنے کیلئے طبیہ عجائب گھر بہترین مرکز ہے۔ ہر چیز بہتر سے بہتر دواخانوں سے بھی اونچا معیار رکھتی ہے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفرح نشاط ۔ مقوی دل و دماغ کی مشہور مفرح ۔ دل و دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دیتی ہیں۔ بے نظیر ہے دماغی کام کرنے والوں کے لئے نعمت ہے ۔ عورتوں کی امراض رحم مثلاً اختناق الرحم میں بھی مفید ہے ۔ کھانسی اور پرانے نزلے کو دور کرتا ہے خصوصاً دل کو تقویت دیتا ہے ۔ دماغ کے تمام حصوں کی طاقت کو بڑھاتا ہے ۔ نہایت عمدہ مفرح ہے ۔ رحم کو قوت دیتا ہے ۔ مقوی اعصاب ہے ۔ کمزوری دور کرتا ہے ۔ تین تین ماشہ صبح و شام ۔ قیمت ایک چھٹانک چھ روپے ۔ نصف پاؤ گیارہ روپے ۔ ایک پاؤ بیس روپے ۔

بواسیری (بواسیر کی بے حد مفید بے خطا دوا) بار بار کی تجربہ شدہ اور بے نظیر اکسیر ہے ۔ اس کی پہلی خوراک ہی اثر دکھاتی ہے ۔ نئی ہو یا پرانی بادی ہو یا خونی بواسیری ۔ بواسیر کے تمام مریضوں کے لئے پیام شفا ہے خون کو فوراً بند کرتی ہے ۔ ہر روز اجابت با فراغت لاتی ہے مسوں کو جلن اور درد سے تسکین دیتی ہے ۔

ایک انچارج اسپیشل ایم ۔ بی بی ۔ ایس معزز احمدی ڈاکٹر صاحب کی شہادت ہے کہ میں بواسیری استعمال کرنے کے بعد اب بواسیر کے مریضوں کو جو میرے پاس علاج کے لئے آتے ہیں طبیہ عجائب گھر کی راہ دکھاتا ہوں ۔" جناب چوہدری محمد حسین خان صاحب رئیس اعظم پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی ایمن آباد کی تصدیق ۔۔ آپ کی بواسیری گولیاں بہت مفید ثابت ہوئیں ۔ پہلی خوراک نے ہی معجزانہ اثر دکھایا ۔ قیمت ایک ماہ کورس صرف آٹھ روپے ۔

اکسیر عسر طمث یعنی اکسیری مفید النساء گولیاں ۔ ماہواری کی کمی ۔ بندش تنگی اور درد سے آنے کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی چھ روپے ۔

برتھ کنٹرول کی مفید دوا ۔ جب عورت کی صحت اور جان کا حقیقی خطرہ ہو تو برتھ کنٹرول شرعاً جائز ہے ۔ قیمت پانچ روپے ۔

سیارہی پاک ۔ کثرت طمث زیادتی حیض ۔ سفید رطوبت آنا دوران حمل کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں ۔ مستورات کی جوانی اور تندرستی کی حقیقی محافظ ہے جوڑوں ۔ پیڑو اور کمر کے درد کو دور کرتی ہے رحم کی اصلاح کرتی ہے اور اس کو طاقت دیتی ہے جس سے قرار حمل کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے ۔ صاف خون پیدا کرتی اور جسم کی

رونق کو دوبالا کرتی ہے ایک خاص طویل نسخہ سے تیار ہوتی ہے بازاری چیز کی اس سے کوئی نسبت ہی نہیں ۔ قیمت ایک پاؤ چھ روپے نصف پاؤ تین روپے ۔

اکسیر کھانسی ۔ ہر قسم کی کھانسی نزلہ اور زکام کی اکسیر الاثر دوا ہے ۔ پہلی خوراک اثر دکھاتی ہے ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ

سونے کی گولیاں ۔ پیشاب کی تمام امراض فاسفیٹ ۔ یوریٹ البیومن اور شکر کا قطعی قلع قمع کرتی ہیں ۔ لیکوریا سیلان الرحم کی خاص دوا ہے ۔ امراض صفرا ۔ امراض بلغم ۔ پیشاب کی تنگی وغیرہ امراض عورتوں اور مردوں کے کثرت پیشاب کے عارضہ کے لئے از حد مفید ہیں ۔ کمزور مریضوں کو مضبوط و توانا بنا دیتی ہیں ۔ طاقت دیتی ہیں چہرہ کی خوبصورتی کو بڑھاتی ہیں ۔ ایک ماہ کورس چودہ روپے ۔ دو ہفتہ کورس سات روپے آٹھ آنے ۔ ایک ہفتہ کورس تین روپے بارہ آنے ۔

اکسیر دار دلو لوئی ۔ درجہ خاص ۔ معدہ اور جگر کی طاقت کے لئے خاص دوا ہے ۔ معدے کی خرابی سے دل کی گھبراہٹ وحشت ڈر ۔ تنگ وہم ہولِ دل فکر و تشویش مراق کو دور کرتا ہے ۔ معدہ اور آنتوں کو مواد ردیہ سے پاک کرتا ہے ۔ دل اور دماغ کو طاقت دیتا ہے فرحت بخشتا ہے ذہن کو تیز کرتا ہے ۔ خلطوں کو سڑنے نہیں دیتا ۔ سودا کو خارج کرتا ہے ۔ ریح اور بد ہضمی کو دور کرتا ہے ۔ جسم کے تمام اعضاء کو طاقت و توانائی اور قوت بخشتا ہے ۔ عورتوں اور مردوں کیلئے یکساں مفید ہے یاقوت رمانی عقیق یمنی ۔ یشب سبز ۔ زہر مہرہ خطائی زمرد وغیرہ بیش قیمت جواہرات کے اکسیر الاثر کشتہ جات شامل کئے گئے ہیں قیمت فی چھٹانک چھ روپے نصف پاؤ گیارہ روپے ایک پاؤ بیس روپے ۔

اصلی اکسیر اٹھرا مکمل نسخہ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے مکمل کورس پچیس روپے ۔

اولاد نرینہ کی کامیاب دوا ۔ لڑکا ہونے کی دوا ۔ مکمل کورس پچیس روپے ۔

مفرح بارد ۔ موسم گرما میں دل کو فرحت دینے والی مقوی دل و دماغ کی ٹھنڈی تاثیر والی لذیذ معجون قیمت فی شیشی پانچ روپے

فوری علاج گھر کا حکیم امرت دھارا سے زیادہ مفید دوا فی شیشی دو روپے

ملنے کا پتہ : **طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۳۲۰۶ :۔ شیخ محمد اسمٰعیل ولد نبی بخش صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن نبی سرروڈ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵-۱-۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری ذاتی ملکیت کی کوئی جائداد نہیں اسوقت میری ماہوار آمد بذریعہ تجارت مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہونگا اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر میرا متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ محمد اسمٰعیل موصی۔ گواہ شد:۔ مستری غلام محمد۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ۔

نمبر ۱۳۲۰۸ :۔ میں مرزا مقصود بیگ ولد مرزا یعقوب بیگ قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن نبی سرروڈ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵-۱-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد بذریعہ تجارت مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہونگا اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جسقدر میں متروکہ چھوڑوں اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ مرزا مقصود بیگ موصی۔ گواہ شد مستری غلام محمد موصی۔ گواہ شد:۔ محمد اشرف پریذیڈنٹ جماعت احمد آباد اسٹیٹ

نمبر ۱۳۲۰۳ :۔ میں فتح الدین ولد چوہدری امیر الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۴۵ سال بیعت جون ۱۹۳۶ء ساکن چک $\frac{۳۲۷}{}$ ہاکڑہ رائٹ ڈاکخانہ فورٹ عباس ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵-۱-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں میرا گذارہ ایک مربعہ اراضی زرعی قسم نہری واقعہ رقبہ چک ۳۲۷ تحصیل فورٹ عباس کی پیداوار پر ہے اس پیداوار کا سالانہ اندازہ ایکہزار روپیہ ہے اس مربعہ کے حقوق ملکیت ابھی تک مجھے حاصل نہیں کیونکہ اسکی قیمت ابھی تک ادا نہیں ہوئی میں اپنی اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ فصل خریف و ربیع پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ بوقت وفات جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ فتح الدین موصی۔ گواہ شد:۔ چوہدری رحمت اللہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۱۳۲۰۴ :۔ میں طالعمند ولد چوہدری امام الدین قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال بیعت دسمبر ۱۹۴۶ء ساکن چک $\frac{۳۲۹}{H.R}$ ڈاکخانہ فورٹ عباس ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵-۱-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد کوئی نہیں میرا گذارہ ایک مربعہ اور آٹھ کیلے اراضی زرعی قسم نہری واقعہ رقبہ چک $\frac{۳۲۹}{H.R}$ تحصیل فورٹ عباس کی پیداوار پر ہے اس پیداوار کا سالانہ اندازہ ایکہزار روپیہ ہے اس اراضی کے حقوق ملکیت مجھے ابھی تک حاصل نہیں۔ کیونکہ ابھی تک اسکی قیمت ادا نہیں ہوئی میں اپنی اس آمد کا دسواں حصہ باقاعدہ فصل خریف اور فصل ربیع پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جسقدر میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد:۔ طالعمند موصی چک $\frac{۳۲۹}{H.R}$ گواہ شد:۔ فتح الدین چک $\frac{۳۲۷}{H.R}$ گواہ شد:۔ فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۱۳۲۰۵ :۔ میں حلیمہ بیگم زوجہ میاں محمد اشرف قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵-۱-۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میری جسقدر جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبدہ۔ حلیمہ بیگم موصیہ گواہ شد۔ محمد اشرف خاوند موصیہ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ۔

نمبر ۱۳۲۰۶ مسلہ۔ میں ماسٹر غلام رسول ولد حسن محمد قوم جیمیہ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ بنی سرروڈ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں اسوقت ماہوار آمد مبلغ -/۵۹ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد۔ ماسٹر غلام رسول احمد آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد۔ میاں محمد اشرف جماعت احمدیہ احمد آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۳۱۹۹ مسلہ۔ میں عظیم اللہ ولد حافظ غلام غوث صاحب قوم ککے زئی پیشہ زمیندار عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۰۲ء ساکن منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت بوجہ مہاجر ہونیکے کوئی جائداد نہیں البتہ میری رقم -/۴۰۰ صد روپیہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں امانت ہے اسکے علاوہ چار صد پچھتر روپیہ پر ربوہ میں زمین خرید کر لی ہے اس کل رقم -/۸۷۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ -/۸۷ میری اس امانت سے وضع کر کے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کر دیجائے نیز میں اسوقت زرعی زمین کے حصول کی کوشش کر رہا ہوں اسکے ملنے پر اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسکے علاوہ میری وفات کے بعد اگر کوئی میری جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی اسی دستور کے مطابق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ حاوی ہوگی۔

العبد۔ عظیم اللہ موصی۔ گواہ شد۔ چوہدری محمد شریف امیر جماعت احمدیہ منٹگمری۔ گواہ شد۔ ظفر الاسلام انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۱۳۲۰۱ مسلہ۔ میں فتح محمد ولد شادی خاں قوم جٹ پیشہ زمیندار عمر ۷۴ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگا ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اراضی تعدادی ۳۱ بیگھ بشراکت برادران سردار خان و نواب خان ہے اس اراضی میں گیارہ بیگھ رہن بعوض مبلغ -/۹۰۰ روپیہ میں ہے باقی ۲۱ بیگھ بلا رہن ہے کل جائداد کے ۱/۳ حصہ کا میں منظور مالک ہے اسکے علاوہ ایک مربعہ زمین چک 102/6.R تحصیل فورٹ عباس ریاست بہاولپور میں ہے اس مربعہ میں سے ۱/۳ حصہ کا میں مالک ہوں مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنیکے وقت اس جائداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد فتح محمد موصی گواہ شد۔ نواب بی بی۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۳۱۹۵ مسلہ۔ میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری عبد العزیز قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد صرف میرا حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے جو بذمہ میرے خاوند ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں نیز میرے مرنیکے وقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبدہ۔ فاطمہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد۔ عبد الکریم پسر موصیہ۔ گواہ شد۔ عبد العزیز خان خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۳۱۹۷ مسلہ۔ میں عنایت علی شاہ ولد اصغر علی شاہ قوم سید پیشہ پنشنر عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۱ء ساکن جڑانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں میری جائداد مشرقی پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں رہ گئی ہے جس پر مجھے کوئی تسلط نہیں ہے۔ اسوقت مجھے پندرہ روپے
ماہوار پنشن ملتی ہے یہی میری ماہوار آمدن ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت
بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے وقت
میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ عنایت علی شاہ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد۔ عطا محمد سیکرٹری مال جڑانوالہ گواہ شد۔ شریف احمد پسر
موصی۔ جڑانوالہ۔

نمبر ۱۲۸۰۹۔ میں مراد علی ولد چوہدری روشن الدین قوم جٹ
پیشہ زمیندارہ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن بھوڑو چک ۱۸ ڈاکخانہ
خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۲۴/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد منقولہ مبلغ
۳۰۰ روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
کرتا ہوں اسکے علاوہ جو زمین پاکستان میں عارضی کاشت پر ۷ ایکڑ ملی ہے
اسکی پیداوار جو ہوگی ششماہی یا سالانہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں
تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی
ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر
انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد۔ مراد علی موصی۔ گواہ شد احمد الدین
سیکرٹری تبلیغ۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ۔

نمبر ۱۱۳۰۷۔ میں عائشہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالجلیل صاحب قوم راجپوت
پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی سکنہ رام نگر چوبرجی
لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۵۴ حسب
ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد موجودہ وقت میں حق مہر مبلغ
۵۰۰ روپیہ تھا جس میں سے ۱۲۵/- روپے وصول کرکے ایک
سلائی کی سنگر مشین خرید کرلی ہوئی ہے باقی مبلغ ۳۷۵/- روپے
میرے خاوند مذکور کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ زیورات کانٹے طلائی وزنی
۱ ۱/۲ تولہ قیمتی ۱۵۰/- روپے کے۔ انگشتری طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی
۱۰۰/- روپیہ کی ہے۔ پھول طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ۱۰۰/- روپیہ اور
چھانجراں وزنی ۲۵ تولے قیمتی ۸۰ روپے ہار دو عدد نقرئی ۳۲ ۱/۲ تولے
قیمتی ۳۵/- روپے۔ ڈورہ جوتی نقرئی ۱۵ تولے قیمتی ۱۶/- روپے
کل جائداد قیمتی ۹۲۹/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد
ثابت ہوگی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ ہوگی۔ العبد۔ عائشہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد چوہدری عبدالجلیل
خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ چوہدری حمید بخش پنشنر۔

نمبر ۱۱۵۲۱۔ میں عزیز احمد ولد ڈاکٹر غلام قادر صاحب قوم کمبوہ
پیشہ طالب علمی عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۱۷ جھور
ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ
آج بتاریخ ۱۱/۵/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس
وقت کوئی نہیں اسوقت ماہوار آمد بطور وظیفہ والدین کی طرف سے
مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا
۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور
اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز
کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے
وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ عزیز احمد موصی ٹی آئی کالج لاہور
گواہ شد۔ چوہدری احمد حسین باجوہ سانگلہ ہل۔ گواہ شد۔ مسعود احمد
چک ۱۱۷ جھور۔

نمبر ۱۳۰۶۳۔ میں غلام قادر ولد چوہدری اللہ دتا صاحب قوم جٹ
پیشہ زمیندارہ عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن چک ۵/۲۴۵ ای بی ڈاکخانہ
گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۹/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد غیر منقولہ
کوئی نہیں ہے منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مال مویشی قیمتی ۳۳۰/- روپے
کی ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع
مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائداد پر یہ وصیت حاوی
ہوگی لیکن گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ سالانہ آمد زمیندارہ
جو چھ ایکڑ زرعی کاشت پر عارضی گورنمنٹ پاکستان سے ملی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۰۰/- روپیہ سالانہ کی ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ نشان انگوٹھا غلام قادر موصی۔ گواہ شد۔ غلام حسین برادر موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ عبد الکریم چک ۲۴۵ بقلم خود۔

نمبر ۱۳۱۷۷ مورخہ ۔ میں رحمت علی ولد قادر بخش قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۴۵/E.B. ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے منقولہ جائداد حسب ذیل ہے مال مویشی قیمت مبلغ چھ صد روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں الاٹ شدہ ۵ ایکڑ زمین کی پیداوار سالانہ مبلغ ۳۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہونگا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ رحمت علی موصی۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ محمد علی ولد کریم بخش۔

نمبر ۱۳۱۷۸ مورخہ ۔ میں حسن محمد ولد چوہدری کرم بخش صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۸۷/E.B. ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے منقولہ جائداد حسب ذیل ہے مال مویشی قیمت مبلغ ۲۰۰/- روپیہ نقدی روپیہ ۳۵۰/- روپے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الاٹ شدہ زمین کی آمدنی سالانہ ۳۰۰/- روپیہ کی ہے تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور میری وفات پر جو جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ حسن محمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ غلام قادر

نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ ملک عبد العزیز چک ۲۴۵ نشان انگوٹھا۔

نمبر ۱۳۱۱۱ مورخہ ۔ عبد الغفور ولد چوہدری محمد اسمعیل صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ جون ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے اسوقت ماہوار آمد بصورت ملازمت مبلغ ۴۴/- روپے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے لیتا ہوں میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو میری جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ عبد الغفور موصی باڈی گارڈ۔ گواہ شد۔ نور محمد باڈی گارڈ گواہ شد۔ مبارک احمد ناصر تحریر کنندہ حال احمد نگر۔

نمبر ۱۳۱۷۶ مورخہ ۔ میں عبد العزیز مدرس ولد چوہدری محمد بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن چک ۲۴۵/E.B. ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے اسوقت ماہوار آمد بذریعہ ملازمت ۷۰/- روپے ماہوار ہے آٹھ ایکڑ زمین عارضی کاشت پر پاکستان میں جو ملی ہے اسکی آمد ۴۰۰/- روپیہ سالانہ ہے تازیست اپنی ماہوار اور سالانہ آمد زمیندارہ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا نیز میرے مرنے کے وقت جو میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ عبد العزیز موصی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۴۵/E.B.۔ گواہ شد۔ محمد علی ولد کریم بخش۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۳۰۸۳ مورخہ ۔ میں غلام حسین ولد اللہ دتا صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن چک ۲۴۵/E.B. ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری میری موجودہ جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے منقولہ جائداد حسب ذیل ہے مال مویشی قیمت مبلغ ۴۰۰/- روپیہ کا ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ اس پر نہیں بلکہ سالانہ آمد جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمیندارہ الاٹ شدہ زمین ۴ ایکڑ کی پیداوار سالانہ مبلغ -/۲۰۰ روپیہ
پر ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہونگا
نیز میرے مرنے کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی
ہوگی۔ العبد۔ غلام حسین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ غلام قادر
برادر موصی۔ گواہ شد۔ عبدالکریم چک ۲۴۵ ؎

نمبر ۱۳۰۸۴ میں عزیز الدین ولد چوہدری فضل الدین صاحب قوم
ککے زئی افغان پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۱ء ساکن
چک 245/E.B ڈاکخانہ گنگو ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا
جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری
جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ دو بیل قیمت
-/۱۵۰ روپے بھینس -/۱۰۰ روپیہ کل -/۲۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ
کی وصیت کرتا ہوں۔ ۷ ایکڑ عارضی الاٹ پر اراضی زیر کاشت
ہے جس سے سالانہ آمد مبلغ -/۴۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی سالانہ
آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہونگا۔ نیز میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت
حاوی ہوگی۔ العبد۔ عزیز الدین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔
غلام حسین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ عبدالعزیز نشان انگوٹھا

نمبر ۱۳۰۸۶ میں محمد علی ولد چوہدری کریم بخش قوم جٹ پیشہ زراعت
عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی چک 245/E.B ڈاکخانہ گنگو ضلع منٹگمری
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۵۱ حسب ذیل
وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت غیر منقولہ کوئی نہیں منقولہ
حسب ذیل ہے مال مویشی مبلغ چھ صد روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد اور کوئی
جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور
اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ ۱۳ ۱/۲ ایکڑ
الاٹ شدہ اراضی کی آمد سالانہ -/۴۰۰ روپیہ پر ہے میں تازیست اپنی
سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل
کرتا رہونگا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰
حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ محمد علی موصی
بقلم خود۔ گواہ شد۔ نشان انگوٹھا غلام قادر۔ گواہ شد۔ سید
ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۳۰۷۹ میں غلام بی بی زوجہ رحمت علی قوم جٹ پیشہ خانہ داری
عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چک 245/E.B ڈاکخانہ گنگو ضلع
منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۵۱ حسب
ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ یکصد روپیہ
ہے جو بذمہ میرے خاوند ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی
زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی
رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ نیز
میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
الامۃ۔ غلام بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ رحمت علی
خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ عبدالعزیز پریذیڈنٹ جماعت

نمبر ۹۴۲۲ میں میراں بخش ولد نور الدین قوم پنڈت شیخ
پیشہ دکانداری عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن لالہ موسیٰ محلہ
کریم پورہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۲۱/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت جائداد صرف
ایک دکان ہے جس پر میرا گذارہ ہے میرے دو مکان تھے جو پہلے اپنے
دونوں لڑکوں کو تقسیم کر دیئے ہیں اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد
پیدا کروں تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا
رہونگا اس جائداد پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری آمد تخمیناً
پندرہ روپے ماہوار ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا
۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان ربوہ
کرتا رہونگا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی
۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان ربوہ
ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ جائداد کی قیمت کے طور پر داخل
صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان کروں تو اس قدر روپیہ
اسکی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ العبد۔ میراں بخش موصی بقلم خود
گواہ شد۔ سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر تعلیم و تربیت۔ گواہ شد
عزیز احمد کیمپ کلرک لالہ موسیٰ ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۱۹۱۷ۃ۔ میں عبد الکریم ولد میاں غلام احمد قوم جھبل ڈوگر پیشہ زمیندارہ عمر تقریباً ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن نواں کوٹ ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حیدی جائداد غیر منقولہ ۵ کنال مزروعہ جسکی قیمت تخمیناً -/۱۴۰۰ روپے ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے مِنہا کردی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد۔ موصی عبد الکریم بقلم خود۔ گواہ شدہ۔ ماسٹر محمد انور بقلم خود نواں کوٹ گواہ شدہ۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۱۹۱۸ۃ۔ میں زینب بی بی بیوہ میاں محمد عبد اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت دسمبر ۱۹۳۵ء ساکن نواں کوٹ ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپیہ جو کہ خاوند مرحوم سے وصول پا لیا ہے اور ایک عدد پیہ نقد ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے مِنہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ۔ زینب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شدہ۔ ماسٹر محمد انور نواں کوٹ۔ گواہ شدہ۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۲۷۲ۃ۔ میں نور محمد ولد میاں محمد عبد اللہ صاحب قوم کھرل پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۷۹ ج ب ڈاکخانہ چک ۲۳۰ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے اراضی تعدادی ۱/۲ ۱۲ ایکڑ نہری واقعہ موضع چک ۲۷۹ میں بلا شراکت غیرے ہے اور ۸ ایکڑ اراضی واقعہ موضع ٹھٹھہ شیر کا ضلع منٹگمری میں بلا شراکت غیرے ہے جسکی موجودہ قیمت مبلغ -/۸۰۰۰ روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد اسکے علاوہ اور ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد۔ نور محمد موصی بقلم خود۔ گواہ شدہ۔ رائے محمد حسین بقلم خود۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۲۷۹ۃ۔ میں علی محمد ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب قوم جٹ گوجر پیشہ زمیندارہ عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی چک ۲۷۵ R.B. ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ صرف ماہوار آمدنی پر گذارہ ہے جو اندازاً مبلغ -/۲۶ روپے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہونگا۔ العبد علی محمد مسجد احمدیہ فیصل لائلپور۔ گواہ شدہ۔ رشید احمد گھسیٹ پور ضلع لائلپور۔ گواہ شدہ۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۹۴۳ۃ۔ میں اللہ رکھا ولد چوہدری دین محمد قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگا ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ براستہ پیرو مہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں جائداد اراضی تعدادی ۱۲ کنال واقعہ موضع خان فتا ہیں تحصیل شکر گڑھ غیرہ ہے جو مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے اگر دمیں ملی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی لیکن اب میرا گذارہ عارضی الاٹ شدہ پر ہے جسکی آمدنی سالانہ اندازاً ۔/۵۰ روپے ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اگر اور کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہونگا۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا دفتر بکھا موصی۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد مبارک علی ہانگا بقلم خود ⁂

نمبر ۱۲۹۸۹۔ میں دولت بی بی بیوہ جلال الدین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن لدھڑ ڈاکخانہ بیرچکیہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے یکصد روپیہ حق مہر ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد اور کوئی جائداد پیدا کر دوں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ موصیہ دولت بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ صوفی علی محمد گواہ شد:۔ پسر موصیہ چراغدین نشان انگوٹھا ⁂

نمبر ۱۳۰۱۰۔ میں الطاف ربانی ولد ملک عطاء اللہ صاحب قوم ملک کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں حال میری منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے میری آمد کا ذریعہ صرف میری ماہوار تنخواہ مبلغ یکصد ایک روپیہ ہے جس کا میں ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ ہر ماہ باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہونگا۔ اگر بوقت وفات میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ پاکستان اس میں سے ۱/۱۰ حصہ وصول کرنیکی حقدار ہوگی۔ العبد:۔ موصی الطاف ربانی بقلم خود گواہ شد:۔ نصیر اللہ آنریری انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ غلام محمد ثالث لوہاری منڈی لاہور ⁂

نمبر ۱۳۱۴۹۔ میں سیدہ فضل بیگم زوجہ سید منظور علی شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ۵/۳۲ کلیٹن روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے نہ منقولہ نہ غیر منقولہ۔ میرا ۔/۵۰۰ روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرا اسوقت کوئی زیور نہیں ہے میری وفات کے بعد اگر میری کوئی جائداد ہو اسکے انجمن ۱/۱۰ کی حقدار ہوگی۔ الامتہ:۔ سیدہ فضل بیگم بقلم خود گواہ شد:۔ سید شریف احمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سید منظور علی شاہ خاوند موصیہ ۵/۳۲ کلیٹن روڈ کراچی ⁂

نمبر ۱۳۱۵۵۔ میں بشیر احمد ولد سلطان احمد صحابی قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی موضع ڈوگری میریان ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ عارضی طور پر مجھے گورنمنٹ پاکستان کیطرف سے ۸ ایکڑ زمین ملی ہوئی ہے جسکی سالانہ ششماہی آمد غلہ تقریباً ۸ مانی گویا ۲۳ من پختہ آمد ہوتی ہے حصہ وہ ذاتی زمین دی ہوئی ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان جو سال یا ششماہی انشاء اللہ ادا کرتا رہونگا۔ میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد بصورت دکان ۔/۵۰ روپے ماہوار ہے اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ موصی بشیر احمد۔ گواہ شد:۔ فضل شاہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ صوفی علی محمد گکھڑ نوالی ⁂

نمبر ۱۳۱۶۶۔ میں ولایت خاں ولد ملک حسن خاں صاحب قوم ریحان احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۵ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے والدین بزرگوار زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی ہیں۔ ان کے علاوہ میری کوئی شخصی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے اسوقت تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ میں ملازم ہوں اور بطور نائب آڈیٹر کام کر رہا ہوں۔ میرا الاؤنس ۔/۱۰۰ روپیہ مقرر ہوا ہے اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: ولایت خان موصی بقلم خود گواہ شد: محمد اسمٰعیل آڈیٹر تحریک جدید۔ گواہ شد: محمد رفیق نائب آڈیٹر تحریک جدید۔

نمبر ۱۳۲۸۴: نواب خان ولد محمد بخش قوم بٹ پیشہ ریلوے ملازم عمر ۳۰ سال بیعت نومبر ۱۹۳۶ء ساکن ناگڑیاں ضلع گجرات حال کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ -/۶۰ روپے ہے اسکا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ ادا کرتا رہونگا اور اگر کوئی کمی بیشی میری آمد میں ہوئی تو اسکی اطلاع بھی وقتاً فوقتاً دیتا رہونگا۔ فی الحال میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: نواب خان ریلوے آفس کوئٹہ بلوچستان۔ گواہ شد: سید اعجاز احمد ریلوے خزانہ کوئٹہ۔ گواہ شد: عبد الرحمٰن ارشد معتمد مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ۔

نمبر ۱۳۲۸۵: میں رشیدہ بیگم زوجہ محمد طفیل صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکے ناگرہ ڈاکخانہ آدم کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ایک صد روپیہ مہر ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کرلوں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: رشیدہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: محمد طفیل خاوند موصیہ۔ گواہ شد: صوفی علی محمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۳۲۷۹: میں عبد العزیز خان ولد سندھی خان قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ مدرس عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۰۲ء ساکن سروعہ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد موضع سروعہ ضلع ہوشیارپور میں قریباً ۸ گھماؤں ہے اب مہاجر کی صورت میں موضع بہاری پور ناگرہ ڈاکخانہ آدم کے ناگرہ براستہ چاملکے ضلع سیالکوٹ میں اندازاً ۸ گھماؤں زمین زرعی الاٹ شدہ ہے جو کسی سے کاشت کراتا ہوں میرا گذارہ اس زمین کی آمد جو قریباً ایک مانی غلہ ہے اسکے علاوہ میرا گذارہ کی صورت پراویڈنٹ فنڈ ۱۶۹۲/۹/۱۰ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: عبد العزیز خان موصی بقلم خود۔ گواہ شد: محمود احمد دیہاتی مبلغ۔ گواہ شد: صوفی علی محمد بقلم خود۔

نمبر ۱۳۲۸۶: میں دل محمد ولد چوہدری امیر علی قوم گوجر پیشہ کاشتکاری عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا گذارہ کاشتکاری کے کام پر ہے اور میں یہ کام مزارعہ کے طور پر کرتا ہوں اس کام سے مجھے چھ صد روپیہ سالانہ آمد کی توقع ہے سو میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں کرتا ہوں۔ میں عہد کرتا ہوں کہ اپنی اس آمد کا مقررہ چندہ وصیت باقاعدہ ادا کرونگا۔ اور اگر اس آمد میں کسی وجہ سے کمی یا بیشی واقع ہوگی۔ تو اسکے بارہ میں مجلس کارپرداز کو باقاعدہ اطلاع دونگا۔ اور اسی کے مطابق ہی چندہ دونگا۔ اگر میں آئندہ کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکے بارہ میں بھی مجلس کارپرداز کو باقاعدہ اطلاع دونگا۔ اور اپنے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کو اس پر بھی حاوی ٹھہراؤنگا۔ میرے مرنے پر جسقدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اسکے بارہ میں وصیت کرتا ہوں کہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالک ہوگی۔ العبد:۔ دل محمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: عبدالرحمٰن احمدی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ جان محمد احمدی طالب آباد۔

نمبر [illegible]۸۷ میں عظمت بی بی بیوہ چوہدری سربلند خاں قوم راجپوت جٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت اپریل ۱۹۱۱ء ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نوابشاہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد فقط حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپے ہے جو میں اسے وصول کر چکی ہوں اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں کرتی ہوں اگر آئندہ کوئی جائداد میں پیدا کروں تو اسکے بارہ میں مجلس کارپرداز کو باقاعدہ اطلاع دونگی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی مجھے میرے فرزند جان محمد سے بطور امداد مبلغ -/۵ روپے ماہوار ملتے ہیں اس آمد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میں عہد کرتی ہوں کہ اپنی ماہوار آمد میں سے مقررہ چندہ وصیت باقاعدہ ادا کرتی رہونگی اگر میری ماہوار آمد میں آئندہ کسی قسم کی کمی بیشی واقع ہوگی۔ تو اسکے بارہ میں میں مجلس کارپرداز کو باقاعدہ اطلاع دیتی رہونگی میرے مرنے کے موقع پر جسقدر میری جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ عظمت بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ تاج الدین طالب آباد۔ گواہ شد:۔ جان محمد طالب آباد۔

نمبر ۱۳۳۹ میں سید خالد احمد ولد سید جلال الدین سیلونی قوم سید پیشہ تجارت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں چونکہ میرے والد ماجد بفضل خدا بقید حیات ہیں اسلئے سرِدست میری کوئی جائداد نہیں البتہ والد بزرگوار مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ کیلئے دیتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد:۔ خالد احمد سیلونی ربوہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ جلال الدین سیلونی پدر موصی بقلم خود گواہ شد:۔ شیخ عبد الحئی انسپکٹر بیت المال بقلم خود۔

نمبر ۱۳۳۶۲ میں بیگم بی بی بیوہ چوہدری میاں خاں صاحب قوم گوندل پیشہ امور خانہ داری عمر ۹۰ سال بیعت ۱۹۰۶ء چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۲-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مہر بذمہ خاوند بحق ادا ہو چکے ہیں۔ زیور اور مزید جائداد نہیں ہے میرے پاس اسوقت نقد مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اگر میرے مرنے پر میری کوئی اور جائداد ثابت ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور موجودہ رقم کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ یکصد روپیہ نقد ادا کرتی ہوں۔ الامۃ:۔ بیگم بی بی زوجہ میاں خاں نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ مولوی غلام محمد امیر جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی۔ گواہ شد:۔ غلام احمد نمبردار چک ۹۹ شمالی

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ایم۔ بی۔ بی۔ ایس

تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے طبیہ عجائب گھر کے بعض مرکبات خود استعمال کئے ہیں اور کئی مریضوں کو استعمال کرائے ہیں اور ان کو بہت مفید پایا جسکی زیادہ تر وجہ میرے نزدیک یہی ہے کہ طبیہ عجائب گھر کے منتظم اپنے مرکبات کیلئے بہت عمدہ قسم کے مفردات استعمال کرتے ہیں انکا ایک مرکب روح نشاط ہے جو دل کو تقویت دینے میں بے نظیر ہے خصوصاً ایسے مریضوں کیلئے جنکا خون کا دباؤ کم ہو اور طبیعت ہر وقت مضمحل اور گری گری رہے یہ دوا بہت مفید پائی ہے۔ یہ دوا میں اپنے گھر میں استعمال کرا چکا ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے چند خوراکوں میں ہی نمایاں اثر دیکھا ہے" روح نشاط قیمت فی پیکٹ چھ روپے نصف پاؤ گیارہ روپے۔ ایک پاؤ بیس روپے:

ملنے کا پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۸۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ خدمتِ خلق کے مایہ ناز مجربات

۱۔ ہمدردِ نسواں۔ اسقاط حمل اور اٹھرا کا بے نظیر علاج۔ قیمت مکمل کورس ۔/۱۹ روپے

اکسیر جنین۔ اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال نہایت ہی فائدہ مند ہے قیمت فی تولہ ۱؎ روپے

دوائی فضل الٰہی۔ اولاد نرینہ کیلئے نہایت ہی مفید دوائی قیمت مکمل کورس ۔/۱۶ روپے

۲۔ سرمہ ممیرا خاص۔ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کا تیر بہدف علاج اور بینائی کو طاقت بخشنے والا سرمہ!

قیمت ۳ ماشہ ۱۵؍ ۔ ۶ ماشہ ۱عہ؍ ۔ ۱ تولہ ۔/۳ روپے۔

۳۔ تریاق کبیر دگھر کا ڈاکٹر، ہر قسم کی تیز بیماریوں کا فوری علاج۔ امرت دھارا سے بھی زیادہ مفید۔ ہر گھر میں ایک شیشی ہونی ضروری ہے تاکہ ہر بیماری کا فوری علاج ہو سکے قیمت نمونہ کی شیشی ۱؍ درمیانی شیشی ۴؍ بڑی شیشی ۸؍

۴۔ شباکن۔ ملیریا کی بے نظیر دوائی۔ کونین سے بھی زیادہ اثر رکھنے والی۔ اس سے بہتر اور کوئی دواء نہیں۔ قیمت یکصد قرص ۔/۸/۱

شفائی۔ شباکن کے ساتھ اسکے استعمال سے تلی، جگر کی اصلاح ہوتی ہے قیمت پچاس گولیاں ۔/۲ روپے

۵۔ معجون نوفل۔ سیلان الرحم، لیکوریا کا بہترین علاج۔ قیمت فی تولہ ۸؍

سفوف جند۔ ماہواری خون کا رک رک کر آنا اسکے لئے مفید دوائی قیمت فی تولہ ۱۰؍

معجون کہربا۔ ماہواری خون کے کثرت کے ساتھ آنے کے لئے مفید دوائی قیمت فی تولہ ۸؍

۶۔ تحسین منجن۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام بیماریوں کا بہترین علاج اور دانتوں کو موتیوں کی طرح صاف رکھنے والا منجن۔ قیمت فی تولہ ۴؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ!